

عزات سیریز

دلجوئی کے
دھڑکنے والے

دلجوئی

PDFBOOKSFREE.PK



چند باتیں

اس ناول کے تمام مقام، کردار و اہمیت اور
پیش کردہ پرکشش تصنیف و تفسیر میں کس قسم کی کوتاہی
یا گنہگارانت لکھنا غیر ممکن ہے جس کیلئے پیش
مصنف اور ناشر تصنیف و تفسیر نہیں پہنچ سکتے

محفوظ قارئین سلام مننون۔

میرا تیار ہوا۔ دل و جان سے آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول کی
کئی حقیقت کے لئے دلی ایک ایسی تعلیم کی کہانی ہے جسے دنیا کا
سب سے حکیم و حکیم دیکھ کر ہونے کا حق حاصل تھا۔ اور جس کے مقابلے میں
جیہا قلمی مادہ، افسانہ و خیالات بھی بے بس ہو کر رہ گیا تو عمران کو مدد کے
لئے بلا گیا۔ لیکن عمران کو سفر و کہہ کر تیری طرح دھکا دیا گیا۔ اور عمران اپنی
تو جیہ کا بدلہ لینے کی خاطر وہ بھی غمشات کا سنگسار کیا۔ جی ہاں وہی عمران
جو آج تک مجھ سے لڑا رہا۔ انتقام لے کر اس کے ساتھ ایک ادب ڈال کر
غمشات کا سودا کرنے پر تیار ہو گیا۔ مگر وہ باز کاچیت باس نے سنگسار کرنے
کے باوجود اس کی موت کا خواہاں تھا پھر عمران کی موت کے لئے ایک بھیا تک
جالی بنا گیا۔ اور آپ مجرم تعلیم کی سربراہ و دام بریڈیسی عمران سے مل گئی اور
عمران صحت ما دام بریڈیسی کی نظر و دستہ موت کے جال میں پھنسا چلا گیا۔
جس طرح گرہوں کی بارش میں موت کا ہونا تک کہیں شروع ہو گیا۔ اور
تاکہ کو تک ایسی سربراہ کر لے لے لے جس نے عمران کو سفر و کہہ کر دھکا دیا
تاکہ آخر کار عمران کے پیروں پر جھکے پر مجبور ہو گیا۔ گلاب پانی سر سے گزر

ناشران _____ اشرف قریشی
مصنف قریشی _____
پرنٹر _____ محمد یونس
طابع _____ ندیم یونس پرنٹنگ ہاؤس
قیمت _____ ۱۰ روپے

چکا تھا عمران چاہنے کے باوجود بھی واپس نہ پلٹ سکا تھا اور اس طرح یہ کہانی
 لہو بہ لہو دل چپ ہونے کے ساتھ ساتھ تجرّیز نیز بھی بنتی چلی گئی۔ یہ کہانی کچھ
 اس قدر واقعی اور دل چسپ ہے کہ آپ یقیناً اسے ایک نئے انداز کی کہانی
 کہنے پر غور و جو جائیں گے۔ ایک ایسا انداز جو یقیناً آپ کو بے حد پسند آئے
 گا۔ آپ اسے پڑھیے اور پھر مجھے کہیے کہ کیا واقعی ایسا ہی ہے۔

وَالسَّلَامُ

مظہر کلیم ایم اے

در طرف اُپری وفد چالی ہوئی تھی وفد اس قدر گہری تھی کہ وہ
 فٹ سے زیادہ فاصلے پر کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ اور وہ اس وفد میں اپنی
 ہوئی سرنگ پر پڑا آنکھیں بٹھا کر سرنگ کے دونوں اطراف میں
 دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ سرنگ کے عین درمیان میں چوٹی کے
 بل پر پڑا ہوا تھا۔ اس کے بائیں اور سر مغرب و ملی سے بندے ہوئے تھے اور
 منہ پر ٹیپ لگا ہوا تھا۔ بائیں جانب سے والوں نے کچھ ایسی مہارت کا مظاہرہ کیا
 تھا کہ وہ باوجود سرنگ کو کوشش کے وہاں سے ایک بار بج بھی آگئے تھے نہ
 سرنگ کا تھا سرنگ ویران تھی لیکن اسے معلوم تھا کہ کسی ہی لمحے جتنی
 دیر چاہو بھاڑتی ہوئی کوئی گاڑی نمودار ہوگی اور پھر اس کے جسم کے
 ٹکڑے سرنگ پر بکھر جائیں گے اور شاید گاڑی چلانے والے کو اس
 بات کا احساس تک نہ ہو سکے کہ وہ کسی جیتے جاگتے انسان کو روندنا
 ہوا نکل گیا ہے۔

اس کا نام نلپ برہم تھا۔ اور اس کا تعلق انڈیا و منشیات کے

ہیں وہ قاضی دادا سے نادر کو ملک انجمنی سے تھا۔ وہ نادر کو ملک انجمنی کی
غنیہ حقیقتی کی گئی کا سہرا ہوا تھا۔ آج صبح وہ اپنے شاندار انداز میں
ہوئے ٹیٹ میں بیٹے خبر سوا ہوا آشاکر اچانک کسی نے اسے جھوڑ کر
بجایا اور پھر جیسے ہی اس کی آنکھیں کھلیں اس نے اپنے بستر کے گرد
چار لمبے توڑے آدھوں کو کھڑے دیکھا۔ ان سب نے چہروں پر صرغ
رنگ کے نقاب چڑھائے ہوئے تھے۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی حرکت
کرتا ایک نقاب پوش شخص نے ماتر میں پکڑے ہوئے دیوار کو کلاٹھی کی طرح
استعمال کرتے ہوئے اس کا دستہ قلب کی پیشانی پر تار دیا۔ اس کے
منہ سے لمبے پتھریا ریح نکل ادا اس نے قریب کر آنا چاہا۔ دھوکے جیز لہر اس
کے جسم میں برقی مد کی طرح دوڑتی چلی گئی تھی۔ اور پھر اسے اپنی پیشانی
پر دو مرد اچھا کر محسوس ہوا ادا اس کے بعد اس کے دماغ پر چھبے
ادھیروں نے پتھر کر دی۔

اس کے بعد اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو اس دیران ہولک
پر اس حالت میں پڑے ہوئے پایا۔ اس کا سر مد کی شدت سے پٹنے
کے قریب تھا۔ لیکن جان کے خوف نے اس دور کی حیثیت ثانوی کر دی تھی۔
جیسے ہی اسے اپنے اندر گرا کا شور ہوا تھا۔ اس کے پوے جسم میں خوف
کی لہر سی دوڑنے لگ گئی تھی۔ ادا ریٹ میں انہیں سی ہونے
گئی تھی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ان نقاب پوشوں نے اسے اس انداز میں مارنے
کا منصوبہ بنایا ہے۔ ادا جو سکھ ہے وہ کہیں قریب ہی چھپے ہوئے ہوں
جا کر جیسے ہی کوئی گاڑی اسے دھنک کر کھل جائے وہ اس کے جسم کے
گرد بندھی ہوئی رسیاں اٹھا کر لے جائیں۔ اس کے بعد پولیس کے

پاس سولے اچانک عادی کے اور کوئی باہر مل باقی نہ رہے گی۔ ایک
لمحے کے لئے اسے خیال آ جا کہ جرم میں سے خود ہی اسے اپنی گاڑی کے پچھے
کیوں نہیں دونسا لیکن وہ سبھی لمحے وہ سمجھ گیا کہ جرم اس کی توقع سے
کہیں زیادہ ہی جلدی ہیں۔ کیوں کہ اس طرح ان کے کارندوں پر خون کے
نقشات لگتے تھے۔ اور خون کے یہ نقشات کسی بھی لمحے ان کے لئے
باعث مصیبت ہی سکتے تھے۔

وہ بار بار آنکھیں پھاٹے مگر ہی دھند میں سڑک کے دونوں اطراف
میں دیکھ رہا تھا۔ اس کا دل کسی دھول کی طرح بچ رہا تھا۔ ادا پورا
جسم پیٹنے میں مشغول رہا تھا۔ اسے یہ سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اس طرح قتل
کرنے والے کو کیا ہیں۔ کیوں کہ اس کے فرائض ایسے تھے کہ وہ
سامنے آئے بغیر خشیات کے بڑے بڑے مسگردوں کے گرد ہوں کی کار کھلی
کو چیک کرنا کرتا تھا اور پھر اس سلسلے میں رہا نہیں تیار کہ اسے انجمنی کے
چیکنگ شعبے کو بھجوا دیتا تھا ادا چیکنگ شعبہ ان مسگردوں کو گرفتار کر
لیتا تھا۔ اسے اس انجمنی سے متعلق سمجھنے دس سال گویا تھے
اور وہ آج تک کبھی سامنے نہ آیا تھا۔ ادا ویسے ہی ظاہری طور پر وہ ایک
امپوسٹ ایکسپورٹ فرم کا مالک سمجھا جاتا تھا۔ وہ اپنی تمام خشیات
خبروں کے ذریعے کھل کر کرتا تھا۔ اور خبروں سے معلومات حاصل کرنے
کے لئے بھی اس نے بے حد پیچیدہ طریقہ کار اپنایا ہوا تھا۔ مجرے نہیں مانتے
تھے کہ جنہیں وہ خبریں پہنچاتے ہیں وہ کوئی ہے۔ کہیں رہتا ہے اور
کیا کرتا ہے۔ اپنی وجہ تھی کہ آج تک بڑے بڑے گروہوں کے پکڑے
جانے کے باوجود اس کی طرف کسی نے انگلی تک نہیں اٹھائی تھی۔

کے ساتھ گئے ہوئے ہیں کو اس نے جیسے ہی پرس کیا ڈالیش پوڈ سے
زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز ان پر
غالب آگئی۔

نمبر ۱۰ سپیکنگ اور ۱۰۔۔۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ
شیشی تھا۔

نمبر ۱۱ سپیکنگ اور ۱۰۔۔۔۔۔ ایک بھارتی نے ہاتھ لپٹے
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

نمبر ۱۲ اور ۱۰۔۔۔۔۔ نمبر ۱۱ نے جواب دیا۔

نمبر ۱۳ اور ۱۰۔۔۔۔۔ رپورٹ دو ادھ۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے
پوچھا گیا۔

نمبر ۱۴ اور ۱۰۔۔۔۔۔ پوائنٹ نمبر ۱۱ پر چکنا ہے اور ۱۰۔۔۔۔۔
نمبر ۱۵ نے ہاتھ لپٹے میں کہا۔

نمبر ۱۶ اور ۱۰۔۔۔۔۔ پانچ جملے گا اور ۱۰۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے
سوال کیا گیا۔

نمبر ۱۷ اور ۱۰۔۔۔۔۔ دو ٹوک ہیں اور ۱۰۔۔۔۔۔ نمبر ۱۸ نے
جواب دیا۔

نمبر ۱۹ اور ۱۰۔۔۔۔۔ ان کی وصولی کے انتظامات ہو جائیں گے اور ۱۰۔۔۔۔۔
نمبر ۲۰ نے جواب دیا۔

نمبر ۲۱ اور ۱۰۔۔۔۔۔ نمبر ۲۲ نے پوچھا۔

نمبر ۲۳ اور ۱۰۔۔۔۔۔ سب ملنے کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ اسے پوائنٹ نمبر
جدہ پر چیک کیا گیا ہے۔ گولڈ مال پر نکلنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ لیکن

مصرع رنگ کی کارنامی تیز رفتاری سے دھڑکی ہوئی ساحل سمندر
کے دیوانہ جیسے کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ ساحل سمندر پر تقریبات
کے لئے آئے ہوئے لوگوں کے جیسے آہستہ آہستہ ختم ہوتے جا رہے تھے۔
ادھاب کہیں آگاہان لوگوں کی چھتیاں نظر آ رہی تھیں
کاوش اس وقت چار افراد سوار تھے۔ ان سب کے پہرہوں پر گہری
سجیدگی چھائی ہوئی تھی سب مد نظر پہلی ہوئی ریت کو مسلسل دیکھتے
چلے جا رہے تھے اور سوائے کالے انجن کے اور کوئی آواز سنائی نہ
دے رہی تھی۔

کچھ دیر بعد کار ایسی جگہ پہنچی جہاں اب دو دو دو تک ایک ہی
آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ اور پھر وہاں پہنچنے کے کار کی رفتار آہستہ کی آہستہ
سمندر کی طرف موڑ دیا۔ سمندر کے کنارے پر جا کر اس نے کار
روکی اور ایک لمبیل سانس لیتا ہوا نشست کے ساتھ سر ٹکا دیا۔ ڈرائیو
کے قریب بیٹھے ہوئے قوی ہیکل آدمی نے کار کا ڈالیش پوڈ دھک لگا کر
اس کے اندر ہاتھ ڈال کر ایک چوڑا سا ٹیک بائرننگال لیا۔ ٹیک

اب یہ پوائنٹ منفرد شخص ہو گیا ہے۔ نادر کو ملک انسپکٹر ہنری جیمز کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ ٹویان کے آڈے آرہا ہے۔ اس نے اُسے صاف کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اور۔۔۔ نمبر ۱۰ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کمل صفائی یا عارضی اور۔۔۔ نمبر ۱۰ نے سپاٹ بھی میں پوچھا۔

"کمل صفائی۔۔۔ عارضی صفائی کی کوششیں کی گئی تھیں لیکن ناکامی ہوئی اور۔۔۔ نمبر ۱۰ نے جواب دیا۔

"اس کی رہائش اور۔۔۔ نمبر ۱۰ نے پوچھا۔

"سن پچ اپنا شخص غلیظ نمبر ایک سو تیس اور۔۔۔ نمبر ۱۰ نے جواب دیا۔

"اور۔۔۔ کمل صفائی کر دی جائے گی اور۔۔۔ نمبر ۱۰ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ سب کا تم جوش یا رسی سے ہونا چاہیے۔ کیوں کہ ہنری جیمز کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ بے حد چالاک اور چار آدمی ہے اور۔۔۔ نمبر ۱۰ نے کہا۔

"ہمارے سامنے اس کی کوئی چال کی نہیں پلے گی۔ آپ بے فکر رہیں اور۔۔۔ نمبر ۱۰ نے بڑے با اعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"قلب ریگر کا کیا ہوا اور۔۔۔ نمبر ۱۰ نے اجاگر پوچھا۔

"قلب ریگر کی کمل صفائی کر دی گئی ہے۔ اس کے غلیظ سے ملنے

والی رپورٹ پر ٹنٹ سولہ پر پینچا دی گئی ہے اور۔۔۔ نمبر ۱۰ نے جواب دیا۔

"موری کی گڈ۔۔۔ اس کے متعلق متعدد اطلاعات ملی تھیں کہ وہ ٹویان کے خلاف کام کر رہا تھا۔ اور یہاں یہ بات بھی وسیلہ میں رہے کہ

کچھ عرصے پہلے ہی جیمز اس کے ساتھ کام کرتا رہا ہے۔ وہ ابھی حال ہی میں فیلڈ میں آیا ہے۔ اور اس نے اُسے ہی ٹویان کا مال چیک کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹویان کے متعلق کام ہو رہا ہے۔ کمل۔۔۔ نائی سے پہلے اگر ہنری جیمز سے اس مسئلے میں مزید

معلومات مل سکیں تو زیادہ اچھا ہے اور۔۔۔ نمبر ۱۰ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ ہم کوشش کریں گے کہ اس سے اصل بات اُٹھائیں اور۔۔۔ نمبر ۱۰ نے جواب دیا۔

"اور اینڈ آل۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور نمبر ۱۰ نے مائیک کا بیٹن آف کر کے اُسے دوبارہ ڈائریس بورڈ میں مثال دیا۔

"اب کیا پر۔۔۔ اگر اس سے مارش۔۔۔ ڈرائیور نے سوائیہ لکڑوں سے نمبر ۱۰ سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"سن بیچ اپنا شخص چلو۔۔۔ یہ کام قریبی طور پر ہونا چاہیے۔ مارش نے سر دھجے میں کہا اور ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے کار کو واپس موڑنا شروع کر دیا۔

"باس۔۔۔ دن کے وقت سن بیچ اپنا شخص میں غلصہ مارش ہوتا ہے۔ کیوں یہ مشن کو رات تک طغویٰ کر دیا جائے۔۔۔ چھے

میں سے ہوئے ایک آدمی نے دے دے لیجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

ہوئے دوست ملتے ہیں۔

اے اے میری بیلیاں۔ اے تم کو حرام کھانا کر بل گئے ہو اور میں غم ایک پلہ پر درسی۔ عمران نے بچے بچے اپنے میں کہا اھ اس بے تزویر آدمی نے قہقہہ ہستے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔ تم یہاں کب آئے۔ اب اس نے میز کے گرد چڑی ہوئی دھڑکی کر سی پر بیٹھے ہوئے کہا۔

یہ پوچھو کہ کب۔ کیوں کہ جس انداز میں تم نے بیلیاں بدوائی ہیں مجھے تعجب ہے کہ ہنری سوع اب تک یہاں سے روانہ ہو چکی ہوئی عمران نے بڑا سانس بناتے ہوئے کہا اور پھر اسی کر سی پر دوبارہ بیٹھ گیا۔

بگو افسس مت کرو۔ پہلے یہ بتاؤ کہ تم یہاں آنے کے بعد میرے گھر کیوں نہیں آئے۔ اس نے تو بگڑے آدمی نے مصنوعی گھبراہٹ کرتے ہوئے باقاعدہ میرے پر کھانا دیا۔ بھئی۔ میں نے شکی ذرا تھوڑے کہا تھا کہ ہنری جیمز کے گھر لے دو تو وہ لٹنے مرنے پر تیار ہو گیا۔ عمران نے جیسی کسی سی بات بناتے ہوئے کہا۔

وہ کیوں؟۔ مقابل نے حیرت سے انگلیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ اس نے کہ اس کا نام ہنری جیمز تھا اھ اس کی ابھی ہی کسی شادی ہوئی تھی۔ عمران نے دودھ سے والے انداز میں کہا اور ہنری جیمز نے ساختہ چھتے نے ایک اچھال کی جھٹ بگڑا دیا۔ مرنے کیا لاؤں؟۔ اچانک عجب کڑے دیر لے لے لے

پہلے جگہ تو دیکھ لیں۔ ہو سکتا ہے ابھی چانس مل جائے۔ اگر ضروری محسوس ہوا تو اسے رات تک لٹوی بھی کیا جاسکتا ہے۔ مارش نے جواب دیا۔ اور ہر جیسے بیٹھے ہوئے آدمی نے کوئی بات نہ کہ اور کاروائیس مکرر چیز سے شہر کی طرف بھاگتی چلی گئی۔



از سے سمجھان۔ تمام اور یہاں۔ اچانک بال میں ایک نعرہ دار آواز کو سنی اور بال میں بیٹھا ہوا ہر فرد یوں چونک پڑا جیسے کوئی اہوئی ہو گئی ہو۔ کیوں۔ یہ کوئی جنت ہے جس میں تم جیسا شیطان داخل نہیں ہو سکتا۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے اپنی ہی بات کا سرخ پلٹ دیا۔

اچھا جی۔ اب شیطان ہی ہم ہی ہو گئے۔ اس لیے تڑکنے فوجان نے کہا۔ جس نے سب سے پہلے نعرہ لگایا تھا اور پھر وہ آگے بڑھ کر یوں عمران سے بغل گیر ہو گیا جیسے دونوں سے گھبرائے

تم۔ مگر میں نے تو ایک ہفتے کا کارہ بھی دے دیا ہے۔
عمران کی حالت واقعی رو دینے والی تھی۔

وہ میں دے دوں گا۔ تم چلو تو سہی۔ ہنری جبر بھلا
کہاں گئے والے تھا۔ اور پھر کاؤنٹر پر پہنچتے ہی اس نے عمران کا سامن لگنے
کا حکم دے دیا۔ اور چند لمحوں بعد وہ عمران کا ریلوے کیس اٹھائے اُسے
تقریباً گھسیٹا ہوا ہوٹل سے باہر لے آیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اُسے
کار میں بٹھائے گاڑ دوڑاتا سرگرم پڑا گیا۔

بیسے ٹھاٹھ میں بھائی۔ بڑی لمبی چوڑی کار لے کر پھرتے ہو ایک
ہم ہیں کہ والد صاحب کو کہا کہ پرانی سی بائیکل ہی لے دو۔ چتہ ہے کیا
جواب ملا۔ عمران نے کہا۔

کیا جواب ملا۔ ہنری جبر نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔
"اسی ٹرائی سائیکل۔ یعنی وہ بین بیوں والی سائیکل چلاؤ جو
تمہیں چینی بیچیں ہیں۔ بے سی تھی وہ ٹوٹنے کی تو بائیکل لے دیں گے۔"
عمران نے جواب دیا وہ ہنری جبر کا قہقہہ کار میں گونج اٹھا۔

یار تم کیا کہتے ہو۔ سچ بچہ بتانا۔ اچانک عمران نے ہٹے
سرخیدہ لہجے میں پوچھا۔

بیکوں۔ ہنری جبر عمران کی کسجیدگی پر چونک پڑا۔
اس نے کہ تمہارے پیچھے سے مجھے فلاؤ کے بنے ہوئے لگتے ہیں۔

جب سے ہے جو مسلسل کان چاڑھتے لگتے جا رہے ہو۔

عمران نے جواب دیا۔
میار۔ بھانے کتنی مدت کے بعد آج دل کھول کر ہنسنے کا موقع

موجودانہ نماز میں داخلہ کئے ہوئے کہا۔ وہ شاید ہنری جبر کو مزید قہقہوں
سے باز رکھنا چاہتا تھا۔

ایک مدد سائنسر۔ عمران نے ہٹے مصوم سے لہجے میں کہا
ہنری جبر کا ایک بار پھر بے اختیار قہقہہ نکل گیا۔ دیر بھی بے اختیار
ہنس پڑا۔

تم ابھی تک وہی شیطان ہو۔ وہ ہر بار بھی تبدیلی نہیں ہوتی۔
ہنری جبر نے ہنسنے ہوئے کہا۔

ابھی میری شادی جو نہیں ہوئی۔ عمران نے کہا کہ ہنری جبر
کے ہنسنے چھوڑنا لگ گیا۔

یار۔ اگر تمہارے پاس سائنسر نہیں ہے تو پھر کہاں سے ہی لے
آؤ گا کہ کم از کم میرے کانوں کے تازک پردوں کا تو دفاع ہو سکے۔
عمران نے جراسا منہ بناتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

اشو یا ریلوے۔ یہاں سے اپنے غلیٹ میں مل کر گپ شہا لگ
گئے۔ ہنری جبر نے اٹھ کر عمران کا ماتھ پکڑنے کے لئے کہا۔

تم۔ مگر میرا سامان۔ عمران نے زور دینے والے لہجے
میں کہا۔

اسے ملے۔ کہاں ہے تمہارا سامان۔ ہنری جبر نے
چونک کر ادا حراہ رکھتے ہوئے کہا۔

اپر بکھرے میں ہے۔ عمران نے کہا۔
"تو فلاؤ آؤ دوں سے کھلایے میں۔" ہنری جبر نے اُسے
پکڑ کر کاؤنٹر کی طرف گھسیٹے ہوئے کہا۔

ملا ہے۔ تم اس سے بھی روک رہے ہو۔ ہنری جیمز نے ہنری
 جیمز سے کہا۔ اور یہ چند لمحوں بعد اس کی کار ایک چاند مندر عمارت کے
 گیٹ میں داخل ہو گئی۔ اس عمارت کے گیٹ کے ساتھ سیڑھی کے شمار
 گیارہ بنے ہوئے تھے۔ ہنری جیمز نے ایک گیارہ میں کار کھڑی کی اور
 پھر عمران کا بریف کیس اٹھائے وہ کار کو لاک کر کے محنت کی سیڑھیوں کی
 طرف چل پڑا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک بہترین انداز میں سجے ہوئے پارٹمنٹس
 میں آئے۔ سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ اپنا پارٹمنٹ تین کمروں پر مشتمل تھا۔
 جن میں سے ایک کو ڈرائنگ روم کی شکل دی گئی تھی۔ ایک ٹیسٹ روم
 اور دوسرا بیڈ روم۔

تمہاری بیوی کہاں ہے یاد۔ نظر نہیں آ رہی۔ کہیں
 قہقہے مار رہا کر اس کا خاتمہ تو نہیں کر دیا۔ عمران نے غلیظ
 میں داخل ہوئے سی اور ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

میں نے آج تک شادی کا طوطا بھی نہیں پایا۔ ہنری جیمز نے
 اللہ ہی کھیل کر شراب کی بوتل نکالتے ہوئے کہا۔

طوطا نہیں پایا نہ پالو۔ کو پال لو۔ طوطے تو اکثر لوگ پالتے ہیں
 مگر کو پالنا۔ یہ واقعی مردوں کا کام ہے۔ عمران نے بڑے سنجیدہ
 لہجے میں کہا۔

اسے میں بخاؤں کبہ رہا تھا۔ ہنری جیمز نے دو گلاس نکال
 کر وچل کے ساتھ رکھتے ہوئے کہا۔

بعد میں بھی بخاؤں ہی کبہ رہا ہوں۔ دیکھو طوطے کو تو خود چوڑی کھلا

لگا کر لوانا پڑا ہے تب وہ بولتا ہے جب کہ کو اس مسلسل لمبے ہی چلا جاتا
 ہے اور تمہارے جو بیوی ساری عمر کیا کرتی ہے۔ میں بولتی ہی رہتی ہے۔
 عمران نے باقاعدہ غصہ بیان کرنا شروع کر دیا۔

اچھا پوڈر اس طوطے اور کوئے کو۔ تو پو۔ ہنری جیمز
 نے شراب سے ہیرا داغ اس عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

اسے تو یہ تو یہ۔ شراب بے دے رہے ہو۔ لا حول و لا قوۃ۔ قبلہ
 والد صاحب کو پتہ لگ گیا تو جو نے مار مار کر کھوپڑی پٹلی کر دیں گے نابھی
 میں باز آ یا ایسی دوتی سے کہ میری کھوپڑی پٹلی ہو جائے۔
 عمران نے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

اسے اسے۔ کہاں جا رہے ہو۔ ہنری جیمز نے
 چونکتے ہوئے کہا۔

قبلہ والد صاحب کا کہنا ہے کہ ایسے دیکھتوں کے ساتھ مت بیٹھو
 جو تمہیں بڑی باتیں سکھاتے ہوں۔ عمران نے بڑے مصحوم سے لہجے
 میں کہا۔

اچھا اچھا بیٹھو۔ مت پو۔ ہنری جیمز نے ہنستے ہوئے
 کہا۔

وعدہ رہا کہ اب مجھے نہیں کہو گے۔ عمران نے بڑے
 سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

سچی وعدہ۔ تم بیٹھو تو سہی۔ ہنری جیمز نے کہا اور عمران
 واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ ابھی وہ پوری طرح کرسی پر بیٹھا ہی نہیں تھا کہ
 غلیظ کا دروازہ آہستہ آہستہ کھلا اور دوسرے کمرے دو لمبے چڑھ گئے

آدمی باتوں میں دیوارا شاہ نے اعداد اعلیٰ ہو گئے۔ ملاوہ دلوں نے چہروں پر سرخ رنگ کے نقاب اٹھائے ہوئے تھے۔

یا اللہ عزیز — محمد ان نے انہیں دیکھتے ہی ہاتھ اٹھا دیے تھے۔ آئی بھرتی کی توقع سواب میں بھی نہیں تھی۔ اس لئے وہ سنبھل ہی نہ آئے۔ منہ ہی منہ میں کسی آیت کا ورد کرتے لگا۔ ہنری جیمز حیرت سے منہ کھلا اور عمران نے نہ صرف اس کے ہاتھ سے دیوار اٹھ بیٹھ لیا بلکہ اس نے ایک بازو کی مدد سے اسے جکڑ کر لپٹے پیٹے سے لگایا۔

ہنری جیمز — سر نے کھلے تیار ہو جاؤ — ایک نقاب پوش نے ہنری جیمز سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ ادھر عمران کے رکت میں آئے ہی ہنری جیمز نے بھی جھلا جھگ لگائی۔ وہ اچھل کر صوف کو گرا گئے ہوئے دیوار کے ساتھ جا لگا۔ صوف اب اس کے سامنے آگیا۔ غلطی سے اس کی قیمت حتیٰ کہ وہ اس ایکٹ کے فرق میں بڑھ گیا۔ ہوں کہ وہ سنبھلتے نقاب پوش کے دیوار اٹھ سنبھلتے تھے تو بازو کے آٹھے آٹھے کی کوشش کی ہے اور دیوار کے آٹھے آٹھے کی گویاں صوف میں ہی شادی ہو کر رہ چکی تھیں۔ مگر اس نے دلوں کے دوسرا سانس نہیں لے سکتے۔ نقاب پوش نے کہا۔ انتہائی گرفتار ہے میں کہا۔

تیم دوسرا سانس مت لیا یا — پہلے پر ہی قائم و بلند پھر تو اب اچال دیا — دو چوں کہ وہ دروازے کے قریب ہی کھڑا تھا۔ ان پر دھمکینوں کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ پانکھ عمران نے بھی لے لئے وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر دروازے سے باہر جا گئے۔ بڑے محسوس سبب میں کہا۔

شٹ اپ — ہمیں اس وقت سب سے کم ہی ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ وہ دونوں کھلی کی باتیں ہی سے لے کر وہ دوسرے لے کر دوسری میں جاؤ گے۔ حالانکہ تیار ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ نقاب پوش نے کہا۔ انتہائی گرفتار ہے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

اب تو تعلق پیدا ہو گیا۔ پیارے نقاب پوش نے عمران سے کہا۔ جواب دیا اعداد و سرے لے وہ بجلی کی کسی تیزی سے اپنی جگہ سے اچھلا۔ اور نقاب پوش پر کسی نقاب کی طرح جا پڑا۔ نقاب پوش کو شاید عمران نے کہا تھا کہ عمران بڑے خان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ البتہ اس کی آنکھوں میں مخصوص چمک آئی تھی۔

کھاؤں نہ۔۔۔ ہنری جی نے پریشانی سے بھر پور جواب دیا۔

اگر انہوں نے تین سید کو اور کچھ پہنچے دیاجائے۔۔۔ عمران نے

سدا سے جواب دیا۔ کیا مطلب۔۔۔ کیا وہ مرثک پر مجھ پر حملہ کر دیں گے؟

ہنری جی نے چوتھے ہوئے کہا۔

بھئی۔۔۔ دیوالی کی گولی ٹریک کے شاہ سے پرکھ نہیں جاتی۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا کہ ہنری جی وہ ایسی کسی پریشانی کے لئے نہیں ہے۔ ہنری جی نے یہ سنا تو اتنی جلد اس کی ہنسی ہو گئی۔ اس نے کہا کہ اس نے اس کے لئے کیا کیا ہے۔ عمران نے

یاد دلا۔۔۔ اس پریشان کنوں جو ٹیلی فون پر رپورٹ کر دے؟

عمران نے ہنری جی پریشانی دیکھتے ہوئے تھوڑے پیش کی۔

نہیں۔۔۔ ہر دے ال ٹیلی فون پر رپورٹ کرنے کی ممانعت ہے۔

مگر ہنری جی نے یہ سنا تو غصہ ہو گیا۔ اس نے اس کے لئے یہ بتایا

کہ ہنری جی نے اس کے لئے کیا کیا ہے۔ عمران نے بڑا سا منہ لٹکاتے ہوئے کہا۔

جہاں سے یہ رپورٹ کرنے کے کہ ہو گا کیا حملہ آور یا تو جوڑ کر سید کا رٹ

ہی پیش ہو جائیں گے۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

بات نہیں۔۔۔ مجھ پر اس طرح حملہ بتاؤ کہ اگر وہاں بکس کے

کے لئے اس کے خلاف سید کو رٹ کو فوری طور پر

حرکت کرنی ہوگی۔۔۔ ہنری جی نے پریشانی سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔

مگر انہوں نے اس کے لئے کیا کیا ہے۔ عمران نے پوچھا۔

نکل گئے۔۔۔ ہنری جی نے چند لمحوں بعد اندھا کرتے ہوئے کہا۔

اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ بگڑاؤں کا چہرہ نہیں کیا کرتے۔ جو حال

نہتے جانے دوئے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ویسے تم چاہتے تو ان میں سے ایک کو ڈھیر کر سکتے تھے۔ یہاں تو یہاں

ہاتھ میں تھا۔۔۔ ہنری جی نے کہا۔

اور قتل کے مقصد میں تاخیر نہیں سمجھنا کہ ہاتھ۔۔۔ تاں یہی میں

آیا ایسی وہ سنی ہے۔۔۔ ویسے یہ تو پاؤں کیا جاتا ہے۔ عمران نے

بڑے مصحوم سے جواب دیا۔

یہ فیصلہ کر کے والی ایک بین الاقوامی تنظیم ہے۔ اس

کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں۔۔۔ ہنری جی نے پریشان سے جواب دیا۔

جواب دیتے ہوئے کہا۔

مگر تم کہیں ہیں تو انہیں جیتنا چھوٹی جی کس لئے بھاگنے میں

خاصی تیزی دکھائی ہے۔ انہوں نے۔۔۔ عمران نے بڑا سا منہ لٹکاتے ہوئے کہا۔

بلکہ ہوئے کہا۔

مخافہ کہ وہ مارا۔۔۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ وہاں لے کر

طرح طرح کے مجھ پر چڑھ دوڑیں گے۔۔۔ ہنری جی نے کہا۔

اچھا اگر وہ رات کو آتے تو پھر تمہیں کوئی اعتراض نہ تھا۔ بھلا

خواہ مخواہ ان کو ادھر آجائے۔ باہر روانہ سے براہ وقت حملہ درج کر

کر دے۔ عمران کی زبان بھلا کس نے رکھنے والی تھی۔

عمران اگر ناراض نہ ہو تو تم یہاں جیو میں سید کا رٹ اس کے لئے

کہاؤں نہ۔۔۔ ہنری جیز نے پریشانی سے بھر پور لہجے میں کہا۔

اگر انہوں نے تبیں میدان کو ایک ٹک پہنچے دیالہب۔۔۔ عمران نے

ملوہ سے لہجے میں کہا۔

کیا مطلب۔۔۔ کیا وہ سڑک پر پھر پر حملہ کر دیں گے؟

ہنری جیز نے چوکتے ہوئے کہا۔

جی۔۔۔ دیالہب کی گولی ٹریلک کے شاخ سے پرک نہیں جاتی۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہنری جیز کو پس کمری پر بیٹھ گیا۔ اس کے

سہارے پر شہید پریشانی ہو رہی تھی۔ اسی قحطی ویر چلے اس کا خوشگوار

سہارا اس غصے کے کمر پر ل دیا تھا۔

یار۔۔۔ اس پریشان گروں ہوٹلی فون پر پوسٹ کر دو؟

عمران نے ہنری جیز پریشانی دیکھتے ہوئے تجویز پیش کی۔

نہیں۔۔۔ پوسٹ ہاں ٹیلی فون پر پوسٹ کرنے کی ممانعت ہے۔

عمران نے ہنری جیز پریشانی دیکھتے ہوئے تجویز پیش کی۔

نہیں۔۔۔ پوسٹ ہاں ٹیلی فون پر پوسٹ کرنے کی ممانعت ہے۔

عمران نے ہنری جیز پریشانی دیکھتے ہوئے تجویز پیش کی۔

نہیں۔۔۔ پوسٹ ہاں ٹیلی فون پر پوسٹ کرنے کی ممانعت ہے۔

عمران نے ہنری جیز پریشانی دیکھتے ہوئے تجویز پیش کی۔

نکل گئے۔۔۔ ہنری جیز نے چند لمحوں بعد اندھا مکتے ہوئے کہا۔

اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ بگڑوؤں کا بیجا نہیں کیا کرتے۔ جو جا

تے جانے دو۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

وہ یہ تم چاہتے تو ان میں سے ایک کو ڈھیر کر سکتے تھے۔ دیالہب

ماں میں شاخ۔۔۔ ہنری جیز نے کہا۔

اور قتل کے مقصد میں تاریخیں بگڑنا ہوتا۔۔۔ ناں بھی میں

آیا ایسی دھمکی سے۔۔۔ ویسے یہ تو پاڑ کیا جاتا ہے۔ عمران

بڑے صبر سے لہجے میں کہا۔

یہ ذہنات سسٹمک کرنے والی ایک بین الاقوامی تنظیم ہے اس

کے ماتھے بے حد لمبے ہیں۔۔۔ ہنری جیز نے پریشانی سے لہجے میں

جواب دیتے ہوئے کہا۔

ماتہ کیے ہیں تو بالیں بیٹھا چھوٹی ہوں گی اس سے بھاگنے میں

خاصی تیزی دکھائی ہے ابوں نے۔۔۔ عمران نے بڑا سا

بھٹکتے ہوئے کہا۔

خاق صحت کر دو مار۔۔۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ تو انا دلے

ظہر دھڑلے چھ پر چڑھو وٹریں گے۔۔۔ ہنری جیز نے کہا۔

اچھا اگر وہ رات کو آتے تو پھر تبیں کوئی اعتراض نہ تھا۔ بجا

سواہ منواہ کی کو ادھر آئے۔۔۔ باہر دھڑا سے پراوقات حملہ دھڑک

کر دی۔۔۔ عمران کی زبان بھلا کہاں دھڑک رہی تھی۔

عمران اگر ناراض نہ ہو تو تم بہاں چھو میں بیٹھ کر شراس حملے کی

جہاں سے بیڑ کو اڑھتے ہیں وہاں مل کر کوئی مات چیت ہوگی۔ — عمران
نے اپنا بریف کیس اٹھائے ہوئے کہا۔

”جان بیکسے کا کیا مطلب؟ — مہزی چیز نے چونکتے ہوئے کہا۔
”ابھی معلوم ہوا کہ ہے۔ — عمران نے کہا اور پھر اس نے بریف
کیس کھول کر اس میں سے موجود ایک چھوٹا سا ڈبہ نکولا جس میں کشت و زخموں
کی کڑییں موجود تھیں۔

”کیا میک اپ کا چاہتے ہو؟ — مہزی چیز نے پوچھا۔

”ہاں۔۔۔ اس طبقے میں تم اتنے خوب صورت نہیں لگ رہے اگر
کہیں راستے میں کوئی فی دی کا پونٹ مل گیا تو لوگ کیا کہیں گے کہ مہزی چیز
اتنا خوب صورت ہے۔ — عمران نے بڑے سنجیدہ رویے میں کہا اور
پھر اس کے اٹھا اتھائی تیزی سے مہزی چیز کے چہرے پر چلنے شروع ہو
گئے۔ مہزی چیز خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ تقریباً اندر دھنٹ بعد عمران نے
ہاتھ پیچے بیٹھنے اور ایک لمحے کے لئے اس کے چہرہ کا جائزہ لیتا رہا۔

”کب ٹیکس ہے پورے گلفاؤنگ ہے جو۔ جانکر یہ لباس بدل لو۔
عمران نے کہا اور مہزی چیز اٹھ کر تھیر کی طرح ڈرائنگ کی طرف بھاگتا چلا گیا۔
”اگرے۔ کمال ہے تم تو تباہ ہو کر۔ — اچانک ڈرائنگ سے
مہزی چیز کی چیخ سنائی دی۔ وہ شاید کچھتے میں اپنا بدلایا چہرہ دیکھ کر
حیرت سے چیخ رہا تھا۔

”یہ تمہارے کیا کر دیا ہے مجھے خودیقین نہیں آ رہا کہ یہ میرا چہرہ ہے۔

مہزی چیز نے ڈرائنگ سے باہر آئے ہوئے کہا۔

”کیوں خوب صورت لگ رہے ہو نا؟ — عمران نے داد طلب

پچھے میں پوچھ۔

”ایسا ہیسا۔۔۔ یاد رکھیں یہ لوگیاں مجھ راستے میں ہی نہ چھٹ جائیں؟
مہزی چیز نے جھپٹے ہوئے کہا اور ڈرائنگ میں گھسٹا لگا گیا۔

”تھوڑی دیر بعد وہ ڈرائنگ سے باہر آیا تو اس نے لباس بدل لیا تھا۔
اور اب وہ بلور مہزی چیز پہنچا تھا۔

”اب تم یہاں بیٹھو اور میں ذرا اپنا تالیف بدل لوں کہیں ایسا نہ ہو کہ میری
وجہ سے تم۔۔۔ رستے جاؤ۔ — عمران نے کہا اور بریف کیس اٹھا کر ڈرائنگ
میں گھسٹا چلا گیا۔ مہزی چیز اب بڑے مطمئن انداز میں جیسا مشابہت لگس
میں اندر رہا تھا۔

”تھوڑی دیر بعد عمران باہر آیا تو چیز جو تک پڑا وہ حیرت سے انھیں
پھاڑے۔ — ”نہ تم جو واقعی۔۔۔ یار بڑے بد صورت ہو گئے ہو۔

”اور۔۔۔ یہ تم جو واقعی۔۔۔ یار بڑے بد صورت ہو گئے ہو۔
مہزی چیز نے حیرت سے انھیں ملتے ہوئے کہا۔

”میں نے سوچا کہ وہ نئی ہی خوب صورت ہو گئے تو بے چاری لوگیاں
فیصلہ نہ کر پائیں گی۔ اس لئے ان کے فائدے کے لئے میں بد صورت بن
گیا ہوں۔ — عمران نے اپنی کوششیں جیسی ناک کو سکھاتے ہوئے بڑے
سکسے سے بیچ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔۔۔ تم واقعی جاؤ کر ہو۔ اب مجھے یقین ہے کہ ڈیڑھ قبل کے
ہاتھ رانچ نہیں سکتی۔ — مہزی چیز نے جھپٹے ہوئے کہا۔

”اگر مونت ہے تو پھر تو اس کا بیچ نکلتا یقین ہے کہ کون کر قہر والہ
صاحب نے کہہ دیا کہ عورتوں پر ہاتھ اٹھا کر دلائی نہیں جوتی۔ ہاتھ بچائے

پا ہے جو تیاں اٹھاو۔ وہ ٹیک سے اس میں گھری مروا گئی ہے۔
 مجازاً نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور منبری جیٹرک بار پھر پہلے کی طرح
 ہنس پڑا۔
 ”شکر ہے تمہارا سوز تو ٹیک جوا۔ آؤ اب چلیں تم اپنی رپورٹ
 کہو اور میں رپورٹ مانگوں۔“ محمد ان نے ہلکتے ہوئے کہا اور
 پھر وہ دونوں گھر سے باہر آ گئے۔



غلیب مر گھر کا آنکھ کھلی تو پہلے تو وہ حیرت کے عالم میں ادھر ادھر
 دیکھتا رہا۔ پس ٹکا تھا جیسے اسے اندازہ نہ ہو رہا ہو کہ وہ کہاں ہے۔ اور پھر
 آہستہ آہستہ اس کے تمام احساسات جلتے چلتے گئے۔ اور اسے اپنی
 طرف دیکھتے ہوئے اس دلو پہل ٹک کا منظر یاد آ گیا اور اس کے منہ سے
 بے اختیار رنج و غم نکل گئی اور وہ اچھل کر بیٹھ گیا۔ اور یوں اپنے آپ کو چکیاں بھر
 بھر کر دیکھنے لگا کہ جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ کیا واقعی وہ زندہ ہے۔
 ”کہو۔“ آپ جو خوش میں آ گئے سر ہلے ہو گئے۔“ اچانک ایک
 آواز سنائی دی اور اس نے چونک کر ادھر دیکھا۔ اس کے سامنے سفید

کونٹ پہنے ایک جوان ڈاکٹر کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر المیائی بھری مسکراہٹ
 تھی۔

”جی کہاں ہوں؟“ غلیب برگوئے ہوئے پوچھا۔
 ”آپ سیشل جہول ہسپتال میں ہیں۔ آپ سڑک پر بندھے ہوئے پڑے
 تھے کہ ایک ٹرک ڈرائیور نے آپ کو دیکھا اور آپ کو وہ یہاں ہسپتال
 میں چھوڑ گیا۔“ آپ کے منہ پر کادو سے جب لے آپ کا نام جانا
 ہے۔“ ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”لیکن اس ٹرک نے مجھے کھلا نہیں۔“ غلیب نے حیرت بھرے
 انداز میں پوچھا۔ اسے شاید ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس دلو پہل ٹک
 کے نیچے اسے وہ کھلا کیوں نہیں گیا۔

”ٹرک ڈرائیور کے بیان کے مطابق گہری دھند چھائی ہوئی تھی اس لئے
 جس وقت آپ اسے نظر آئے اس وقت ٹرک آپ کے اسی قریب پہنچ
 چکا تھا کہ وہ اسے کسی صورت میں بھی نہ روک سکتا تھا۔“ چنانچہ ٹرک آپ
 کے اوپر سے گزرتا چلا گیا۔ ٹرک ڈرائیور کا بھی یہی خیال تھا کہ آپ اس کے
 ٹرک کے نیچے چلے گئے ہیں لیکن جب وہ ٹرک روک کر دیکھے آپ تو آپ صبح
 سامنے پڑے ہوئے تھے۔ اللہ بے ہوش ضرور تھے۔“ دہ اصل آپ کی
 خوش قسمتی تھی۔ ٹرک سیشل میوی لوڈر تھا۔ اس لئے اس کی چوڑائی کافی
 زیادہ تھی کہ ٹرک کے دونوں سائیڈ ہل کے نیچے آپ کے پاس سے گزر
 گئے اور آپ پہلے ہل سے پچ گئے۔“ ڈاکٹر نے تفصیل بتاتے
 ہوئے کہا۔

”اوہ۔“ خدا کا شکر ہے۔“ غلیب برگوئے ہوئے المیہ

کی ایک طویل سانس نکل گئی۔

آپ صرف خوف کی شدت کی وجہ سے بے ہوش تھے۔ ایسے آپ کو کوئی چوٹ دینا نہیں آئی۔ اس لئے آپ پولیس کو بیان دینے کے بعد ہماری طرف سے فارغ ہیں۔ ڈاکٹر نے جواب دیا۔
پولیس کو:۔ غلب نے چونکے جھٹکے کہا۔

ناک:۔ یہ بلا طے کی کامدہنی ہے۔ سارا جنٹ باہر آپ کے ہوش میں آنے کے انتظار میں بیٹھا ہوا ہے میں اسے جیتا ہوں۔ ڈاکٹر نے کہا اندھیر مڑ کر گھر سے باہر نکلتا چلا گیا۔ اس کے جانے کے چند ہی لمحوں بعد ایک طویل القامت سارا جنٹ اندر داخل ہوا۔

ہیومنڈر برگ:۔ میری طرف سے اس خوف ناک حادثے سے بچ چکے ہر مبارک باد قبول فرمائیے۔ سارا جنٹ نے بستر کے قریب پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

سشکر:۔ سارا جنٹ۔ واقعی بے حد خوف ناک واقعہ تھا۔ مجھے ان لمحات کا تصور آئے ہی جبر میری سے آتی ہے:۔ غلب برگ نے واقعی جبر میری لیتے ہوئے کہا۔

مہم نے آپ کے بارے میں تمام معلومات اکٹھی کر لی ہیں آپ ایک سبب ہیں ایک امپورٹ ایک پورٹ فرم کے مالک غیر شاہی شدہ ہیں۔ اور کیلے غیبت میں رہتے ہیں۔ آپ کی کسی کے ساتھ کوئی دشمنی یا کا وہ باری رقابت نہیں ہے۔ آپ ایک تنہا پیسند اور سیسے ملاحے آدمی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود آپ کے ساتھ یہ حادثہ پیش آیا۔ اس کی کیا وجوہات ہیں۔ سارا جنٹ نے گنگو کا آغاز کرتے

ہوئے کہا۔

سارا جنٹ:۔ یقیناً جانو۔ میری سمجھ میں ابھی تک خود نہیں آیا کہ یہ سبب کیا تھا میں رات کو سبب معمول کی دسی دیکھنے کے بعد سو گیا۔ کہ ہمارا ایک کسی نے مجھے بھجور کر جگا دیا۔ جیسے ہی میری آنکھیں کھلیں میں نے اپنے بستر کے گرد چار نقاب پوشوں کو کھڑے دیکھا۔ انہوں نے چہروں پر سرمہ لگ کر نقاب پوش بن گئے تھے۔ اس سے پہلے کہ میں صورت حال کو سمجھتا ایک نقاب پوش نے کوئی چیز میری پیشانی پر ماری اور میں بے ہوش ہو گیا۔ ہوش آتے ہی میں نے اپنے آپ کو مڑ کر پر بندہ سو پایا۔ اور پھر ایک دیو پر کل فرسہ مجھے اپنی طرف بڑھتا نظر آیا۔ اور میں خوف کی شدت سے بے ہوش ہو گیا۔ اس کے بعد میری آنکھ ابھی، ہی ہسپتال میں کھلی ہے۔ غلب برگ نے غصہ سے سائیاں دیتے ہوئے کہا۔ سارا جنٹ ہاتھ میں پراسی ہوئی نوٹ بک میں اس کا بیان نوٹ کرتا رہا۔

آپ کا کیا اندازہ ہے وہ لوگ کون تھے۔ اور انہوں نے کون یہ پیسہ یہ طریقہ کار استعمال کیا وہ آپ کو دوسری غیبت میں ہی ہلاک کر سکتے تھے۔ سارا جنٹ نے پوچھا۔

نیرا بالکل اندازہ نہیں کر سکتا۔ اگر وہ ٹیپے ہوئے تو وہ مجھے بے ہوش کر کے دوسری ڈال مانتے میری سمجھ میں کہ نہیں آتا۔ غلب برگ نے دونوں ہاتھوں سے سر کپڑے ہوئے کہا۔

آپ کے غیبت کی مکمل تلاشی لی گئی ہے۔ ہر چیز الٹی ملٹی ہو رہی ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے انہیں کسی خاص چیز کی تلاش تھی۔ آپ بتا سکتے

شناختی کہ وہ عجیب میں رہ گیا تھا۔ اسی وہ اسی سوچا پکار میں مصروف تھا کہ اب کب میری پڑا ہے جوئے کی ٹی لون کی گھنٹی بج اٹھی اور غلب نے جو تک کر ٹون کی طرف دیکھا۔ اور پھر گھومے وہ نذ جب کے عالم میں بیٹھا سوچتا رہا کہ ٹون دسیو کرے یا نہیں کیوں کہ اسے خیال آیا تھا کہ کہیں جہوں کی طرف سے یہ ٹون نہ ہو کہ وہ جیک کرنا چاہتے ہوں کہ کوئی اس فلیٹ میں موجود ہے یا نہیں۔ لیکن پھر اس نے دسیو ڈھالیا کہ آخر کب تک وہ چھپ سکتا ہے۔

بیلو۔ غلب برگز۔ دوسری طرف سے ایک نانا آواز سنائی دی۔

ناں۔ غلب برگز بول رہا ہوں۔ غلب برگز نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ کیوں کہ وہ آواز پہچان گیا تھا۔

آپ نے پورٹ پرٹ بجنے کے لئے کہا تھا۔ باس آپ کی پورٹ کے فطر ہیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

وہ پورٹ چوری ہوئی ہے۔ اور پھر یہی قاتلانہ حملہ ہوا ہے میں ابھی ہسپتال سے واپس لوٹا ہوں۔ غلب برگز نے جواب دیا۔

ادہ۔ وری بیٹا۔ اچھا۔ ایک لمحہ بولنے کیجئے۔ میں باس سے بات کر آتی ہوں۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور غلب برگز خاموش رہا۔

بیلو۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔ اور وہ سوچا کہ یہ آواز نازک کبک ابھیں کے چیخ کر نالینڈ کی ہوگی۔ کیوں کہ نازک کبک ابھیں کا چیخ باس وہی تھا۔ ویسے آج کبک آئے کر نال

سے براہ راست رابطے کی ضرورت پیش نہ آئی تھی۔

نیس باس۔ میں غلب برگز بول رہا ہوں۔ غلب برگز نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ پورٹ چوری ہوئی ہے اور تم پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔ چیخ کی گزشت آواز سنائی دی۔

نیس باس۔ غلب نے جواب دیا اور پھر اس نے تفصیل سے تمام واقعات بتا دیئے۔

ہوں۔ ٹیکس ہے۔ تم ایسا کرو کہ فوراً سیلی ٹوم ہوٹل میں آ کر رپورٹ کرو اور ٹینڈر سے صرف تم نے وہ لفظ کہنے ہیں۔ بلیک و سکی۔ اور وہ تمہیں پوچھ کر بچا دے گا۔ اس کے بعد تفصیل سے بات ہوگی۔

چیخ نے اسے جاہت دیتے ہوئے کہا۔

بہتر باس۔ میں ابھی پہنچ رہا ہوں۔ غلب نے جواب دیا۔

ادہ کے۔ میں منتظر ہوں۔ چیخ نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے دسیو دیا گیا۔ اور غلب بھی دسیو دیا کہ

نازک کبک ابھیا۔ ویسے وہ سوچ رہا تھا کہ چیخ نے اسے اپنے پاس کیوں بلایا ہے۔ بہر حال اس نے کنبے سے جیک اور پھر فلیٹ کی الٹ پلٹ چیزوں کو درست کرنے میں مصروف ہو گیا تاکہ انہیں درست کرنے کے بعد وہ

چیخ کے پاس جا سکے۔

ٹانگی رنگ کے غوت میں تبدیل ہو جانا تھا۔ اور پھر یہ ستون ایک چھوٹے سے شخاف پائپ سے ہوتا ہوا مال کی ایک دیوار میں غاسک ہو جاتا تھا۔ مشینوں پر مسلسل کام ہو رہا تھا۔

انچارج نے کسی پریشا بڑے غوت سے ایک ایک مشین کی کارکردگی کا جائزہ لے رہا تھا۔ اچانک میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور انچارج نے چونک کر دسیور اٹھالیا۔ اس کے چہرے پر چون کر گئیں ماسک چڑھا ہوا تھا۔ گئیں ماسک کی ایک سائڈ پر مائیک ماسکب تھا۔ انچارج نے دسیور کا ہلنے والا سرا اس مائیک کے ساتھ رکھا اور دوسرا کان پہن لیا۔

”یہ خبر دے سی پیکنگ۔“ انچارج نے کہا۔ اس کی آواز مائیک سے نکلی تھی۔

”خبر دوں سی پیکنگ۔ کام کی کیا رپورٹ ہے؟“ دوسری طرف سے کہا گیا۔ بہتیشی ساتھ۔

”کام اسی طرح طو پر ہو رہا ہے باس۔ تمام مشینیں درست کام کر رہی ہیں۔“ خبر تقری نے جواب دیا۔

”کتنا مال تیار ہو جائے گا؟“ خبر دوں نے پوچھا۔

”باس۔ اس بار ہم اپنا ڈارگٹ کو کر لیں گے۔“ خبر تقری نے جواب دیا۔

”اوکے۔“ ڈارگٹ مزدور کو دہونا چاہیے۔ مال کی پہلی کیپ آج سوئڈن جانی ہے۔ پارٹی تیار ہے۔“ مزدور نے کہا۔

”ہو جائے گا باس۔“ خبر تقری نے جواب دیا اور دوسری

یہ ایک بہت بڑا مال تھا جس میں بے شمار عجیب و غریب مشینیں نصب تھیں اور ان مشینوں کے سامنے سفید رنگ کا لباس اور چہرے پر آکسیجن ماسک پہنے بے شمار لوگ کام کر رہے تھے۔ ان کا انچارج سرخ رنگ کا لباس پہنے ایک طرف کسی میز بچھنے بیٹھے چمکنے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ ہلکی دیواروں کے درمیان جگر ٹکڑی کی ڈری ڈری کو گلیاں بنی ہوئی تھیں۔ جن کی دوسری طرف سمندر کا شخاف پانی صاف نظر آرہا تھا۔ مختلف قسموں کی پھلیاں اور سمندری جانور تیرتے ہوئے تھے۔

مشینوں کے اوپر بڑے بڑے کیف گے ہوئے تھے جن میں سفید رنگ کا پورٹر بھرا ہوا تھا۔ صحت کے ساتھ پائپ نصب تھے جن میں سے سفید رنگ کا پورٹر مسلسل ان کیخون میں گزر رہا تھا۔ اور پھر یہ سفید رنگ کا پورٹر مشینوں سے گزر کر مائع صورت میں بڑے بڑے جاردوں میں بھرا جا رہا تھا۔ یہ جارد ایک بڑی مشین سے خشک ہوتے اور مائع اس مشین میں سے گزر کر مشین کے آخری سہارے پر موجود ٹنگی میں جب پہنچتا تھا تو وہاں وہ

ایک بڑی سیڑھی کے پیچ ایک لاجیر مگر ٹی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سر کے بال برقع کی طرح سفید تھے جب کہ چہرے پر جو بوجہ چڑھ چوٹی واڑھی گہری سیاہ تھی۔ اس طرح اس کا منہ عجیب عجیب ہو گیا تھا۔
 "ہس۔۔۔" کام مکمل ہو گیا ہے؟۔۔۔ غبر غری نے میز کے قریب دنگ کر بیٹھے۔ فوڈ بانڈ لیجس کما۔

نیکو کہنے۔ بیٹھو۔ میں نے خبر تو اور دیکھ کر رکھی ہے
ایک ہم بہت ملتے آئی ہے میں چاہتا ہوں اس پر گھڑکو کرنی
جائے۔ خیر وہ سنہرے لڑکے جوئے کسا وہ بدختر ہی بٹھے
موتہ باز افغان ہیں یہ کے سامنے دیکھ رہی کوئی برید ہو گیا۔

چند لمحوں بعد ہی باری باری دو اور آدمی باخدا قائل ہو گئے۔ اور
 قبروں کے انہیں جی رکھیں اور پوچھنے کے لئے کہنا۔ ان کے کہیں
 پر جیٹ جانے کے چند ممبروں نے سائیڈ ایک پر موجود بنوں کے ایک
 جیسے پورٹ پر گئے ہوئے دو چہرہ و باد سے کوہِ اکنس کو دیکھ کر
 کی دیواروں پر نو بجے کی سی شبیں پڑھتی چلی گئیں۔ اور اب یہ
 محروم لکھائے محفوظ ہو چکا تھا۔

میرے پاس سبیشل کرپ نے وہ پوٹ بھیجے جس میں پوٹ کے مطابق لوہا کے خلاف ہیں الاقوامی قوتیں حرکت میں آگئی ہیں۔
جبراً ہی نے میز کو دے دیا کہ خال نکل کر میز پر رکھتے ہوئے کہا۔
"ہیں الاقوامی قوتیں۔ کیا مطلب ہے؟" — میرے پاس نے
حریت جبراً ہی میں کہا۔

بات پر ہے کہ مجھے ایک فیضانِ اہل حق کی کنڈھ کا ایک حصہ محسوس ہے

طرف سے داخلہ فرما جو جانے پر اس نے رنجور کہہ دیا۔ اور دوبارہ
 عطیوں کو دیکھنے لگا۔ تقریباً ایک گھنٹے تک مسلسل کسم پورنے کے بعد
 ہوا تک جھٹ سے آنے والے ہاتھوں میں سے سفید رنگ کا سفوف گرنا
 بند ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی تمام عطیوں پر سجدہ بند ہوئی اور ہاتھوں
 اٹھارے کے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک جھوٹا بادیا بعد اس کے لے
 ایک لعدہ اور گھر ڈراہٹ ہوئی اور تمام مشینیں آہستہ آہستہ فرش میں
 دھنسی چلی گئیں۔ چھت سے ٹکے ہوئے پائپ چھت میں غائب ہو
 گئے اور چند فلوں بعد ہی بال بال کل خالی ہو گیا۔ بیٹھینوں پر کام کرنے والے
 لوگ تیزی سے بال کے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے اور بیٹھینوں کے
 دھنسنے کے بعد نمودار ہوا تھا۔ جب آخری شخص بھی چلا گیا تو اپنا راج
 تیزی سے ایک کمرے کی طرف بڑھا اس نے ایک مخصوص جگہ پر زور
 سے پیر ملتا تو دوبارہ درمیان سے پھٹتی چلی گئی اور اپنا راج اس جگہ سے
 گزرا کہ دوسری طرف آگیا۔ یہ ایک چمکاس گھر تھا۔ اپنا راج یہاں بھی
 اگر چہ بے سے گیس ملک آگیا اور سرخ رنگ کا چھت بھی اٹکا کہ اس
 نے ایک الماری میں رکھا اور پھر کمرے کا دروازہ کھول کر باہر راجا رہی
 میں آگیا۔ راجا رہی کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس کے اوپر
 سرخ رنگ کا طبل چل رہا تھا۔ اور سامنے دو مسلح افراد بڑھے جو کئے انداز
 میں کمرے تھے۔ فیر غری نے دروازے پر اپنی بائیں قبیل پھیلا کر رکھی
 اور آگے بڑھے دیا گیا۔ دوسرے کے دروازے پر چلنے والا سرخ
 رنگ کا طبل بڑھ گیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ نمودار ہوا کھلتا چلا گیا۔
 فیر غری اندر داخل ہوا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے دو دیواروں میں

ٹو باز کا سرانگ لگا لیا ہے۔ اور مزید تفصیلات حاصل کرنے کے لئے مسافر
 نادر کو تکبہ ایجنسی کی غیر تحقیقاتی کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ میں
 نے کوکشلش شروع کر دی کہ اس غیر تحقیقاتی کمیٹی کو تلاش کیا جائے۔
 چنانچہ مجھے معلوم ہوا کہ اس کا سربراہ ایک شخص ظہیر برگر ہے۔ جو بلاشبہ
 ایک سپیڈرٹ، ایک سپورٹ فرم کا مالک ہے۔ اور اس نے ٹو پاؤں
 کے بارے میں کوئی غیر رپورٹ بھی تیار کی ہے۔ جس پر میں نے مرزا
 سیکشن کے ممبر قمری کے کھڑے اس کی مکمل صفائی کا کام لگا دیا۔ اور
 ساتھ ہی یہ بدیت بھی کہ اس کی موت کو حادثہ بنا دیا جائے تاکہ کوکشلش
 ایجنسی جو کچھ دھوا جائے۔ اور اس سے رپورٹ بھی حاصل کی جائے۔ مگر
 قمری نے دلچسپی حاصل کر کے پوائنٹ سولہ پر پہنچا دی اور وہاں سے
 وہ رپورٹ میرے پاس آگئی۔ لیکن یہ رپورٹ فضول سی ہے جس
 میں کوئی اہم بات نہیں ہے صرف قیاسیات سے کام لیا گیا ہے۔ پھر
 نادر کو تکبہ ایجنسی کا ایک انسپیکٹر مہزی جعفر کے متعلق اطلاع ملی کہ وہ ٹو پاؤں
 کے آڑے آ رہا ہے۔ اس نے سبھی کی خبر لے کر پوائنٹ مہزی پر چڑھ
 پر چیک کیا لیکن مل بھی نہ نکلا۔ یہ مہزی جعفر ظہیر برگر کے ساتھ کام کرتا ہے
 ہے۔ مگر قمری کو اس کی مکمل صفائی کے بارے میں بھی شکاکات دے
 دیئے گئے۔ لیکن اب پیشل گروپ نے رپورٹ دی ہے کہ
 ظہیر برگر بھی بچ گیا ہے۔ مگر قمری نے انتہائی نا اڑی سے کام لیا ہے۔
 اس نے اسے کرسیوں سے باندھ کر مرکز پر ڈال دیا تاکہ وہ ٹرک سے
 پھل جائے۔ بہر حال وہ بچ گیا۔ اور ہمیں اس وقت اطلاع ملی
 جب وہ ہسپتال میں نکل جانے میں کامیاب ہو گیا۔ چنانچہ اس کے

فلیٹ پر ریڈ کی گئی اور پھر وہاں اسے گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا۔ اور مرنے پر
 قمری نے مہزی جعفر کے فلیٹ پر چھلنی لگیں وہاں ایک ایشیائی موجود
 تھا۔ جس کی وجہ سے حملہ ناکام ہو گیا وہاں ہمیں فراہم ہوا۔ پھر
 انہوں نے فلیٹ سے باہر چڑھنے لگائے۔ لیکن جب بہت دیر تک وہ
 باہر نہ نکلے تو مہزی جعفر نے فلیٹ کو ہی ہم سے ڈاؤن کیا۔ لیکن یہ میں
 معلوم ہوا کہ فلیٹ ملالی تھا۔ جسے کوئی آدمی یا لاشیں براہ نہیں ہوئی
 اس کا مطلب ہے کہ وہ ایشیائی اور مہزی جعفر فلیٹ تباہ ہونے سے پہلے
 ہی نکل گئے۔ پیشل گروپ نے قمری سے اس ایشیائی کا
 طریقہ معلوم کر کے تحقیقات کی تو پتہ چلا کہ وہ پاکستانی کا ملی عمران ہے۔ ایک
 ایسا شخص ہے جو یو۔ای۔ نیاس کے مجرم خرمائیل کے ہم سے یاد کرتے ہیں دنیا
 کا خطرناک ترین انسان۔ جس نے بڑی بڑی طاقت و تنظیموں کا
 خاتمہ کر دیا ہے۔ اور انتہائی محصور سا اور احمق سا نوجوان لیکن دہرہ
 دنیا کا خطرناک ترین انسان ہے۔ پھر مہزی جعفر کی گئی تو پتہ چلا کہ
 ملی عمران کو نادر کو تکبہ ایجنسی نے باقاعدہ دعوت بھیج کر بلایا ہے اور اس
 کے چلنے کا منصوبہ ٹو پاؤں کے خلاف مورچہ بندی ہے۔ چنانچہ اب
 صورت حال یہ ہے کہ ملی عمران نادر کو تکبہ ایجنسی کی حمایت میں ٹو پاؤں کے
 خلاف میدان میں آ رہا ہے۔ پیشل گروپ ملی عمران کو تلاش کرنے
 میں مصروف ہے۔ جیسے ہی اس کی اطلاع ملی میں نے احکامات
 دے دیئے ہیں۔ اس کا برقیات پر خاتمہ کر دیا جائے۔ مگر قمری کو اس
 کے نا اڑی سے کام لیا جس میں موت کی سزا دی جا چکی ہے۔ ان
 حالات میں جب کہ میں سوئٹھ میں سے بہت بڑا آدمی اور طاقتور آدمی

پہلی کیپ آغا تیار ہوئی ہے علی حیران واپس آتا اور اند کوکھ لٹکھنسی کا یوں
تیزی سے حرکت میں آجاتا جسے لے لے حد خطرناک ثابت ہو سکتا
ہے۔ خبر دان نے فیصلہ لیتے ہوئے کہا۔
"یکو باس۔ کیا یہ فیصلہ علی حیران واقعی اتنا خطرناک ہے
کہ ہماری اس عمدہ طاقت و تحکیم کے خلاف ایک لاکھ کرے گا؟
خبر داری سنہ میرت جبر سے لے کر میں کہا۔

"اسی کے متعلق ریلوین ٹائیس بی ہیں کہ اس حملہ آرگنڈیشن
اور سٹہ حملہ آرگنڈیشن دونوں سے پیشل گوئی کرنے والے دو رئیس حامل
کی ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ ان دونوں آدمیوں کی رپورٹیں حدود
ہوئی ہیں۔ دونوں آدمیوں کے مطابق علی حیران دنیا جبر میں سب سے
خطرناک آدمی ہے۔ اور اس کا ریکارڈ ہے کہ جب بھی یہ شخص کسی تحکیم
کے خلاف کام شروع کرتا ہے تو ایسے حالات پیدا کر دیتا ہے کہ
انتہائی جلد ترین وسائل کے مالک اور انتہائی طاقت ور تحکیم کشیازہ
بکھر کر رہ جاتا ہے۔ دنیا کی بڑی سے بڑی مجرم تنظیم جب بھی اس
سے ٹکراتی ہے ہمیشہ ختم ہو گئی ہے۔ اس لئے مجھے تشویش ہوئی ہے۔
خبر دان نے جواب دیا۔

"باس۔ جہاں تک ناکورنگ ایکٹس کا تعلق ہے وہ تو جانا
کہ نہیں بگاڑ سکتی۔ ہمارے آدمی اس تنظیم میں موجود ہیں۔ ہم جب بھی
چاہیں اس ایکٹس کے کسی بھی خطرناک فیصلہ کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ اس لئے
میں اس کی طرف سے کوئی فکر نہیں ہے۔ البتہ یہ فیصلہ علی حیران
اگر واقعی اتنا خطرناک ہے تو پھر یہ تنظیم کی لمبی طاقت اس کے خاتمے پر

لکھتے ہیں یہ ایک شخص آخر ہم سے کب تک بچ سکتا ہے۔ خبر
دان نے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہی ہی سچ ہے۔ اتنا میرا خیال ہے کہ۔ گوپ کے تمام قاتلوں
اور پیشل گوئی کو لاکر نیا گوپ تشکیل دیا جائے جس کا مدد آپ تیزی
میں سے کسی ایک کے پاس ہو۔ اور یہ گوپ پورے ملک میں فوری
حرکت میں آجائے جسے میں نے کہ ہم اس علی حیران کا خاتمہ کرنے میں
کامیاب ہو جائیں گے۔ خبر دان نے مجھ پر پیش کرتے ہوئے کہا۔
"باس۔ یہ شے آپ مجھے سوچ دیں اور نیا گوپ بنانے
کی ضرورت نہیں۔ صرف سٹوڈنٹ گوپ ہی کافی ہے۔ میں چند گفتگوں
میں ہی اس کی لاسٹ آپ کے سامنے ڈال دوں گا۔ خبر داری
نے جیسے بائیکاٹ دیا ہے میں کہا۔

"تھیک ہے۔ یہ مٹی تمہارے سپرہو کر دیا گیا۔ تم ہزار گوپ
کا چارج سنبھال لو میں آمڈ کر دیتا ہوں۔ اس وقت تک لیبارٹری میں
تمہارے شے کو بند نہ بنالے گا۔ خبر دان نے سر ہٹاتے ہوئے کہا۔
"تھیک ہے باس۔ ان چیزوں نے سر ہٹاتے ہوئے کہا۔
اور خبر دان نے ہش واکر دھانڈے اور دو آدمیوں والی چادریں گزار دیں۔
اور وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور پھر باری باری کمرے سے باہر نکلتے
چلے گئے۔

ہذا محل کو برہنہ میز کے ہاتھ میں کھڑا دیا۔ جہزی جہیز کا ڈھانچہ میں لئے وہیں
 ۱۹ اور جو جہزی سے میں گہنے کی طاق بڑھتا چلا گیا۔ — ہوئی سے باہر
 آئے تھے بعد اس لئے فارا کو دیکھ اودھ سکھ لئے وہ مڑا اور ہوئی کے
 ہاتھ سے کی دانتیں سمیت بڑھتا چلا گیا۔ براہ کے کا اختتام دیوار پر ہوا
 اس دیوار پر ایک اندر سے کی تصویر بنائی گئی تھی۔ — جس کا منہ پھینکا
 ورج تھا ہوا تھا جہزی جہیز نے کلڈ اس کے منہ میں ڈال دیا تب عمران
 کو چلا کر منہ کے دیریاں ایک ٹھاپے اور کا ڈھانچہ سے دوسری
 طاق قاسب ہو گیا۔ — چند لمحوں بعد دیوار جہزی سے ایک طرف
 کھینکے چلی گئی۔ — وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ ان کے بعد داخل
 ہوئے ہی دیوار ان کے پیچھے پیار ہو گئی۔ — اب وہ ایک چوٹے
 سے کھسے میں تھے۔ کھسے کی ایک دیوار کے ساتھ سینڈ پر سرخ رنگ
 کا ٹیل فون دکھا ہوا تھا۔ جہزی جہیز نے ٹیل فون کا رسیور اٹھا دیا میں بار
 صفر فائل کھسے کے رسیور کو دیا۔ — پر چند لمحوں بعد اس نے دوبارہ
 رسیور اٹھا دیا وہ دوبارہ صفر فائل کر کے رسیور کو دیا۔ جہزی جہزی
 نے رسیور اٹھا دیا ایک بار صفر فائل کیا اور رسیور کو دیا۔ — عمران
 خاموشی سے یہ سارا ڈھانچہ دیکھ رہا تھا۔ جہزی جہیز کو رسیور کے چند
 لمحوں کے بعد اسے ہوں گے کی ٹیل فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جہزی جہیز نے
 رسیور اٹھا لیا۔

پیس۔ — ہوئی بیل فون نم۔ — دوسری طرف سے ایک آواز
 سنائی دی۔
 جہزی جہیز اچانک سپکینگ۔ — جہزی جہیز نے جواب دیا۔

ٹیکس۔ — ایک بڑی سی حرکت کے سامنے رک گئی تو جہزی جہیز
 اور عمران ٹیکسی سے بچ پڑ گئے۔ جہزی جہیز نے کرایہ ادا کیا اور ٹیکسی تیزی
 سے آگے بڑھتی چلا گئی۔ — جہزی جہیز کا اندر پتہ اپنی کار پر کئے کا
 تھا لیکن عمران کے کہنے پر کہ اس طرح تو ٹیکس اب ضلوع ہو جائے گا اور
 وہ دونوں کار کی وجہ سے پہلے نہ جائیں گے۔ — چنانچہ جہزی جہیز نے
 ٹیکسی اگلی کر لی اور پھر اب وہ اس بڑی سی عمارت کے سامنے آ کر گئے
 تھے۔ ٹیکسی جالے کے بعد جہزی جہیز عمران کو اشارہ کرتے ہوئے آگے
 بڑھا۔ — اور عمارت کے ساتھ پتلی سی گلی میں سے ہوئے ہوئے وہ
 پچھلی سڑک پر آ گئے۔ سڑک کر س کر کے وہ ایک چھوٹے سے ہوئی کے
 گیٹ میں داخل ہو گئے۔ ہوئی پر گئے ہوئے ہوئے کے مطابق اس کا نام
 بیل فون ہوئی تھا۔ — جہزی جہیز اندر داخل ہوئے ہی تیزی سے کلڈ
 کی دف بڑھتا چلا گیا۔ عمران اس کے پیچھے پیچھے تھا۔

ٹیکس۔ — جہزی جہیز نے مارچنڈ سے غائب ہو کر رہے
 لیے میں کہا اور بار ٹینڈ نے سر پڑ گئے ہوئے کا سڑک دھانے ایک

”یہ آپ کا طے۔۔۔ عمران نے حبیب میں ہاتھ ڈال کر خط نکالا اور کرنل ہالینڈ کے سامنے دکھایا۔

”ہنری میز۔۔۔ تھپا ہوا ایک اپ تھاندا رہے۔ میں نے صرف تمہیں چال سے پہچانتا ہے۔“ کرنل ہالینڈ نے خط پر ایک نظر ڈال کر ایک طرف کھٹکتے ہوئے کہا۔

”یہ میک اپ عمران کا حسب نے کیا ہے اور یہ خود بھی میک اپ میں ہیں ورنہ یہ خاصے خوب صورت ہیں۔“ ہنری میز نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”ادہ۔۔۔ چھا۔۔۔ ورنہ مجھے افسوس ہو رہا تھا کہ شاید صورت آدمی نندگی کیسے گزار سکتا ہے۔“ کرنل ہالینڈ نے چلتے ہوئے کہا۔

”آپ کو محو توں کی نسیات کا علم نہیں جناب۔۔۔ عورتیں بد صورت مردوں کو پسند کرتی ہیں اور بد صورت عورتیں خوب صورت مردوں کو اب دیکھتے ہیں۔“ میک اپ کی سیکرٹری میز نے دیکھ کر مسکرائی تھی۔ جب کہ اس نے ہنری میز کو لفٹ بھی نہیں دی۔۔۔ عمران نے فلسفہ بھگاتے ہوئے کہا۔ اور ریل ہالینڈ کے ساتھ ساتھ ہنری میز بھی مسکرایا۔

پاکیشیا سیرٹ مردوں کے چہن، ایک شو کی اینجینیسی بے حد فکر گزار ہے کہ انہوں نے ہمارے خط کے جواب میں آپ کو یہاں بھیجا ہے لیکن معاف کیجئے میں صاف گو آدمی ہوں۔۔۔ مجھے آپ صرف کھلڈر سے سے فوجیان لگ رہے ہیں۔ لانا مالی طبیعت کے فوجیان جو ساحل سمندر پر لڑائیوں کو دیکھ رہے ہیں۔ اور شاید اس سے زیادہ

”کیسے۔۔۔ ہاں آپ کے منظر میں۔۔۔“ لڑکی نے بڑے اجزا جیسے ہی میں کہا اور پھر تیزی سے بغل و دوڑنے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے پیچھے چلتے ہوئے وہ مختلف ماجا دیوں سے گزر کر ایک دھڑلے کے سامنے رگ گئے۔۔۔ لڑکی نے مخصوص انداز میں دستک دی۔

”کم ان۔۔۔ احمد سے ہاس کی بجاری آواز سنائی دی۔ اور لڑکی دوڑانے کو دھکیل کر ایک طرف ہستی چلی گئی۔

ہنری میز نے عمران کو اندھا آنے کا اشارہ کیا اور وہ دونوں گھرے میں داخل ہو گئے۔ یہ ایک وسیع درمیں گھر تھا جسے بہترین انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک برشی سی میز کے پیچھے ایک ادھر ڈھونڈنے کی حسامت کا آدمی موجود تھا۔

”کرنل ہالینڈ تھا۔۔۔ نادر کوٹک اینجینیسی کا سربراہ۔۔۔ کرنل ہالینڈ پہلے انکو یہاں کا آپ سیکرٹ اینجینٹ تھا لیکن پھر ایک حادثے میں اس کی ہانگ گئی تھی تو اسے نادر کوٹک اینجینیسی کا سربراہ مقرر کر دیا گیا۔ اب اس کی ہانگ معنوی تھی لیکن عورتوں سے دیکھتے بغیر اس کے معنوی چٹا کا احساس نہ ہوتا تھا۔

”میں آپ کو نادر کوٹک اینجینیسی کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں۔“ مشر علی عمران۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے اٹھ کر ماقاعدہ عمران سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

”شکریہ کرنل۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور کرنل ہالینڈ سے مصافحہ کر کے وہ قریب پرشی کرسی پر بیٹھ گیا۔ ہنری میز نے بھی کرسی سے نکال لی۔

ان میں حرأت بھی نہیں ہوتی۔ اس لئے آپ ہمارے مہمان میں جب تک
آپ چاہیں ایکسی کے اخراجات پر یہاں رہیں یہ فریڈ کرس اور
جب آپ کو واپسی کا مؤین بن جائے تو مجھے اطلاع کر دیجئے۔
کرنل ہالینڈ نے بڑے سپاہیوں سے مجھے میں کہا اور عمران کے لبوں پر
شریسی مسکراہٹ ابھرائی۔

آپ کی صاف گوئی مجھے بے حد پسند آئی ہے۔ کرنل ہالینڈ میرے
خیال میں آپ بھی کرنل فریڈ کی سی ہے۔ کرنل میں وہ بھی اسی طرح بے
لنگ و بے لوث قسم کے آدمی ہیں۔ بہر حال آپ سے ملاقات کا شرف
حاصل ہو گیا ہے۔ میرے لئے یہاں بہت بڑی خوشی بنتی ہے کہ میں نے
زندگی میں ایک ایسے آدمی سے ملاقات کر لی جس نے سنی بولنے کے
بجائے ہی حرأت کی اور تجویز کہ مہضوئی ٹانگ کو اکھٹا کر لیا۔
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اودہ۔ آپ جو پرنس کر رہے ہیں۔ بہر حال آپ ہمارے مہمان
میں ہیں کوئی غمی پیدا نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن آپ نے کرنل فریڈ کی کا حوالہ
دیا ہے۔ کرنل فریڈ کی کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ بہت بڑے
آدمی ہیں۔ ایک بار میں نے اور انہوں نے مل کر کام کیا تھا۔ غربت سے
میں ان کا علاج ہوں۔ میں نے تو ایکسی کے گورنر بورڈ سے بھی ملتا رہا
کہانی کہ کرنل فریڈ کی کو اس شخص پر بلایا جائے۔ لیکن گورنر بورڈ کے تلبا
کہ کرنل فریڈ کی کسی خصوصی مشن میں مصروف ہیں اس لئے انہوں نے ایکس
سے بات کر لینے کی کوشش کی کہوں کہ کرنل فریڈ کی نے ہی ایکسٹو کی
سفارشات کی تھی۔ کرنل ہالینڈ نے سہاوت لیجے میں جواب دیتے

ہوئے کہا۔

اودہ۔ کرنل فریڈ کی بڑی مہربانی کہ انہوں نے یہ سفارشات کی
بہر حال مجھے خوش ہے کہ میں آپ کی توقع پر پورا نہیں اترا۔ لیکن کم از کم آپ
مجھے یہ بتا دیں گے کہ آخر آپ کو کرنل فریڈ کی یا ایکسٹو سے رابطہ قائم کرنے
کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟۔ عمران نے بڑے سنجیدہ
ہونے میں کہا۔

اودہ۔ میں ایکسی نے محسوس کیا ہے کہ وہ صرف خلیات کے منگول سے
منجم ہو گئے ہیں۔ وہ خلیات کی نقل و نقل میں تیزی پیدا ہو گئی ہے۔ اور
ایک نئی چیز سامنے آئی ہے جسے عرف عام میں ایکس وائی کہا جاتا ہے۔
ایکس وائی خلیات میں ایک ایسی چیز ہے جو نہ صرف بے حد تیزی سے بلکہ
اس کا نشہ دینے میں بہت تیز ہے۔ اور پھر یہ کہ طبی طور پر اسے
چیک نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے ایکس وائی کو دیکھنا میں تیزی سے
پھلتی چلی جا رہا ہے۔ یہ خفا کی رنگ کا لہر دو رہا ہے جسے چائے
یا کسی بھی مشروب میں ڈال کر پیا جاتا ہے۔ ہمارے ماہرین نے ایکس وائی
پر حجب و سرسری کی تو معلوم ہوا کہ یہ دراصل کوکین کی اعلیٰ ترین کوالٹی ہے۔
اور اس میں خاص تناسب سے چند ایسے کمیکیو لٹس کے تھے جن میں
کے لئے بہت قیمتی اور بہت بڑی مشینری کی ضرورت ہے۔ چنانچہ
ماہرین اس پتے پر پہنچے کہ ایکس وائی کی تیاری کے لئے دنیا میں کہیں
بہت بڑی لیبارٹری تیار کی گئی ہے اور وہ کام کر رہی ہے۔
غلام ہے اتنی بڑی لیبارٹری کسی منگول کے بس کا ہوگا نہیں ہے۔
چنانچہ اس سے یہ فیصلہ نکالا گیا کہ ان کی کوئی بہت بڑی تنظیم میدان میں

اور یہ اس سے پہلے کہ کرنل ہالینڈ کوئی جواب دیتا۔ میز پر بیٹھے ہوئے کئی
شلی نوٹوں میں سے ایک کی گھنٹی بج اٹھی۔ لہذا کرنل ہالینڈ نے رسیور
اٹھایا۔

”کیس کرنل؟“ چیکنگ تھ۔ کرنل ہالینڈ نے بڑے باوقاسیہ
میں کہا۔

”ہائس۔“ غلبہ برگر کو اس کے غلیظہ پر گولیوں سے چھلنی کر
دیا گیا۔ حملہ آور نصاب پرش تھے۔ اس کے علاوہ یہ بھی اطلاع ملی ہے۔
کہ انسپیکٹر جینز جینز کے غلیظہ کو ہمارا کراڑا دیا گیا ہے۔ لیکن شاید
غلیظہ خالی تھا۔ یوں کہ جیسے میں سے کوئی لاشیں نہیں ملی۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ادھ۔“ اس کا مطلب ہے ملامت روز بروز غراب جوتے جا
سہے ہیں۔ ان نقاب پوشوں کے خلاف مکمل تحقیقات کراؤ کہ یہ لوگ
کوہ میں انہی سے ہی کوئی کلیوٹل سکتا ہے۔“ کرنل ہالینڈ نے
ہنچے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بہتر ہائس۔“ ویسے ہمارے آدمی کوشش کر رہے ہیں؟
دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ادھ۔“ جیسے ہی کوئی کلیوٹل مجھے فوراً رپورٹ دینا؟
کرنل ہالینڈ نے کہا اور پھر ٹیبلے اٹھوں سے رسیور کے دہانے
”عمران صاحب۔“ آپ کے دوست۔ غلبہ برگر کو گولی
لگا کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ سرگروں کی ایک تنظیم جاں ہی میں سامنے
آئی ہے۔“ اس کا نام ٹوپاز ہے۔ بس القاتل سے اس کے

اتری ہے چنانچہ جب اس کے لئے غور کیا گیا تو گورنر بورڈ اس نتیجے پر پہنچا۔
کہ ایجنسی جرموں کی بین الاقوامی تنظیم سے تعلق رکھنے والے کافی نہیں ہے اس
کے لئے کسی ایسی تنظیم کی ضرورت ہے جو عموماً سے پٹنے میں جہارت رکھتی
ہوں۔ اور خاص طور پر ایسے مجرم جن کا تعلق خلیات سے رہا ہو۔

چنانچہ اس سلسلے میں کرنل فریدی کا نام سامنے آیا۔ لیکن کرنل
فریدی نے معذرت کر لی اور گورنر بورڈ کو یقین دلایا کہ اگر پاکیشیا کی سرکٹ
مروکس کے چیت ایک سٹو سے رابطہ قائم کیا جائے تو وہ جیسے حد مؤثر
ثابت ہو سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے چیت کو زندہ کھا گیا اور
آپ ٹشورین لائے؟“ کرنل ہالینڈ نے تحصیل بتاتے ہوئے
کہا۔

”آپ کے اس اعتماد کا بے حد شکریہ۔ اب آپ صرف غلبہ
برگر کا پتہ بتا دیں وہ شاید آپ کی ایجنسی سے متعلق ہے۔“ عمران
نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

”غلبہ برگر۔“ آپ اسے کیسے جانتے ہیں؟“ کرنل ہالینڈ
نے چونکتے ہوئے کہا۔

”وہ میرا دوست ہے اور مجھے معلوم ہوا تھا کہ وہ نادر ملک کی ایجنسی سے
متعلق ہے۔ اسی لئے میں پہلے اس سے ملنا چاہتا تھا۔“ یہ تو
القائے سہمہ کہ ہماری جیمز سے ملاقات ہو گئی۔ ہم دونوں آکٹھی ہی کنگز
میں پڑھتے رہے ہیں اور پھر ان کے غلیظہ پر بات کھل گئی اور پھر یہ
مجھے آپ کے پاس لے آئے؟“ عمران نے وضاحت
کرتے ہوئے جواب دیا۔

متعلق ایک ٹرانسمیڈ کال سے پتہ چلا۔ خط برگو باری جنسی کی
 خفیہ محتسبانی کیٹھی کا سر برو تھا۔ چنانچہ اسے ٹوپا ز کے متعلق رپورٹ تیار
 کرنے کا حکم دے دیا گیا۔ پھر اطلاع ملی کہ خط برگو کو رات کو
 غلیٹ سے اوز کر دیا گیا۔ اور اُسے رسیوں سے باندھ کر ایک مشرک پر
 ڈال دیا گیا جہاں وہ ایک ٹوک کے نیچے آئے۔ بال بال بچا کر لک
 ڈالیا اور رے اُسے ہسپتال لے جایا۔ وہاں سے ہمیں اس واقعہ کی
 کی اطلاع ملی۔ ہسپتال سے فارغ ہو کر وہ جب اپنے غلیٹ پہنچا تو میں
 نے اس سے رابطہ قائم کیا تو معلوم ہوا کہ وہ رپورٹ جو اس نے تیار کی
 تھی وہ بھی غائب کر دی ہے۔ چنانچہ میں نے اُسے یہاں لٹایا تھا۔
 تاکہ اس سے زبانی اس رپورٹ کے متعلق پورا غلط معلوم کئے جاسکیں
 لیکن ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ اُسے غلیٹ میں نقاب پوشوں نے گولیوں
 سے چھلنی کر دیا ہے۔ اور ان ہنری جیمز ایک حیرت انگیز اطلاع
 اور بھی ہے۔ یہاں سے غلیٹ کو بھی ہم مارا ڈال دیا گیا ہے۔ ایسا کیوں ہوا
 کہ کل ڈالینڈ نے کہا۔

تاس۔ اسی کے متعلق رپورٹ دینے میں یہاں آیا ہوں۔
 میں اور عمران غلیٹ پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ اچانک دو نقاب
 پوش اندر گھس آئے۔ وہ مجھے قتل کرنا چاہتے تھے لیکن عمران
 کی مداخلت کی وجہ سے وہ بھاگ جاتے پر مجبور ہو گئے۔ پھر عمران نے خدشہ
 ظاہر کیا کہ جو سکا ہے وہ باہر میرے انتظار میں چھپے ہوئے ہوں اس لئے
 عمران صاحب نے میرا ایک آپ کی اور خود بھی ایک آپ کیا۔ اور
 ہم تنگی کے ذریعے یہاں آئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران کا

خوشدوست مادہ باہر نکالنا انتظار کرتے رہے۔ جب ہم باہر نکلے تو
 انہوں نے مجھے غلیٹ ہی لٹا ڈالا۔ ظاہر ہے ایک آپ کی وجہ سے
 وہ ہمیں باہر نکلتے ہوئے تنگ کر کے ہوں گے اور خاص بات یہ کہ
 ان نقاب پوش نے اپنا تعلق ٹوپا ز سے ہی بتایا تھا۔ ہنری جیمز
 نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اور۔۔۔ اس کا مطلب ہے ٹوپا ز اب کھل کر سامنے آئی ہے۔ اور
 ان کے ہاتھ ہم پر ہے۔ ہر حال مجھے یقین ہے کہ جلد ہی
 ہم اس نظریہ کا خاتمہ کر لیں گا یہاں جو جاسکیں گے۔ کر کل
 ڈالینڈ نے جواب دیا۔

اچھا بنا۔۔۔ مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں واپسی کی تیاری کروں
 عمران نے کسی سے اسٹے نہ کئے کہا۔

آپ کچھ۔۔۔ ان میں رہیں۔ کر کل ڈالینڈ نے اٹھ کر مصافحے
 کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ وہ شاید خود بھی یہی چاہتا تھا کہ عمران
 واپس چلا جائے۔ اس لئے یہ بات کہہ گئے ہوئے اس کا لہجہ
 رسمی سا تھا۔

نہیں۔۔۔ مجھے تو اس ٹوپا ز سے ڈر گئے تھ گئے۔ اس نے
 مجھے ہنری جیمز کے ساتھ دیکھ دیا ہے ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے میک اب میں
 بھی پہچان لے اور پھر میں کنوارا ہی مارا جاؤں۔ عمران نے بڑے
 خوف زدہ لہجے میں کہا۔

لو۔۔۔ آپ کی مرضی۔۔۔ ہنری۔۔۔ تم انہیں باہر
 پہنچا کر واپس آؤ۔ اور ان۔۔۔ ایکٹو سے ایک باہر پھر جنسی کی

طرف سے شکر یہ ادا کر دیجیے گا۔ کرنل بالینڈ نے بڑے طنز سے
 پہنچے میں کہا۔
 اگر میں تو پارک کے ہاتھوں پہنچ گیا تو قید خانہ کے اندر دوں گا۔ وہ مذہبوری
 عمران نے کہتے ہوئے پہنچے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ ہنری
 جیمز بھی اس کے پیچھے چل پڑا۔
 "مجھے افسوس ہے عمران۔ کرنل واصل بے مددخت مزاج
 آدمی ہے۔ ہنری جیمز نے ہوٹل کے برآمدے میں پہنچتے ہوئے
 بڑے ندامت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
 "کوئی بات نہیں۔ میری جان بچ گئی۔ یہی خدمت ہے۔ وہ اگر
 گولی مار دیتا تو میں اس کا کیا بگاڑ سکتا تھا۔ میرا بھائی کیس تو ظاہر ہے
 خلیفہ میں ہی ختم ہو چکا ہوگا اس لئے اجازت!۔ عمران نے
 محلہ کے لئے لاکھ بڑھاتے ہوئے کہا۔
 "اگر کچھ دن رہ جاتے تو..... ہنری جیمز نے
 معاف فرماتے ہوئے کہا۔

"نا بابا!۔ کیوں مجھے تو پارک کے ہاتھوں مروانا چاہتے ہو۔ میں
 باز آیا ایسی جاسوسی سے۔ اچھا خدا حافظ!۔ عمران نے کہے
 ہوئے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے شرک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہنری
 بیمر چند لمحے اُسے جاتا ہوا دیکھتا رہا۔ پھر شرک واپس مڑ کر کوئلہ کی
 طرف چل دیا۔ اب ظاہر ہے کرنل بالینڈ کے رہنے اور عمران
 کے خوف زدہ ہونے کے بعد وہ اُسے زبردستی تو نہ روک سکتا تھا۔

ٹیلور فون کے کا گھنٹی بجے ہی میز کے پیچھے بیٹھ کر سخت
 چہرے والے آدمی نے رسیور اٹھایا۔
 "کیس۔ نمبر تھری سپیکنگ و۔۔۔ اس نے انتہائی
 کوشش پہنچ میں کہا۔
 "ہائیس۔ ایسی اسی اطلاع ملی ہے کہ ایک شخص نے ہوٹل پہنچ کر
 کہا ہائیس میں بات چیت کرتے ہوئے تو پارک کا نام لیا ہے واصل
 ہوا یہ کہ راجر عمران کی تلاش میں ہوٹل چیک کر رہا تھا۔ چنانچہ جیسے
 ہی وہ ہوٹل پہنچا تو گوم کے اندر جانے کے لئے برآمدے سے گزرنے لگا۔
 اس نے برآمدے کی دھڑکی سنا لی پر وہ آدمیوں کی باتیں کیں۔
 "میں نے ایکس نے دوسرے کو کچھ دن سنبھالنے کے لئے کہا مگر دوسرے
 نے بڑے خوف زدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا کہ کیوں مجھے تو پارک
 کے ہاتھوں مروانا چاہتے ہو۔ میں باز آیا ایسی جاسوسی سے۔

اور سنو۔ صوبہ کام، انتہائی احتیاط سے جو رہا جیتے۔ آدمی بے حد
خطرناک چالاک اور قیاد ہے۔ غریب قری کے لے مائیکل اور موتہ شے
سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور وہ دونوں سہہ لپٹے جوتے کر بیویوں سے
اٹھے اور پھر مزید پیشے جوتے جو ان کی طرف بڑھتے چلے گئے۔



عمران کنرل ہالینڈ کی طرف سے کوہرا جواب سن کر دل سے ملی میں
لے حد خوش ہوا تھا۔ کیوں کہ وہ خود بھی چاہتا تھا کہ مارکوٹک
انجینیئر کی پابندیوں سے آزاد ہو کر کام کرے کنرل فریڈی نے اسے خون
پر خود ہی کہہ دیا تھا کہ اس نے انجینیئر کو اس کا نام دیا ہے کہ وہ ہے
اور طلبہ برنگر کے متعلق بھی اس نے خود بتایا تھا اور پھر اس روٹا بیٹھی کی
طرف سے غلامی مل گیا۔ اس لئے عمران اکیلا ہی چلا آیا تاکہ وہاں آ
کر مالیت کا جائزہ لے اور پھر اگر ضرورت محسوس ہو تو اپنے ساتھیوں کو
بلوالے۔ یہاں پہنچ کر ابھی وہ بول میں محسوس کر گیا تھا کہ اس کا ہاتھ کر
اتفاق سے ہنری جیمز وہاں آ نکلا اور اس طرح ٹوہا بھی سامنے آگئی اور
کنرل ہالینڈ سے بھی ملاقات ہو گئی۔ بہر حال کنرل ہالینڈ سے

کے فردی مطوعات مل گئی تھیں۔ اور پھر اس نے غصہ کر لیا تھا کہ وہ سب
سے پہلے تو مارکوتہ کے گا۔ کہ یہ کس قسم کی نظم ہے کیا یہ اس
ایکس والی پگڑیوں طوت ہے یا صرف سنگٹنگ کرتی ہے ایکس والی کے
متعلق اسے اور اس کے بھائی پر دہشتیں مل چکی تھیں۔ کیوں کہ پاکیشیا
میں بھی ایسے ہی لوگ رہتے تھے۔ جیسا کہ ایکس والی بتا رہی تھی۔ اور
عمران نے ذاتی طور پر بھی ایکس والی کا تجربہ کیا تھا۔ اور وہ بھی اس
تجربے پر ہنچا تھا کہ یہ دنیا کے لئے انتہائی خطرناک ایجاد ہے۔ اور اس کی
تیار کی گئی ہے۔ ہر قسم کی مشینری اور بہت بڑی لیبارٹری کی ضرورت
ہے۔ اور انجینیئر کی کال پر وہ آیا بھی وہی لئے تھا کہ اس لیبارٹری
کا کھرج نکال کر اسے تباہ کیا جائے تاکہ آئندہ ایکس والی کی تیار
مل سکے۔

ہنری جیمز نے مصافحہ کر کے اس نے فیکسی پکڑی اور سیدھا بول
ٹھہری سٹارڈ میں آیا جہاں سے وہ ہنری جیمز کے ساتھ گیا تھا۔
وہاں اس کا گھر پہنچے۔ دیر نہ تھا اور اس نے ایک جیلے کا گریہ
ایڈا سنس دے۔ یا تھا ہنری جیمز نے جلدی میں سے صرف سامان نکلیا
تھا۔ کمرہ چھوڑنے کا نہیں کہا تھا۔

عمران جب سٹارڈ میں پہنچا تو کمرہ اس کے نام موجود تھا۔ چوں کہ کاؤنٹر
میں وہ رہتا جس نے کمرہ کب کیا تھا۔ اس لئے ظاہر ہے۔ نئے
کاؤنٹر میں نے اس کے بدلے ہوئے جیلے پر چوڑی نہیں کیا اور چابی عمران
کے حوالے کر دی

عمران کمرے میں گیا اور پھر اس نے صبا سے پہلے پاکیشیا بلیک زیرہ

میں

تو جس منٹ بعد ہی اس کا رابطہ بلیک زبرد سے جو

ظاہر میں عمران بل رہا ہوں۔ سلاٹک ٹی سے۔ ایسا کر کے صفر۔ یکپنٹن شکل۔ جولیا جھنڈا اور جانا کو کہاں بھیج دو۔ بی۔ ٹو ڈائریکٹر ان کے ساتھ کر دینا۔ وہ اس پر مجھ سے رابطہ قائم کر لیں گے انہیں جاہت کر دینا کہ وہ عہدہ طے کر دیں۔ عمران نے بلیک زبرد کو چایات دیتے ہوئے کہا۔

وہی مشقات کا چکر ہے۔ بلیک زبرد نے پوچھا۔
ہاں۔۔۔ وہی چکر ہے۔ نادر کو تک آئیجنی بی بیس جو چکی ہے اور گولڈ ہالڈ جو کہ نادر کو تک آئیجنی کا سربراہ ہے اس نے تہنہا اسٹریکٹ (ا) کیس ہے کیوں کہ میں اُسے پسند نہیں آیا۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجہ میں کہا۔

مظاہر ہے آپ نے اپنی فطری جولانیاں دکھائی ہوں گی۔ بلیک زبرد نے ہنسنے ہنسنے کہا۔

اسی دکھائی گیاں ہیں۔ دکھانے کی تیاری ہی کر رہا تھا کہ اس نے خود شہر جھنڈی دکھا دی۔ عمران نے جواب دیا۔
آپ آپ کا کیسے ہی میدان مانے کا پروگرام ہے۔ اگر حکم دیں تو میں خود بھی آجاؤں۔ بلیک زبرد نے کہا۔

تم کہاں آگئے تو میرے سسرال والے کس سے میرا پتہ پوچھیں۔ چلو تم نہیں پتے بھولے نہ کہ ناستے تو درجہ کے درجہ انہوں نے کہیں اور دلہن کی شادی کر دی تو میں رنڈ واہی رہ جاؤں گا۔

عمران نے جوار دیا اور ملک زبرد نے اختیار نہیں دیا۔

لو کے۔۔۔ ان لوگوں کو آج ہی کسی خلافت پر سوار نہ زیادہ سے زیادہ کل تک اس میں پہنچ جانا چاہیے۔۔۔ عمران نے کہا۔
نیکسکے۔۔۔ باب۔۔۔ بلیک زبرد نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

لو کے۔۔۔ عمران نے کہا اور سرور رکھ دیا۔ ایک لمحے کے لئے اس نے سر پر ایک اپ صاف کر دے۔ لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیوں کہ ٹویا زادے اُسے اصل شکل میں دیکھ چکے تھے۔ اس لئے غور تھا کہ وہ اُسے کہیں پہچان کر گولی ہی نہ مار دیں۔ اس لئے اس نے فی الحال ایک پ کا ارادہ بدل دیا۔ اور پھر اٹھ کر دینے میں آگیا۔ کیوں کہ بڑوں کے آگے تک اس نے کارروائی کو ملتوی رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔

لال میں آ رہا ہے۔ ایک میز سنبھال لی۔ اور پھر ویر کو چائے سے کٹے کا کبیرہ اس سوچ بچار میں مہدوت ہو گا۔ کہ لائی آف استی کیا اختیار کی جائے۔ فی الحال اس نے ٹویا کو چیک کرنے کا پروگرام بنایا تھا۔ کیوں کہ سامنے وہی تھی۔ لیکن ٹویا کو کتنا شش کیے کیا جائے۔ یہ اصل مسئلہ تھا۔ ویٹر نے چائے کے برقی رکھ دیئے تو عمران نے یہی تیار کی اور اطمینان سے چیک کرنے لگے۔ اور وہ چلے جیتے پیتے اس نتیجہ پر پہنچا کہ کہاں کی زیر زمین دنیا کو کھنگالاجائے۔ وہاں سے ٹویا کا سسار۔ کب سکتا ہے۔ اس کے لئے دو صورتیں تھیں ایک تو یہ کہ وہ خود بخود بن کر کسی بڑے غنڈے سے ٹکرا جائے۔ اور پھر اس کا

حسوس ہوا تھا کہ اُسے اتنی آسانی سے اپنا مشق کھل کے پر دلی خوشی ہو رہی ہے۔

”میں جو اب دو لہا صاحب۔ تاکہ آپ کی دل بھر کر غلطی کی جائے۔“ ان میں سے ایک نے عمران کو کرسی پر دھکیلتے ہوئے کہا۔ اور عمر ان بڑے اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ دراصل یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ یہ لوگ اُسے کیوں اغوا کر آئے ہیں۔

اور پھر دوسرے آدمی نے ایک امدادی سے مدد کی کہ اس کو کرسی سے جکڑ دیا۔ لیکن عمران مطمئن تھا کہ ناخنوں میں گئے ہوئے ٹیلوں کی مدد سے وہ جب بھی چاہے گا آزاد ہو جائے گا۔

”ہاں۔ اب بتاؤ کہ تمہارا نام کیا ہے؟“ باس نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھی ہاتھوں میں دیا اور سنبھالے ایک طرف کھڑے تھے۔

”میں جنیں سب کچھ بتائے کو تیار ہوں پہلے یہ بتا دو کہیں تمہارا تعلق لہذا سے تو نہیں ہے؟“ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

”ٹوپاز سے کیوں؟“ باس نے چونکتے ہوئے کہا۔

”اگر تمہارا تعلق ٹوپاز سے ہے تب تو میں تمہارے ساتھ ہر ممکن تعاون کرنے پر تیار ہوں۔ اور اگر نہیں ہے تو میری تم سے کچھ حاصل نہیں کر سکو گے۔ کیوں کہ میں ٹوپاز کے کسی سرکردہ آدمی سے ملنا چاہتا ہوں۔ میں نے ایکس فانی کے تعلق ایک اہم بات کرنی ہے؟“ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے تم بہت کچھ جانتے ہو۔“ ٹیک

ہے جہاں تعلق ٹوپاز سے ہے۔ اب بولو۔“ باس نے ایک لمحہ سوچنے کے بعد جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مجھے کیسے نہیں آئے کہ واقعی تمہارا تعلق ٹوپاز سے ہے۔ کیوں کہ میں جو کچھ بتانا چاہتا ہوں وہ ٹوپاز کے لئے بے حاشیہ ہے۔ اور اگر وہ بات ٹوپاز کی بجائے کسی اور تنظیم تک پہنچتی تو نقصان ٹوپاز کا ہی ہو گا۔“ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”عجیب ہم۔“ رہے ہیں کہ جہاں تعلق ٹوپاز سے ہے۔ تو بات ختم۔ اور سنو۔“ مجھے کوئی پکڑ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں اب تک زندہ صرف اس مقصد کے لئے رکھا گیا ہے کہیں ہمارے ہاتھ سے کوئی غلط آدمی نہ مار جائے ورنہ تمہیں وہیں بھرے ہوئے محل میں ہی گولی ماری جا سکتی تھی۔“ باس نے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہاری رنی۔“ اگر تم کسی طرح قائل کر سکتے ہو کہ واقعی تمہارا تعلق ٹوپاز سے ہے۔ تو اس میں تمہارا فائدہ ہے۔ بہت بڑا فائدہ۔“ دروازہ زیادہ سے زیادہ تم مجھے جان سے مار ڈالو گے۔

لیکن میری موت ٹوپاز کے لئے زبردست نقصان ثابت ہو سکتی ہے؟“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سنو۔“ تم نے سوئل ٹیلی ٹوٹ کے برآمدے میں ایک امدادی سے باتیں کرنے ہوئے ٹوپاز کا نام استعمال کیا تھا۔ وہاں سے ہمارے ایک آدمی نے تمہارا تعاقب کیا اور پھر وہیں اطلاع ملی اور ہم سوئل میں پہنچ کر تمہیں اغوا کر کے لے آئے۔ اب تم خود سوجھ بکھجے ہو کہ تم نے ٹوپاز کا لہجہ سوئل ٹیلی ٹوٹ کے برآمدے میں استعمال کیا تھا یا

نہیں۔۔۔ پاس نے مخالفت کرتے ہوئے کہا۔

”یہ سچ ہے مجھے یقین تھا کہ تمہارا تعلق تو یاز سے ہے۔ اب تم میری
پہنچت باس سے مات کراؤ۔ تاکہ میں ایکس والی کی لیبیاز می
کے حق کے اہم بات بنا سکوں یاد رکھو اگر تم نے جلد از جلد لیبیاز تو
ایکس والی کی لیبیاز می تیار ہو جائے گی۔ اور تم جانے جاؤ کہ یاز سے کس لئے
پتہ کار نقصان ہوگا۔“ عمران نے رشتے طعنہ لگے جس کا۔

ایکس دانی کی لیبارٹری — گرم اس لیبارٹری کو کیسے جانتے
جو پہلے تم اپنے متعلق تفصیل بتاؤ — باس کا چہرہ لیبارٹری کے متعلق
سکریٹری طرز چونکا تھا۔ لہذا اس کی آنکھوں میں ابھی کے تاثرات
اگر آئے تھے۔

میں صوبہ کچھ بتا دوں گا۔ تم فرمانبروری بات چیت باس سے کراؤ۔ عمران نے دانہ ڈالتے ہوئے کہا۔ دراصل وہ صرف یہی چاہتا تھا کہ کیا فریاد کا تعلق اس لیبارٹری سے ہے یا یہ عام سنگڑوں کی کوئی تعلیم ہے۔ لیکن اس باس کے چونکے اوپر چہرے کے تاثرات نے اسے بتا دیا تھا کہ فریاد کی لیبارٹری سے متعلق ہے۔ اس بات کا اطمینان ہونے کے بعد اس نے یہ واؤ کیس قلم کر لیا۔ شاید وہ چیت باس سے بات کرانے کے لئے اسے لیبارٹری میں لے جائیں۔ اور اس طرح نئے اصل مشین تک پہنچ جائے گا۔

"میں چیٹ باس ہوں۔۔۔ بلوہ۔۔۔ باس نے کچھ دیر
سوچتے ہوئے کہا۔

ہیں۔۔۔ تم حیف پاس نہیں ہو۔۔۔ سنو۔۔۔ دیر مت کرو۔

اس میں تباہی بے ہنگام کے کی بات ہے۔ روئے میں تمہیں بھی بتا دیتا۔
 عمران نے اتنے مضبوط اور باحتمار رہے ہیں کہ باک کہ جس نے مجھے تہذیب
 کے عالم میں سویا رہا اور پھر وہ ایک دیوانہ بے رحم سے مخاطب ہوا۔
 ”ٹرانسٹریٹ یہاں سے آؤ مائیکل — اس کے کلب پر تہذیب
 مانتا۔“

”ٹرافیک سٹیجیاں لے آؤ مائیکل — اس کا بوجھ مت بڑب

[illegible]

میس — مخبرون سپیکنگ انڈیا۔ — جو اپنے دل کے کا
 لہجہ مشغول تھا۔

تبریزی ہینک باس فرام مرڈر سیکشن منیجہ کو اور ڈاؤرہ :

باس نے مزہ بندھیچھے میں کہا۔

”کہہ اورو! — دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

”تو باز اورو؟ — نمبر ترقی کے جواب دیا۔

”لو کہے — کیا بات ہے نمبر ترقی اورو؟ — دوسری طرف

سے مطمئن بھیجے میں پوچھا گیا۔

”باس — میں نے مرڈر سیکشن کا چارج سنبھالتے ہی مہرور شخص

کا کھوج نکالا۔ جو اس وقت سیکشن میں لگا کر شریں میرے سامنے بندھا بیٹھا

ہے۔ لیکن اس سے پہلے کہ میں اس سے پوچھ سکے کہ اس نے ایک

نیا چکر چلا دیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اگر تعلق ہمارا تو پاز سے ہے کہہ اکیس دانی

کے متعلق اہم بات خود بتانا چاہتا ہے۔ جب میں نے بتایا کہ ہمارا

تعلق تو پاز سے ہے تو اس نے اکیس دانی لیا رڈی کے متعلق کوئی جہم

بات بتانے پر آمادگی ظاہر کی لیکن اس کی خدمت کہ وہ یہ بات صرف

چین باس کو ہی بتائے گا۔ — اس نے میں نے آپ سے رابطہ قائم

کیا ہے اورو؟ — نمبر ترقی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”اور — قہارہ مارغ تو خراب نہیں ہو گیا نمبر ترقی — کہ تم

ایک فیئر تعلق آدمی کے سامنے سب کو قبول کہتے جا رہے ہو۔ اسے فوراً

گوی ملدو فوراً۔ — نمبر ترقی کو وقت ختم کئے اورو؟ — چین باس

نے ختم سے جیتنے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ نمبر ترقی ٹرنسفر آف کے عمل کو گولی

ماننے کا حکم دیتا۔ عمران خود ہی حرکت میں آ گیا جیس کہ اس کے دودھان

وہ رسیاں تو پہلے ہی کاٹ چکا تھا۔ — اس نے چاک جھپکنے میں

اس نے چھانگ غائی۔ اور پھر اس سے پہلے کہ نمبر ترقی باس کے در آدمی

کچھ سنبھلتے۔ عمران نمبر ترقی کو اپنے سینے کے سامنے دنگ کر جکڑ چکا

تھا۔

”خوار۔ — اگر کسی نے حرکت کی تو۔ — تمہارے باس کی گردن

ٹوٹ جائے گی! — عمران نے تیز لہجے میں نمبر ترقی سمیت بھیجے سینے

جوئے کر ختم ہو میں کہا۔ — مگر اس نے اس نے ایک آدمی کے

ریو اور کو حرکت دی تے دیکھ تو اس نے پرتی سے نمبر ترقی کو ان

دو طرف کی طرف چوں دیا۔ — اور اس آدمی کے دیوار سے نکلی

ہوئی گولی نمبر ترقی کے سینے پر پڑی اورو وہ دونوں جیتے ہوئے ایک دوسرے

سے ٹکرائے۔ عمران نمبر ترقی کو دیکھتے ہی تیزی سے لات گھمائی اور

میز ٹرانسفر سے ت دو سوئے آدمی سے مل گئی۔ — اور اس کے

ریو اس سے نکلتے۔ — وہی میز میں ہی غائب ہو گئی۔ اور پھر اس سے پہلے

کہ وہ دونوں گر کر سہمے ہوئے عمران کے ہاتھ میں ریو اور آچکا تھا اور

پھر وہ کافر جوئے در ان دونوں کی کھوپڑیاں کئی حقوں میں بھرتی چلی

گئیں۔ — نمبر ترقی پہلے ہی فرسش پر گر کر ساکت ہو چکا تھا۔

عمران ان کے ختم ہوتے ہی تیزی سے گھر سے باہر نکلا اور چون کہ

گرو گیت کے پاؤں ہی قریب تھا اس نے چند ہی لمحوں میں وہ گیت

سے ہوتا ہوا سبک پر بیچ گیا۔ — وہ قیصر فارسی سے دوڑتا ہوا

فرار کیا اس کے سامنے وہ اسے کیسے میں داخل ہو گیا۔ وہ اس نے فوراً

ملا تے نکلی۔ — تاکہ ان کے وہ ایسا مقصد مل کر چکا تھا اور اب وہ ان

رہنے کا مطلب یہ تھا کہ وہ گھبرا جائے۔

نکالا اور محک کو مار کے پھیلے پھر کے نیچے چپکا دیا۔ اب اس پٹن کی جدالت وہ آسانی سے اس کا کوئی تلاش کر سکتا تھا۔ اس لئے مطمئن ہو کر وہ آگے بڑھتا چلا آیا۔



چیف باس نے بڑی بے چینی کے عالم میں گھرے میں نہیں رہا تھا۔ اس کے چہرے پر بہرہ کی تشریش کے آثار نمایاں تھے۔ دوسرے لئے گھرے کا دروازہ کھلا اور دونوں جوان اندر داخل ہوئے ان دونوں کے چہرے بھی مسکے ہوئے تھے۔

بیٹھو شہ۔ چیف باس نے ان دونوں کو کرسیوں پر بٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود بھی میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ "حالات تیزی سے خراب ہوتے جا رہے ہیں۔" نمبر پتھر ی مارا جا چکا ہے۔ سردار۔ سکتے کا عزیز مائیکل اور نمبر ٹو مورتے بھی ہلاک ہو گئے ہیں۔ سردار۔ سیکشن کے چیف کو رٹر کو ہنگامی طور پر بدلنا پڑا ہے۔ اور ستمبر ہے کہ سب کچھ صرف ایک آدمی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ اس آدمی نے اپنی ذمہ داری کی حد سے نمبر پتھر ی سے منوالیا کہ اس کا

کیف کے ڈائری میں داخل ہو کر اس نے بڑی تیزی سے پانی کی مدد سے اپنا میک اپ صاف کیا اور چند لمحوں بعد باہر آگیا۔ اسے معلوم تھا کہ ہیرہ کوادرٹ سے کوئی نہ کوئی نکلے گا اور اس کا تعاقب کر کے وہ ان کا دوسرا ہتھیار دیکھ لے گا، اس نے قریب ہی موجود ایک موٹر مائیکل ٹاؤٹی ہتی۔ اور پھر اسے عمارت میں سے چند افراد باہر نکلتے نظر آئے۔ وہ فوراً سے ادھر آدھرو دیکھ رہے تھے۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ وہ اسے نہیں پہچانی سکتے اس لئے وہ کیف کے ساتھ موجود ایک سٹال پر بیٹھے اطمینان سے کھارہا۔ وہ آدمی چند لمحوں بعد ادھر آدھرو دیکھنے کے بعد واپس عمارت میں چلے گئے اور جب تقریباً آدھے گھنٹے تک کوئی باہر نہ نکلا تو عمران کو بے چینی سی محسوس ہونے لگی۔ کیوں کہ یہ بات فکری طور پر غلط تھی۔ اس نے تیزی سے سڑک پار کی اور پھر عمارت کے سائے سے ایک باہر گزرا۔ اور پھر سڑک پر دوبارہ عمارت میں داخل ہو گیا۔ لیکن پھر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ عمارت خالی پڑی ہوئی تھی اس کا جتنی دروازہ کھلا ہوا تھا جو کچھ پچھلی سڑک پر پڑا تھا۔ لفتیانہوں نے چیف باس سے رابطہ قائم کیا ہوگا اور اس نے انہیں فوراً اچھلی طرف سے عمارت خالی کرنے کا حکم دے دیا ہوگا اس سے چیف باس کی ذہانت کا اندازہ ہوتا تھا۔

بہر حال اب صرف ایک ہی کیلو باقی رہ گیا تھا اور وہ کارہی جو عمارت کے سیردنی دروازے کے باہر کھڑی تھی۔ ظاہر ہے کوئی نہ کوئی کارہی لینے ضرور آئے گا چنانچہ عمران تیزی سے باہر آیا اور پھر اس نے کورٹ کی اندرونی جیب سے ایک چوٹا سا

جسے ہادی ٹیم بہر مہر سنگ سنگ کے واقعہ پر تو اچھی طرح جانتا ہے۔ اور یہ بھی درست ہے کہ ہم نے کس چٹہ دفاتر کو پرانی ایکس مرڈر سیکشن بھی بنایا ہوا ہے۔ جس میں سے لندن چلے اپنی طاقت کی وجہ سے موت کی سزا پاگیا۔ ٹائیکل اور موتھ کے کو اس علی غرض ان نے ہاک کر ڈالا۔ اس طرح بن اہم ترین چٹہ دو قائل ختم ہو گئے۔ جب باقی سات دھ گئے ہیں۔ یہی یہ سات آدمی بھی صرف دنیا کا کام جانتے ہیں کہ انہیں کسی حکماء کے متعلق تو حیدلات تبادی جابجی اور یہ جا کر اسے ہلاک کر ڈالیں۔ اس سے زیادہ یہ لوگ اور کچھ نہیں کر سکتے۔ لیکن جہاں تک اس آدمی کا تعلق ہے۔ چون بائس نے پہلی میٹنگ میں ہی بتا دیا تھا کہ یہ شخص اول درجہ آغا سوس ہے۔ انجانی ڈھین۔ چار۔ چالاک اور تیز رفتاری سے ہم کہنے کا علوی ہے۔ اور جیسا کہ پہلی جھڑپ میں ہی بات سامنے آگئی کہ اسے جوئل سے اغوا کیا گیا تو وہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ موت کے مزے میں جا رہا ہے ہڑے طعینائی سے جلا ڈالا۔ اسے کسی پر سب سے بامعہ دیا گیا۔ لیکن ہمارے کسی آدمی نے اس کا کاشی لینے کے خلیق سوچا ہی نہیں۔ بہر حال سیکشن میں یہ گواہ میں جہاں وہ بغیر بالکل بے امن تھا۔ اس نے اپنی ذہانت سے غیر تفری سے سبب کیا گواہ کیا۔ اور پھر ظہر عکس کو جسے وہ صرف رسیوں سے آلود ہو گیا۔ بلکہ اس نے غیر تفری اور دو چٹہ دفاتر کو کسی ہلاک کر دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ ستر گروں میں موجود لوگ گولیوں کی آواز میں سن کر اس کو بے تک پہنچے وہ باہر بھی نکل کر غائب ہو گیا۔ اب جلوی ہادی سے کسی چیز کا نشانہ ہی ہوتی ہے۔ صرف اس بات کی کہ ہم لوگ

تعلق نو پار سے ہے۔ اور یہ کہ لوہا کا تعلق ایکس والی لیبارٹری سے ہے۔ ایکس والی لیبارٹری کے متعلق پہلے سے اسے کیسے اور کہاں سے علم ہوا غلط برگو کی رپورٹ میں بھی اس لیبارٹری کا کوئی ذکر نہ تھا۔ بہر حال ہادی بھدی تنظیم اور لیبارٹری دونوں صرف ایک آدمی کی وجہ سے شدید خطرے میں ہیں اور وہ آدمی سارا کاسٹی کے دو کروڑ افراد کے سمندر میں گم ہو گیا ہے۔ چیت بائس نے فیصلے لیے ہیں کہا۔ غیر تفری کو جب اس کا سراغ مل گیا تھا تو اسے جوئل سے اغوا کر کے سیکشن میں لے کر لائبرٹری میں لے آئے کہ کیا ضرورت تھی۔ اسے وہیں گولی مار دی جاتی ہے۔ ایک وجہ ان کے سپاٹ بےجے میں کہا۔

سنہلنے اس نے یہ طاقت کیوں کی۔ بہر حال اب مزید طاقتیں نہیں کی جاسکتیں۔ اس آدمی کو فوری طور پر ختم ہونا چاہیے۔ ہر قیمت پر۔ حد نہ ہو سکتا ہے وہ لیبارٹری کو ہی تھک سش کرے۔ چیت بائس نے دانتوں سے جوئل کاٹتے ہوئے کہا۔

بھیں اس سلسلے میں کوئی مسلم لائحہ عمل تیار کرنا چاہیے ورنہ اس طرح طاقتوں پر طاقتیں ہوتی چلی جائیں گی اور عادت مزید غریب ہو جائیں گے۔ دو سبب لوجوان نے کہہ سوتے ہوئے کہا۔

اس نے تو میں نے تم دونوں کو بتایا ہے کہ اس سلسلے میں کیا لائحہ عمل تیار کیا جانا چاہیے۔ چیت بائس نے ان دونوں کو خود سے دیکھتے ہوئے کہا۔

بائس۔ بات دراصل یہ ہے کہ ہادی تنظیم سنگ سنگ کا کام کرتی

جو ہمیشہ قسم کے دکھان دیتے تھے ایسی جگہوں سے ہی ٹوٹی کا پتہ
 نکال سکتا تھا اس لئے عمران اس جگہ میں رہا اور پھر چند لمحوں بعد وہ ایک
 گلاب سے دو داڑھوں سے گزر کر باہر میں داخل ہو گیا۔ مار کا مال غصا
 بڑا تھا اور اس وقت یہ سس کے دھوئیں اور گھٹیا شراب کی بدبو سے
 جکبب رہا تھا۔ اچھا کچھ ہوا ہوا تھا اور دروں نے تعداد تو یہاں مردوں کے
 برابر ہی تھی اور وہ سب اپنے دل میں مست تھے۔ دل کے چادروں
 کو دل پر غیم شیر اور تھاؤں کو خشت چہروں والے لوگ وہ لوگوں پر
 دیوار اور کھائے بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ جب بھی کوئی
 آدمی نشتے میں بدست ہو کر کٹر دل سے باہر جاتا تو ان میں سے کوئی
 آگے بڑھ کر اسے گردن سے پکڑتا اور یوں اٹھا کر بارے باہر پھینک دیتا
 جیسے وہ چوکنے کو پھینکا جاتا ہے۔ شاید ان مندوں کے دھب
 کی وجہ سے شراب اور جس چینی کے باوجود باہر میں موجود لوگ خامے
 متاثر نظر آ رہے تھے۔ عمران نے اتنا غصہ دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ یہ کسی خاص
 فائدے کی وجہ سے در تمام ماروں میں ایسا انتظام نہیں کیا جاتا تھا۔ عمران
 : میں داخل ہونے ہی کا دروازہ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جہاں ایک سبک
 سر اور خامے کو خشت چہرے والا بارٹنڈ موجود تھا اس کی آنکھوں میں
 عمران کو دیکھ کر حیرت کی پرمچا مٹا یا ابھر آئی۔ شاید یہ حیرت اس لئے
 تھی کہ ایک تو عمران ایشیائی تھا۔ اور دوسرا وہ مشکل صورت سے
 اس دنیا کا باسی نظر نہ آتا تھا۔ جس دیکھ کے لوگ اس بار میں آتے جلتے
 رہتے تھے۔

کیا چاہیے۔ بلو مندوں نے بٹنے کو خشت لہجے میں عمران سے

غلبہ ہو کر کہا

ایک گلاس ٹنڈا پانی پیا دو۔ بڑی پیاس لگ ہے۔

عمران نے بٹنے سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

چلو۔ مار کا۔ یہاں پانی دانی نہیں ملتا۔ نکل جاؤ

یہاں سے۔ تمہارا یہاں کوئی کام نہیں۔ بارٹنڈ نے

خار ت بھر لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

بھائی۔ پیاسے کو پانی پلانا بڑا اٹو اب کا کام ہے۔ افسر بٹنے

دادی اٹاں۔ کتنی تپیں جو پیاسے کو پانی پلواتا ہے۔ اسے جنت میں

دودھ کے گلاس دیتے ہیں گائے بھینسوں والا دودھ نہیں بلکہ نہر والا

دودھ۔ عمران نے بٹنے کا جواب لہجے میں کہا۔

میں کہتا ہوں چلے جاؤ یہاں سے۔ ورنہ سخت میں مارے

جاؤ گے۔ بارٹنڈ نے خیلے لہجے میں کہا۔

تو کیا یہاں لوگ پیسے کر بھی مارے جلتے ہیں۔ دادا داد

پھر تو اچھی جگہ ہے جس نے خود کشی کوئی پور یہاں آجائے۔ پیسے بھی

مل جائیں گے اور موت بھی۔ ویسے مانی دی وے کتنی رقم دیتے ہو۔

عمران نے باقاعدہ فائدہ دیکھ لیا۔ شیکے جیسے پوچھا۔

اتو کے پیسے۔ جاتے ہو یا نہیں۔ میں جلد دی کر دو

جوں۔ ان کے پر پیسے آ رہے ہو۔ تمہارا ٹنڈا نے منٹے سے

بازو کھلتے ہوئے کہا۔ وہ شاید عمران کو قہر پڑا نہ جانتا تھا لیکن ظاہر ہے

عمران اپنی آسانی سے غصہ کھانے والوں میں سے تو نہیں تھا۔ وہ

خیر سے بچے بنا اور پھر اس سے پہلے کہ مارٹنڈ بھی بٹنا عمران

مزید ملن ملک گیا تو قیامت آجائے گی۔

”بڑے شاعر ہیں بھائی ٹوٹی۔“ خوب کمائی ہو رہی ہے۔

عمران نے شان دار انداز میں کہے جوئے و فر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”تمہاری دعا ہے پر۔“ اس وقت سارا کاشی میں ٹوٹی

کاسکے چلتا ہے۔ مگر تین میری باور کاسکے کس نے بتایا۔“ ٹوٹی نے

پوچھا۔

”بتایا کہاں۔“ میں تو واقعی پانی چھینے آیا تھا۔ جب جھگڑا ہوا تو

میں نے تمہارا نام لے دیا۔ کہ چلو پانی نہ سہی ٹوٹی ہی مل جائے۔“

عمران نے بڑا سادہ بناتے ہوئے کہا اور ٹوٹی بے اختیار جھن پڑا

”تم بالکل نہیں پسند پرئس۔“ وہی عادتیں ہیں تمہاری۔“

سیدھی بات تو کرنی ہی نہیں۔“ ٹوٹی نے جھستے ہوئے کہا۔

اسنے میں دیر دو بارہ اندوہ اخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ٹرسکے تھی جس

میں پانی کا گلاس رکھا ہوا تھا۔ اور عمران نے گلاس اٹھا کر ایک ہی سانس

میں خالی کر دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے صدیوں بعد اُسے

پانی پیئے کو ملا ہو۔

”جا۔“ اب کافی لے کر آؤ پیٹل۔“ جاؤ۔“ ٹوٹی نے

دیر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”نہیں یا۔“ بس۔“ یہی کافی ہے۔“ مزید پیاس

نہیں ہے۔“ عمران نے کہا۔

”اے۔“ جس کافی کی بات کر رہا ہوں۔“ پانی کا نہیں کہ۔

رہا۔“ جاؤ جلدی سے۔“ میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو۔“ ٹوٹی

دیر پر چڑھ رہا اور دیر تیزی سے اس میں چلا گیا۔

”اچھا۔“ یہ بناؤ ٹوٹی۔“ کہ تو پانے سے تیار کیا تعلق ہے۔“

عمران نے بوجھ ہوئے ہوئے کہا۔ اس کے سوال اس انداز میں کیا تھا

کہ یہ جل جائے۔ کہ ٹوٹی کیسے تو پانے سے تو تعلق نہیں۔

”تو پانہ۔“ وہ منگوں کی تنظیم۔“ میرا بھلا منگوں سے کیا

تعلق۔“ میں اس قسم کا دھندہ نہیں کرتا۔“ کیوں کیا بات ہے۔“

ٹوٹی نے بھی۔“ جوتے ہوئے کہا اور عمران نے یہ سن کر کہ ٹوٹی کا تو پانہ

کوئی تعلق نہیں، الیناں کا ایک طویل سانس لیا۔

”دراصل مجھے یہ یاد ہے کہ تو پانے کے پاس ایکس والی ناکیپ موجود ہے۔“

میں نے اس کا سودا کرنا تھا۔“ عمران نے کہا۔

”ایکس والی ناکیپ۔“ اور تمہارے سودا کرنا ہے۔“ مجھے بے وقوف

سمت بناؤ پرئس۔“ کھل کر بات کرو۔“ تین دیکھ ٹوٹی تمہارے لئے

جا رہی دے سکتا ہے۔“ ٹوٹی نے بڑا سادہ بناتے ہوئے کہا۔

”مجھے تمہاری مان میں چاہیے۔“ ٹوٹی میں یہ کہہ رہا ہوں مجھے تو پانے

راہد قائم کر کے ایکس والی ناکیپ بڑی کھپ کا سودا کرنا ہے۔“

عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”تمہاری سی پرئس۔“ تمہارے شک نہ بناؤ۔“ اگر تم ٹوٹی کو اتحاد

کے قابل نہیں سمجھتے تو ٹوٹی کے لئے یہ ذوب کرنے کا مقام ہے۔“

ٹوٹی نے دل گیر لہجے میں کہا۔

”کہاں بہتہ۔“ وہ مقام۔“ عمران نے چونک کر پوچھا۔

”مقام۔“ کو سا مقام۔“ ٹوٹی نے بھی جوتے ہوئے کہا۔ اس

دوسرا یہ یاد بھی نہ تھا کہ اس نے کیا کہا ہے۔

وہی ڈوبے ہوئے والے — عمران نے جواب دیا اور ٹوٹی بے اختیار

دیکھو پرنس — اگر تم ٹوٹاؤ کے خلاف کام کرنا چاہتے ہو تو بیشک کرو ٹوٹی تمہارے ساتھ ہو گا۔ باقی برسی یہ بات کہ تم خشیات کے دھندے میں ملوث ہو اس کا میں دوسرے بار سر کر بھی نہیں کر سکتا۔ — ٹوٹی نے دوبارہ اصل موضوع پر آتے ہوئے کہا۔

”یہاں بادام ملتے ہیں — اچانک عمران نے بڑی سنجیدگی سے پوچھا۔

”بادام — کیا مطلب — کیا وہ کھانے والے بادام —“ ٹوٹی نے کچھ نہ سمجھنے والے لہجے میں پوچھا۔

”ہاں — وہی کھانے والے بادام — جسے تو ذکر ان کی گریوں کو کھایا جاتا ہے۔“ عمران نے بڑی سنجیدگی سے سندہ بدلتے ہوئے کہا۔

”اُٹ — ملے میں — مگر یہاں بادام کا کیا تعلق —“ ٹوٹی کا بہ اعتدلی صبا تھا۔ بلا ٹوٹاؤ کی بات جوتے جوتے یہ بار اکہاں سے نپاٹ پڑے۔

”اگر اگرتعلق ہے — اگر تم صحت گردماں مار — مچھ منہ نہا چیا کر کھایا جا کر تو تھوہاری عقل کی رفتار ۱۲۰ کلومیٹر فی سیکنڈ ہو جائے گی اور اتنی رفتار پر پہنچنے کے بعد یہ بات سمجھ سکتے ہو کہ ٹوٹاؤ کے خلاف کام کرنے کے لئے ٹوٹی لاکھوں مل بھی تو ہونا چاہیے۔ یعنی ایکس وائی

کی کھپ کا۔ وہ — عمران نے چہا چا کر بات کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ — اب سمجھا — واقعی مجھے بادام کھانے چاہیے، مگر نہیں کرو پرنس — تمہاری بات سمجھنے کے لئے تو خدائی سپاہی کے رشتہ بھی کہ ہے؟ — ٹوٹی نے بڑی طرح ہنستے ہوئے کہا اب اس کی سمجھ میں بات آئی تھی۔ یون ایکس وائی کی کھپ کے سونے کی بات حیرت کو کہنے ٹوٹاؤ کے اندر تک پہنچنا چاہتا ہے۔ واقعی اس سے اچھا اور ملا کر مل گیا کہ یو سکتا تھا۔

”ٹیکہ — پرنس — میں ٹوٹاؤ سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔“ ٹوٹی نے مرلاتے ہوئے کہا۔

”کیسے کوشش کر رہے — کیا اخبار میں اشتہار دو گے یا پولیس میں رپورٹ دو گا کہ ڈسٹ — عمران نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

”نہیں پرنس — یہاں سارا ک مٹی میں پیشہ ور مجرموں کی ٹیکٹ فٹور تنظیم ہے۔ جسے دارم بریڈی گروپ کہا جاتا ہے۔ اس کی سربراہ ایک عورت ملازم بریڈی ہے۔ میں نے سنا ہے کہ دارم بریڈی کی ٹوٹاؤ کے چیف باس سے غامض دوستی ہے۔ اور دارم بریڈی کے لئے میں کئی بار کام کر چکا ہوں۔ اس سے دارم بریڈی کے ذریعے ٹوٹاؤ سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔“ ٹوٹی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”ٹیکس مارا — بریڈی تو درمیان میں حقد مانگے گی۔“ عمران نے کہا۔

”نقصہ نہیں — وہ خشیات کا دھندہ نہیں کرتی۔ اس کا گروپ قتل لہر جاسوسی کا دھندہ کرتا ہے۔“ ٹوٹی نے جواب دیا۔

”ملازم۔۔۔ میں ٹوٹی بول رہا ہوں۔ آپ سے مجھے ایک ذاتی کام ہے اور!۔۔۔“ وہی نے کہا۔

ذاتی کام — میں بھی نہیں — کل گزبات کرو دورہ
لہام کے لیے یہ حیرت تھی۔

امام — سفر لائیشیا کا ایک بہت بڑا سمگلر پرنس آفد محمب
میرا دوست ہے۔ وہ فحشیت کا دھندہ کرتا ہے وہ آج کل یہاں آیا ہوا ہے۔
اس نے ٹو بار یہ ساتھ ایکس وائی کی ایک بہت بڑی کھوپ کا سودا کرنا
ہے۔ میں پتا نہاں کہ جو میرے ذہنیے اس کا مدبط ٹو بار سے جو جائے
تاکہ اس سودے میں میرا بھی کوئی حصہ بن جائے اور۔۔۔ ٹوٹی نے
وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

پھر اس طے میں کیا کر سکتی ہوں۔ تم جتنے جوہر فیضات کا حقدار نہیں کرتی اور۔۔۔ وہاں نے جواب دیا۔

تیرے مجھے معلوم ہے ما و ام۔ لیکن مجھے علم ہے کہ آپ کا رابطہ پوزانہ کے چیف باس سے رہتا ہے۔ آپ پرنس اور پوزانہ کے کسی فرانکفون سے کی ملاقات کا بندہ بہت کراویں تو کام بن جائے گا اور:۔۔۔ ٹونی لے گیا۔

ابو — یہ کام میں کروں گی۔ میں نے آج ہی اس سے طلاق کر لی ہے۔ کیا نام بتایا تھا تم نے اپنے دوست کا اور؟
 ماویہ نے ہنسیا۔

پرنس آف ڈمپ فرام سنٹرل ایشیا، دورہ — ٹونی نے جواب دیا۔

۱۱۔ کے۔ پھر تم با داس بریڈی سے بات کرو بلکہ ایسا کرو کہ کسی طرح میری اس سے ملاقات کرو باقی کام میں خود کروں گا۔ — عمران نے ہنسی سے جواب دیا۔

لیکن آپ کس حیثیت سے بات کریں گے؟ — کوئی نے پوچھا۔
پرنس آف ڈمپ — سرشل ایلیا کا ایک بہت بڑا اختیار
لا سگرت — حمان نے حیثیت بتلے ہوئے کہا۔

بہت خوب۔۔۔ میں ابھی ماما مہیڑی سے رابطہ قائم کرتا ہوں !
 ٹوٹی نئے سکرانے جو کئے کہا اور میری دوا زکھول کر ایک ٹرانسمیٹر باہر
 نکال لیا۔

آفس و صاحب کاروں پر بھی دھاروں۔ اداسوں۔ مجھے یہاں کوئی بڑی سی ملازمتی عمارت بھی چاہیے۔ جو پرنس کی حیثیت کے مطابق ہو۔

عمران نے کہا۔
سب انتظام ہو جائے گا پرنس۔ ٹونی کے جوتے جوئے تمہیں

کسی بات کی فکر نہیں کرنی چاہیے۔۔۔ ٹوٹی تے بڑے مضبوط پہنچے
میں کہا اور مرزا نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلادیا۔ ٹوٹی نے ٹرائیڈ
پر فیکٹری صیغہ کی اور پھر جن دنوں واکر تیز لپچی میں کہا۔
"ٹوٹی فرام ایگن بار کا لنگ دام اور۔۔۔ وہ بار بار پس فقیر
دہرا دھتھا۔"

تیس مادام بیڈی سیکنگ اور: — اچانک دوسری طرف سے ایک محترم سوانی آواز سنائی دی۔

جستے ہوئے کہا۔

”دیکھو رئیس — میرے پاس ایک بہترین رہائش گاہ موجود ہے۔
اس لئے رہائش گاہ کا کوئی پرالعم نہیں۔ اس کے علاوہ تمہیں جو سامان چاہے
وہ مجھے بتادو۔ میں تمام بند و بست ابھی کر دیتا ہوں۔“ ٹوئی نے
کہا۔

”ایک نئی کار چاہیئے۔ اور ایک ملازم — جو پاسے و طریقہ بنا کر
دے دیا کرے۔ باقی مجھے کچھ نہیں چاہیئے۔“ عمران نے کہا۔
”خوب گدھے ہیں ابھی حسب انتظام کر دیتا ہوں۔ اور پھر ہم لکھنے ہی اس
رہائش گاہ پر چلتے ہیں۔“ ٹوئی نے کہا اور عمران نے سر ہلادیا۔

دھڑکی ۛۛۛ میجر عمران کو نصرت کرنے کے بعد بڑے ڈھیلے قدموں
سے چلتا ہوا دوبارہ کرنل ہالینڈ کے دفتر میں پہنچ گیا۔
”چھوڑ آتے؟“ مسخروے کوٹ — کرنل ہالینڈ نے بڑے عداوت
آئیز بھیس میں کہا۔

”اٹاں باکس — چھوڑ آیا ہوں۔ ویسے ایک بات ہے۔ یہ شخص
بظاہر مسخروے ٹکڑا ہے لیکن ہے جیت زمین — اور پھر جب ایک سیکرٹ
سروس کے سربراہ نے اسے خاص طور پر نشانہ بنا کر بھیجا ہے تو اس میں
کوئی نہ کوئی صلاحیت تو ہوگی نہ۔“ ہنری جیمز نے عمران کی حمایت کرتے
ہوئے کہا۔

”اے۔۔۔ ایشیائی لوگوں میں کیا صلاحیت ہو سکتی ہے۔ احمق اور
مسخرے لوگ ہیں۔ یہ وہ ایک کرئل فریدی ہے جو واقعی ذہین آدمی ہے۔
لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر ایشیائی کرئل فریدی ہے۔ جس شخص کو شکیک

آؤسے آسکے جو تہہ دستہ گروپ کا نام ایک باسٹن ٹیکسٹ ہے گا۔
 جنہیں علیحدہ علامت دے دی جائے گی لکھا جیسی کہیں ہر کسی سہولتیں
 دیکھا کرے گی۔ — سنگنگ اور جو حاشی میں تہہ دستہ نام پیدا
 کرو۔ تاکہ ٹو پارے — مقلطے میں آسکو۔ — کرنل لایڈ نے نہ صرف
 گروپ کا نام تجویز کر دیا بلکہ باقی لاکھ عمل میں لے کر دیا۔

• اور۔ کے باسٹن — بالکل درست ہے — اور آپ نکرہ کریں۔
 ٹیکس باسٹن ایک ہی رات میں بڑے بڑے بدصفتوں کا تختہ کر دے گا۔
 ہنری جیمز نے جواب دیا۔

• اور۔ کے — میں تمہارا بندہ لبست کہہ دیتا ہوں — کرنل لایڈ نے
 نے غرض جہتے دست کہا اور پھر اسی نے میرے پر پڑے ہوئے ٹیل ٹونوں میں
 سے ایک کا رتبہ مداخلت کر خیر نکل کرنے شروع کر دیئے۔

• پہلو — اس پر اسٹنٹ سے کلاک بول دیا ہوں۔
 رابطہ قائم ہوتے ہیں دوسری طرف سے ایک آواز سنا دی۔

• کلاک — تم اپنے گروپ سے آؤ آدمی ایسے جن کو جو لڑائی
 جڑائی اور حمل دہشت گری کے ماہر ہوں تم اس گروپ کے انچارج
 ہو گے۔ اور تمہارا انچارج ہنری جیمز ہو گا۔ جس کا نام ٹیکس باسٹن
 ہو گا۔ اور پورا گروپ ٹیکس باسٹن گروپ کہلائے گا۔ اس گروپ کا
 ہیڈ کوارٹر کراس پائنٹ ہو گا۔ سمجھ گئے؟ — کرنل لایڈ نے
 کہا۔

• بالکل سمجھ گیا باسٹن — لیکن اس گروپ کے قیام کا مقصد سمجھ
 میں نہیں آیا۔ — کلاک نے معذرت بھرے لہجے میں جواب دیتے

طرح بات کرنے کی تمیز نہیں ہے وہ بلا اتنی خطرناک اور خوف ناک تسلیم کرسکتا
 کیسے کر سکتا ہے۔ — کرنل لایڈ نے بڑا سنا بڑے ہنسے کہا۔ اور
 ہنری جیمز خاموش ہو گیا اب پہلا وہی کہہ سکتا تھا۔

• اب میرے لئے کیا حکم ہے باسٹن۔ — ہنری جیمز نے چند لمحوں
 کی خاموشی کے بعد کہا۔

• سنو ہنری — میں جانتا ہوں کہ ہم اپنے طور پر اس ٹو پارے کا مختار
 کر دیں اور ایکس والی کی رہنمائی کو بھی جانچیں کریں اگر واقعی ایسی کوئی
 رہنمائی موجود ہے تو اسے بھی بتا دے کہ یہ تاکہ گروپنگ بورڈ کو یہ پتہ چل
 جائے کہ کرنل لایڈ کی سفر سے یا کرنل فریڈی کا مکتبج نہیں ہے۔
 کرنل لایڈ نے کہا۔

• ٹیکس ہے باسٹن — آپ جو حکم دیں میں تیار ہوں۔

• ہنری جیمز نے بڑے پر غلوں لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

• تو ایسا کہتے ہیں — میں لکھنوی کے آٹھ افراد چھ کر تیار ہی مانتی
 میں سے دو تیار ہوں۔ تم ایک گروپ بنا لو اور انہیں سے جہت کہ گروپ کا
 ایک نیا نام لکھ کر کام شروع کر دو۔ میں تمہیں جابایا تہ دیتا ہوں گا۔
 کرنل لایڈ نے کہا۔

• بالکل درست ہے باسٹن — مجھے امید ہے ہم یقیناً کامیاب ہو
 جائیں گے۔ — ہنری جیمز نے خوش ہوتے ہوئے کہا کیوں کہ اسے
 یقین تھا کہ کامیابی کے بعد اس کی حقیقت و اہمیت لکھنوی میں بہت فروغ پائے
 گی اور جو سکتا ہے کرنل لایڈ اسے اسٹنٹ بنائے۔

• تم اپنا گروپ بنا کر نشانیات کے منظر پر جاؤ۔ اسی طرح ہی تم ٹو پارے کے

ہوئے کہا۔

مہتمم نے ہنسی میں تمہیں سمجھا دے گا۔ میں ہنسی چہرہ کو اس پوائنٹ پر
بچھ رہا ہوں۔ وہ ایک آپ میں ہے۔ اس نے کوڈ بیک باس ہی ہو گا۔
باقی تفصیلات تم دونوں آپس میں طے کر لینا۔ کرنل بالینڈ نے
جواب دیا۔

ٹھیک ہے باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ کارک نے
کہا اور کرنل بالینڈ نے اس کے کہہ کر رسیوں کو دبا۔

ہنری۔ تم کو اس پوائنٹ پر چلے جاؤ۔ یہ قمارت گرین وچر روڈ پر
ہے۔ اس کا خیر تیرہ ہے۔ وہاں جنہیں ہر سہولت مل جائے گی۔ کارک نے حد
و حین اور تیز آدمی ہے۔ وہ تمہارے لیے حد کام آئے گا۔ اب تم نے
مجھ سے رابطہ صرف ایسوی بنڈو ٹرانسمیٹر پر رکھنا ہے۔ مجھے ساتھ ساتھ
پلور شدہ دیتے جتنا تاکہ میں صورت حال کے مطابق تمہیں ہدایات دیتا
دوں۔ کرنل بالینڈ نے دیکھ دیکھ کر ہنری خیمہ سے نکل کر
کہا۔

ٹھیک ہے باس۔ مجھے یقین ہے کہ ہم اپنے مشن میں ضرور
کامیاب رہیں گے۔ ہنری خیمہ کے اگلے ہونے کہا۔

کام انتہائی تیز رفتار سے ہونا چاہیے تاکہ ہم جلد از جلد سرخرو ہو
سکیں۔ کرنل بالینڈ نے کہا کہ اور ہنری خیمہ سر ملنا ہو اور ایس ٹرا
اور پھر گولے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ اس کے قدموں میں ایک نیا انٹرا تھا۔
کیوں کہ اب وہ ایک طاقت ور گروپ کا سربراہ تھا۔ ایسا گروپ جس نے پوری
سارا ک مٹی پر اپنی دہشت قائم کرنی تھی۔

قہر ٹلے البانیہ کے لوہاڑ کی نظم کا ذاتی ہوٹل تھا اور اس کے قہر خانوں
میں ہی خفیہ سٹارک جاتی تھیں اور یہیں سے ہی انہیں سپلائی کیا جاتا تھا۔
ہوٹل البانیہ کو انٹرا مٹی، اعلیٰ طبقے کا ہوٹل بنایا گیا تھا۔ تاکہ اس پر پولیس
یا مارکو کھگ و کھسی، تہ ڈالنے کی جرات ہی نہ کر سکے۔ اور ایسے ہی اس ہوٹل
کے سرگرمی میں خفیہ تحریکے نصب تھے۔ جن کے ذریعے گھر سے ہونے
والی تمام حرکات و گہگو کی نظم سازی جاسکتی تھی۔ اس طرح نو پانچ کے
پاس بٹے بٹے سرکاری افسروں، انٹیلی جنس اور پولیس کے اعلیٰ حکام
کی ایسی فلمیں موجود تھیں جن کی مدد سے وقت پڑنے پر انہیں یکایک سیل کر
کے خانہ مشن کیا جاسکتا تھا

ہوٹل البانیہ کے مارکو خیمہ میں سو پانچ سب سے آغزی منزل پر تھا۔ اور یہ
ٹراپز کی خفیہ پیشگوئی اور دوسری تنظیموں کے ساتھ میں دین اور دودوں
کی گھگو کے لئے ناموں پر تیار کیا گیا تھا۔ یہ ایک وسیع و عریض گھر

فہم جہ میں جدید ترین ہولیات دنیا کی ان تینوں اس گھر میں چوتھیں پاس
میں برون فورڈ کے ساتھ موجود تھا اور اس واقعہ میں بی بی کی آواز کا تھکا ہوا تھا۔
وہ میزوں کے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ سامنے ایک بڑی سی میز تھی
جس پر مختلف رنگوں کے شیشیوں پر پڑے ہوئے تھے۔

میر خلیل جی۔ اب تک نام کو آجنا چاہیے۔ چیت باس نے کلائی کی گڑھی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا ملے میر مراد سے چیت باس نے ایک ٹیل فون کی گھنٹی بجی۔ چیت باس نے چونک کر ریسرواٹھالیا۔

تیس — دوام برپائی اپنے دوسراقیوں سمیت آپ کے
 بائیں ہاتھ کے سے لٹٹ میں سارے پرکلی ہے — دوسری طرف
 سے کیا گیا۔

نقیض ہے: — حیف باس نے حکیمانہ طبع میں کہا اور مسعود
 کہہ دیا۔

”کلوام آ رہی ہے۔۔۔ جیون باس نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور
لوگوں نے اچھاٹ میں سر ڈال دئے۔“

چند لمحوں بعد کال بل لگنا اٹھی تو نمبر فور نے اٹھا کر کہے کا وہ دانا کھول
یا۔ اور اس کے ساتھ ہی چیخ اُس درمیان فریاد اٹھا اٹھا کہ کھڑے ہوئے۔
دانا سے میں ایک خوب صورت اور جوان لڑکا کھڑی تھی۔ اس
نے سیاہ رنگ کا چمٹ لباس پہنا ہوا تھا۔ لیکن اس کے چہرے پر رضا کی
جسارت و نفرت جیسے نمود مکرور ہو گئے تھے۔ آنکھوں میں بے پناہ چمک تھی۔

یہ دوام برپا کی گئی۔ ساواک ٹکی کی حسین نگرانی اس کے پیچھے دوٹو ہو کر رہ گئی۔
فوجوان تھے۔ انہوں نے بہترین ترانس کے کوٹ پہن رکھے تھے۔
لیکن چہروں سے وہ کسی بڑائی یا بلوائی کے خمیں مابین نظر آتے تھے۔
”خوش آج یہ دوام۔“ چیختے باس نے مسکراتے ہوئے

کہا: شکریہ۔ میرے خیال میں مجھے دیر نہیں چوٹی۔
 مادام نے مسکاتے ہوئے کہا۔

انہیں سادہ — آپ صبح وقت پرانی ہیں — تشریف رکھیے
چین باس کے کہا امداد کے پیشے کے بعد وہ خود بھی چل گیا۔ علامہ
ساتھوں نے بھی دریاں منبہال ہیں۔ خبر تو بھی چین باس کے ساتھ ہو
چل گیا۔ — جب کہ خبر فورے ایک امداد کی کھول کر اس میں سے شراب
کی دو تیس اور — گلاس نکال کر درمیان میز پر رکھ دیئے اور پیم ٹوٹیں کھول
کر اس میں سے جامہ پھر دیتے

یہیے مارا۔ — جیف باس نے جام اٹھائے ہوئے کہا اور ان
 صبا نے اپنے اپنے سامنے رکے ہوئے جام اٹھائے۔
 لیکن صبا سن اڑا آپ کو — جس لمحے نے جاری ضرورت پر
 گئی — مہ نے جھکی لیتے ہوئے کہا۔

میراث۔۔۔ ایک نئی میں ایک شخص موجود ہے جس کا نام علی عمران ہے۔ پاکیزہ شہر، رہنے والا ہے۔ پاکستانی کٹر مسلمانوں کے لئے کام کرتا ہے۔ انتہائی فخر انگ آرمی سمجھا جاتا ہے۔ انکا بائیک امنق سا آدمی مظلوم ہوتا ہے لیکن دراصل بے حد زیادہ چالاک اور تیز تر از آدمی ہے

میں نے یہ سب کچھ لکھا ہے۔ میں نے اسے
اپنے دل سے لکھا ہے۔ میں نے اسے اپنے
دل سے لکھا ہے۔ میں نے اسے اپنے
دل سے لکھا ہے۔ میں نے اسے اپنے
دل سے لکھا ہے۔ میں نے اسے اپنے
دل سے لکھا ہے۔ میں نے اسے اپنے

[illegible]

وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے لیے ایک اور چیز چاہی ہے۔
میں نے اپنے لیے ایک اور چیز چاہی ہے۔
میں نے اپنے لیے ایک اور چیز چاہی ہے۔

۱. در صورتی که یک شرکت با سرمایه اولیه ۱۰۰ میلیون ریال، پس از گذشتن از سال اول به سود خالص ۲۰ میلیون ریال و پس از گذشتن از سال دوم به سود خالص ۳۰ میلیون ریال دست یابد.

[illegible][illegible]

اس وقت کے حالات سے متعلق ایک اور خط لکھ کر بھیج دیا۔

جسٹس صاحبان کے لیے

گرمیوں کی وجہ سے لوگوں کو گرمیوں میں
 صحت مند رہنے کے لیے درکار
 اشیاء کی ضرورت ہے۔
 گرمیوں میں لوگوں کو
 گرمیوں میں

اور یہ پہلی باقی قابل خورد ہے۔ اور یہی جو کھانا ہے چالاک مارا ہم بلی کی دس لاکھ ڈالر کھانے کے لئے یہ چال بھی چل جائے۔
چیت باس نے تشویش بھر سے لہجے میں کہا۔
"اس کا تو ایک ہی حل ہے کہ مادہ بریڈی علی عمران کو ہلاک کرنے کی بجائے زندہ ہی ہمارے خزانے کرے تاکہ ہم اس بات کی پوری طرح تسلی کر لیں کہ وہی ہمارا مظلوم آدمی ہے۔" فرور نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔" میں مادام کو اس بات کی ہدایت کر دیتا ہوں۔
فرور۔ "تم سیکرٹری سے معلوم تو کرو۔" چیت باس نے کہا۔ اور فرور نے سامنے بڑھے جس کے پیشی فوفوں میں سے ایک کھار سیور اٹھایا اور نمبر گھنٹے شروع کر دیئے۔
تیلو۔ "جولین سپیکنگ۔" چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے ایک مترنم سی آواز سنائی دی۔
"ہلو گنگ۔" اسٹو لول رہا ہوں۔ سناؤ کیا جو رہا ہے۔
فرور نے بڑے عاشقانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔۔۔ اسٹو۔۔۔ تم کہاں غائب ہو جاتے ہو۔۔۔ کئی کئی دن خبر ہی نہیں لیتے۔" آج آ رہے ہو۔۔۔ جولین کے لہجے میں یکدم مسرت عود کر آئی۔

"فرور آؤں گا۔۔۔ سناؤ تہا رہی مادام کا کیا حال ہے۔ مسئلہ ہے آج کل کسی پرنس کے ساتھ اس کا تعلق چل رہا ہے۔" فرور نے کہا۔
پرنس۔ "نہیں تو۔۔۔ ایسی تو کوئی بات نہیں۔" مادام تو تھوڑی سی کی جی ہوئی ہے۔ وہ کسی شہنشاہ سے محبت نہیں کر سکتی۔ پرنس تو کوئی شہنشاہ

ہی نہیں رکھتا۔۔۔ جولین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا۔۔۔ میں نے تو سنا تھا کہ کوئی ریاست ڈھمک رہی ہے اس کا پرنس تہا رہی۔" وہم پر عاشق ہے۔۔۔ فرور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔۔۔ یہیں غلط پورٹ ملی ہے۔ اگر ایسی بات ہوتی تو مجھے ضرور علم ہوتا۔" پرنس پر کس وقت آ رہے ہو۔۔۔ جولین نے کہا۔
کہ بات کو کسی جی وقت آؤں گا۔ ٹھیک ہے۔ میرا انتظار کرنا۔
اسٹو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔" میں منتظر ہوں گی۔۔۔ جولین نے کہا اور اسٹو نے باقی باقی کر دیکھ دیا۔

"نہیں باس۔" جولین اس سے بے خبر ہے۔۔۔ اسٹو نے کہا۔

"اؤں۔۔۔ میں سن رہا تھا۔ بہر حال ٹھیک ہے وہ جو چاہے کرے جس اپنے کام سے مطلب ہے۔" چیت باس نے کہا اور کسی سے اٹھ کھڑا ہوا رہے فرور اور ٹو جی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ٹھیک ہے۔" میں منتظر ہی رہے مادام کو کہہ کر علی عمران کو زخمی کرنے والے فاکہ دوں گا۔ اب میں گھر خواہتا ہوں۔

چیت باس نے ہا اور پھر وہ تینوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے گھر سے باہر نکلتے چلے گئے۔



غریب لاری گئی تھی

اصلاح وقت ہوا ان ایک ایک میں شہید ملک کی شہزادی ملک
مردی کا بچا احمد اور سر پر خوب صورت شہزادوں میں بگڑی باہر سے
تیار کھڑا تھا۔ اس نے ایک ایک سے جبرے کو اس قدر خوب
صورت بنالیا تھا کہ جبرے پتھر تو میں بھی ایک نظر دیکھنے کے بعد نظروں نہ
ہٹا سکتی تھی۔ خصوصاً شہزاد میں بندھی ہوئی بگڑی کے اندر خوب صورت کھلی
گئی ہوئی تھی۔ جس کے عین درمیان میں ایک قیمتی میرا جگہ کار تھا۔

کالوں میں ہونے کے رنگ احمد کے میں بچے مروجوں کا مست لڑا اور ملک
بنا تھا غرضیکہ وہ کل طور پر ایک خوب صورت شہزادہ دکھائی دے
رہا تھا۔ لباس اس پر تانچا ملک تھا کہ خدا نے اور قربان ہو
جائے کو ہی چاہ رہا تھا۔ احمد جو وقت اور جوانوں نے خالی رنگ کی
صدیاں پہنی ہوئی تھیں اعدان دونوں کے پہلوؤں میں پولش ملک ہے
تھے جن میں خوف ناک قسم کے پستروں کے دستے بھاٹک رہے تھے جن
دونوں کا قد قامت۔ جسم احمد علی اعداس پر خاکی خدی احمد
پر لیا لوانا نہیں خاصہ و ہشت خیز تیار ہے تھے۔

سنو جوائی۔ قمر پہلی بار میرے ساتھ اس جلسے میں جا رہے ہو۔
اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھنا۔ تم نے ایک شہزادہ کے باڈی گارڈ
کی لڑکائی گئی ہے۔ تہلہ کی کسی حرکت سے یہ محسوس نہیں ہوتا
چاہیے کہ تم نقلی باڈی گارڈ ہو یا عین نقلی شہزادہ ہوں۔ عمران
نے جولا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

آپ بے فکر ہیں یا اس۔ میں اپنے فرائض بخوبی سمجھتا ہوں۔

عمران داماد بیٹی سے ملنے کی تیاریوں میں مصروف تھا۔
جوزف اور جانا کو اس نے اپنی رہائش گاہ پر ہی بلا لیا تھا۔ مسعود
کی پیشہ شکل اور جوانی علیحدہ علیحدہ ہونوں میں تقسیم تھے اسی سبب
لوگ آج بھی سمجھتے تھے۔ ٹوٹی لے ڈاؤننگ اسٹریٹ پر ایک
خوب صورت کو نقلی عمران کے حوالے کر دی تھی۔ احمد اس نے چوکریاوری
اور کچھ کے کاموں کے لئے عین آدمی بھی بھیج دیے تھے۔ باہر تو پہچ
میں سیواہ رنگ کی ایک لمبی سی کار موجود تھی۔ جیسے ہی عمران کو مسعود
نے اپنے خاصاتیوں سمیت آنے کی اطلاع دی۔ عمران نے جوزف اور
جوانا کو اپنے پاس ہی بلا لیا۔ اعدان عینوں کو جاہلیت کر دی کہ
ہم ایک آپ میں جو بل بسینوں میں پہنچ جائیں اور وہاں صرف گرائی کریں
اور محاط رہیں۔ جو سکتا ہے ان کی ضرورت پڑ جائے۔ جوزف اور
جانا کے آنے کے بعد عمران نے ٹوٹی لے ڈاؤننگ کے ذریعے ضروری

ٹوٹی نے کہا۔

”وہ وقت کی پابندی ہے جب کہ وقت میرا پابند ہے۔ تم کو نہ کرو۔“

عمران نے کہا اور دوسری طرف سے ٹوٹی نے گد بانہی کہہ کر دوسرے رخ رکھ دیا۔

تو عمران نے بھی رسی جھکے گا اور کالی پر بندھی ہوئی کڑی پر نظر ڈالی ابھی

چار بجے میں بندہ منٹ باقی تھے۔ اس نے شیر خاکی کی حسیب میں

سے بی۔ ٹوٹا سیر نہ نکلا۔ اور اس کا شی آن کر دیا۔ یہ پرنس وادہ مخصوص

لباس حضرت اپنے محلہ کے آیا تھا۔ وہ مکمل سبک ہی اٹھا لیا تھا۔ جسے

عمران عمر و عیار کی ڈانچل کہا کرتا تھا۔ جو زون کی طوٹ تھی کہ حسیب ہی

اُسے عمران کا تو دھڑنے آپ ہی بیگ ساتھ لے لیتا۔ کیوں کہ اُسے

علم تھا کہ اس بیگ میں ہر وہ شے موجود ہے۔ جس کی ضرورت ہر حال پڑتی

ہے۔ اور اب بھی اس کے بیگ سے اُسے کی بنا پر ہی عمران نے

باقاعدہ پرنس شے کا فیصلہ کر لیا اور نہ ہو سکا تھا کہ وہ صرف نام کا ہی

پرنس رہا۔

عمران نے جیسے ہی بی۔ ٹوٹا کا شی دیا۔ ٹوٹا سیر پھر رخ رنگ کا

لب لب لباب۔ چند لمحوں تک مسلسل سرخ لب بلبا رہا۔ پھر ایک جھلکے

سے وہ جبر ہو گیا۔ اور عمران بھگ گیا کہ صند کال ملنے کے بعد اب

میں ہوں۔ عمران صاحب۔ میں کیپٹن شکیل اور جولیا تینوں

اس وقت ہول کے بال میں ہی موجود تھے جب آپ کی کال ملی تھیں لہذا کٹ

میں آگیا اور وہ۔ صند نے جواب دیا۔

”کال کی کیا پوزیشن ہے۔ وہاں کوئی خاص بات محسوس کی تھیں اور؟“

عمران نے پوچھا۔

”کوئی فرق نہ ہو گیا۔ میں تو محسوس ہو رہی ہوں۔ ایکسپریس ہی مینز ہال

کے ایک کمرے میں یہ خاص طور پر بچائی جا رہی ہے اور وہاں لوگوں کو بیٹھنے

اور جلنے سے بھی منع کیا جا رہا ہے۔ ایس اس سے زیادہ کچھ نہیں

اور۔۔۔ صند نے جواب دیا۔

”تم لوگوں نے کار حاصل کر لی ہے اور۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں۔۔۔ اس وقت پہلے پاس دو کاریں ہیں۔ ایک جولیا کے

پاس اور دوسری میرے اور کیپٹن شکیل کے پاس۔ اور۔۔۔ صند

نے جواب دیا۔

”اور۔۔۔ میں حضرت اور جہاں کے سب راہیں وہاں پہنچ رہا ہوں۔

ہو سکتا ہے کہ میں۔۔۔ ہاں سے اٹھا کیا جائے یا کوئی دوسری صورت حال پیش

آجائے۔ تو تم نے قلعا داخلت نہیں کرنی۔ صرف نگرانی کرنی ہے۔

جس وقت میں داخلت کی ضرورت سمجھوں گا ایس ساو ایس دے

دونوں گا اور۔۔۔ عمران نے اُسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”شیک ہے عمران صاحب۔ آپ بے فکر رہیں اور۔۔۔“

صند نے جواب دیا۔

”اور اینڈ آں۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹوٹا سیر کا شی آف کر کے

انہابی محاط ہونے کی ضرورت ہے۔ یہ لوگ اپنی حفاظت اور نگرانی کے
بارے میں بے حد ساس جوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے انہوں نے
نگرانی کو چیک کرنے کے لئے کوئی سکیورٹی ٹیم بھی بنائی ہوگی جو اس لئے
محاطہ ہونے کی ضرورت ہے۔ ہم براہ راست سامنے آنے کی بجائے کھنسی
آلات سے مدد لیتا۔۔۔ انجینی کے پاس ایسے جدید ترین آلات
کی کمی نہیں ہے اور ڈاکٹر ٹل ہالینڈ نے کہا۔

میں سمجھتا ہوں پاس۔ آپ بے فکر رہیں اور۔

ہنری جیمز نے بڑے احمک بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اور۔۔۔ مجھے ریورٹس ضرور دینا اور رائٹڈ آل ڈ
دوسری طرف سے کرنل ہالینڈ نے کہا اور رابطہ ختم ہو گیا۔ ہنری جیمز نے
بھی ٹو سمیرڈ آف کر کے فالپس دروازے میں ڈال دیا۔

اب ہمیں اپنے طور پر لاکھ عمل تیار کرنا چاہیے۔۔۔ ہنری جیمز
نے کلاک سے کہا۔

پاس ٹیک کہہ رہے ہیں۔ یہ لوگ بے حد محاط اور بڑے بے ہوش
ہیں اگر انہیں نگرانی کے بارے میں ذرا بھی شبہ ہو گیا تو حالات بگڑ بھی سکتے
ہیں۔ اس لئے واقعی ہمیں جدید سائنسی آلات کی مدد سے نگرانی
کرنی چاہیے میرا خیال ہے ہم میگا ویزن دیگن جہاز لے لیں۔ اس کے ڈاڈل
کے ذریعے ہم بڑے اطمینان سے دور در دور بھی ان کی کارروائی کو چیک کر
سکتے ہیں۔ اور ایک پہلی کا پڑنا بھی اونچائی پر ہونا چاہیے تاکہ
اس کے ذریعے کسی عمارت کا اندرونی جائزہ یا محل وقوع کی ظہر بتائی جا
سکے۔۔۔ کلاک نے کہا۔

ٹیک کہہ رہے۔۔۔ تم جلد از جلد یہ سب بند دہشت گرد۔ ہمیں کم از کم
ساتھ سے کسی بے شک ضرور جوگی کے ہائی جینسٹک چاہیے۔ تاکہ ہم مناسب
جگہ پر میگزین۔۔۔ ہنری جیمز نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور کلاک
ان کے تیز تیز قلم اٹھاتا کھرسے پاس پریشان چلا گیا۔ کلاک کے بلنے کے بعد
ہنری جیمز بھی پاس بلنے کے لئے ڈرائنگ روم کی طرف دوڑتا چلا گیا۔
اس نے اپنے چوڑے پردہ کی میک اپ مستحکم کر لیا تھا جو کہ عموماً اس نے
کیا تھا۔۔۔ ایک تو اس لئے کہ یہ میک اپ بہترین تھا۔ اور اتنا اچھا
میک اپ خود وہ کرنا ہنری جیمز کے لیس کا روگ نہیں تھا اور دوسری بات
نفسیاتی تھی۔ پاس میک اپ میں ہنری جیمز اتنا خوب صورت اور وجہ یہ گستا
خاکہ لوگیاں سے اطمینان پاس پر لپھائی ہوئی نظریں ڈالتی تھیں اور ہنری جیمز
کا دل طبلوں اچھٹنے لگتا تھا۔ اس لئے اب بھی وہ صرف لباس بدلنا
چاہتا تھا۔ تاکہ ایک اب۔

سے خداداد انداز میں اس نامک ٹوٹیاں ہانڈنے کی بجائے ٹوپا کے چیت
باس سے براہ راست پہنچنے کے لئے نئی ترکیب سوچ۔۔۔ اس نے ٹوٹی
کو کاٹھا اور ٹوٹی چوں کہ جاننے کے میرا ٹوپا کے چیت باس سے قطع ہے
اس لئے اس نے ایکس وائی کی کھیمپ کے سوا کچھ نہ کیا۔ اور
پرنس آف ڈیوٹ خود مگر بن گیا۔ اس طرح کلہر ہے میرے ذریعے
ٹوپا کے چیت باس تک براہ راست پہنچ جاتا۔۔۔ ملام بریڈی نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

لکھ۔۔۔ تو یہ کچھ ہے۔ اب میں سمجھ گیا لیکن آپ ٹوپا کے چیت
باس کو بتا دیجئے۔ وہ خود ہی اس سے نمٹنے لیتا۔۔۔ جیڑنے کہا۔
"تو میں دس لاکھ ڈالر کیسے ملتے۔ بالکل مفت میں۔ اور ساتھ ہی ٹوپا
پر چارویں دھاک بھی چھی جاتی ہے کہ مجھے ایک دوڑیں ان کا حشر کھل کر
دیا ہے۔ اس طرح آئندہ بھی ہمیں ان کی طرف سے کام مل سکتا
ہے۔" ملام بریڈی نے مسئلہ حل کر کے کہا۔
"تو اب آپ کا کیا پروگرام ہے و۔۔۔ جیڑنے پوچھا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے۔ میں اس پرنس سے بات کر دوں گی۔ اور
چیک کر دوں گی کہ واقعی وہ جہاں مطلوب آدمی ہے تو وہیں پوئل میں ہی
اُسے گولی مار دوں گی۔ اور پھر اس کی لاش ٹوپا کے چیت باس
کے قدموں میں ڈال کر مزید پانچ لاکھ ڈالر وصول کر لوں گی۔"
لامام بریڈی نے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ جیڑ اس کی بات کا جواب دیتا۔ ٹرانسیریک
تیز میڈی کے گھوڑے کو سچا اٹھا۔ ٹرانسیریک ایک المادی میں پڑا ہوا تھا۔

"دیکھو مرد۔۔۔ کون ہے۔۔۔ ملام نے دوست سے آدمی سے
جھلک چکر کہا اور دوسرا آدمی تیزی سے اٹھ کر المادی کی طرف بڑھتا ہوا
گیا۔ اس نے المادی کا گول کر اس میں سے ٹرانسیریک کاٹا اور اس کا ٹکڑا
آگ کر کے اُسے لار ملام کے سامنے رکھ دیا۔

جیل۔۔۔ چیت باس ٹوپا کا لنگ ملام اور نہ۔۔۔ جیڑ
دبے ہی چیت باس کی آواز سنائی دینے لگی اور ملام کے چہرے پر
چیت باس کا نام بن کر لمبوں کا جال سا بچ گیا۔

تیس۔۔۔ وہ سچ کیا لکھ اور نہ۔۔۔ ملام نے کچھ سوچتے
ہوئے جیڑ کو آکر کہا۔۔۔ جواب دیا۔

"مام۔۔۔ جس میں ایک معمولی سی ترمیم کرنی ہے۔ اور وہ یہ کہ
آپ نے علی عمران دیکھا جس کے کچھ بلاک نہیں کرنا بلکہ اُسے زندہ حالت
میں ہمارے حوالے کیا ہے اور نہ۔۔۔ چیت باس نے کہا۔
"وہ کیوں۔۔۔ میں اس ترمیم کا مقصد نہیں سمجھتا اور نہ
مام نے لکھے ہوئے۔۔۔ جیڑ نے کہا۔

لامام۔۔۔ میرے ساتھی اس بات پر مطمئن نہیں ہیں کہ واقعی
وہ جہاں مطلوب آدمی ہے اور نہ۔۔۔ چیت باس نے کہا۔

لکھ۔۔۔ جیڑ کو لکھی۔۔۔ تمہیں خطرہ ہے کہ میں کسی بھی لینائی
آدمی کو ہلاک کر کے تمہیں اس کی لاشیں بینچا دوں گی۔ ایسی کوئی بات
نہیں۔ ملام بریڈی ایسی نہیں ہے۔ تم اپنے ساتھیوں کو سمجھا دو
اور نہ۔۔۔ ملام نے قدر سے خندیلے ہوئے کہا۔

سمجھانے کی بات نہیں ملام۔۔۔ یہ بات درست بھی ہے ہمیں

اصل علی جوہر نے کی وجہ کہ تمہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور وہ
چیت باس نے کہا۔

”کیوں نہیں فرق پڑتا۔ کسی کو گولی مار کر اس کی لاش کو اٹھالے آٹا
آسان ہوتا ہے۔ بھلے اس کے کہ اس خطرناک آدمی کو زندہ اٹھایا جائے۔
تم خود بتا رہے ہو کہ وہ شخص انتہائی خطرناک ہے۔ ہو سکتا ہے زندہ
اٹھا کر اس کی سمیت میں ہمیں کوئی لمبا جانی نقصان اٹھانا پڑے اور وہ
مادام نے جواب دیا۔

”کیسی باتیں کر رہی ہو مادام۔ تمہارے لئے کسی ایک آدمی کا
اٹھا کوئی مسئلہ ہے اور۔۔۔ چیت باس نے بڑا مناسقے
ہوئے کہا۔

”تو ٹھیک ہے۔ ہمارے لئے چون کہ اس قریب سے خطرات
بڑھ گئے ہیں اس لئے معاوضہ بھی اب پندرہ لاکھ ڈالر ہو گا اور وہ
مادام نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ یہ زیادتی ہے۔ تم پہلے ہی زیادہ معاوضہ مانگ چکی ہو
اور۔۔۔ چیت باس نے کہا۔

”تو ٹھیک ہے۔ میں پانچ لاکھ ڈالر داس بھجوا دیتی ہوں۔ اور
ہمارا انتہا برا معاوضہ ختم اور۔۔۔ مادام نے سخت لہجے میں کہا۔

”اچھا مادام۔ یہ دل ہی سہی۔ تم اس آدمی کو زندہ ہمارے
حوالے کر دو۔ لٹایا دس لاکھ ڈالر وصول کر لو اور۔۔۔ چیت باس
نے مجبوراً رضامند ہوتے ہوئے کہا۔ ویسے اس کے بچے سے محسوس ہو
رہا تھا کہ وہ اس معاوضے کے بڑھنے پر غاصباً راجم ہے۔

”نہیں۔۔۔ تم نے خود ہی معاوضے کے اصول کی بات کی تھی کہ آدھا
کام پہلے اور آدھا کام کے بعد۔ اس لئے تم بتایا ڈھائی لاکھ ڈالر
پہلے ادا کرو اور۔۔۔ مادام نے طنزیہ انداز میں کہا۔

”چلو یہ بھی سہی۔ تم اپنا آدمی جو مل البانیہ بھیج کر لاؤ شرسے دعائی لاکھ
ڈالر مل سکتی ہو اور۔۔۔ چیت باس نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ اب یہ بتاؤ کہ اس آدمی کو کہاں تمہارے حوالے
کیا جائے اور۔۔۔ مادام نے کہا۔

”کیا وہ تمہارا ہے۔ پوس آگیا ہے اور۔۔۔ چیت باس نے
جبران ہوتے ہوئے کہا۔

”آیا تو نہیں۔۔۔ لیکن آج شام چار بجے کے بعد میں اسے اٹھا کر
لوں گی۔ لیکن میں سے ایک لمحے کے لئے بھی اپنے پاس نہیں رکھنا چاہتی۔
اس لئے جگہ بتا دو اور۔۔۔ مادام نے کہا۔

”اگر ایسی بات ہے تو جرحم اُسے مشرقی ساحل کی مقامی چٹان کے پاس
پہنچا دینا۔ وہاں میرے آدمی اُسے لے لیں گے اور تمہیں لٹایا ساڑھے
سات لاکھ ڈالر مل جائیں گے اور۔۔۔ چیت باس نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ تم اپنے آدمی چار بجے رقم سمیت وہاں پہنچ دینا۔
چار بجے کے بعد کسی وقت ہم وہاں پہنچ سکتے ہیں اور سنو۔۔۔ وہاں
اپنا انتظام خود کر لینا ہم اس آدمی کو تمہارے حوالے کرنے کے بعد کسی
بات کے ذمہ دار۔ ہوں گے اور۔۔۔ مادام نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ تم بے فکر رہو۔ میرے آدمی چار بجے سے رات
دس بجے تک وہاں نظر کریں گے اور۔۔۔ چیت باس نے کہا۔

اور ایذا آئی۔ مادام نے کہا اور ڈرالسیر شدہ کر دیا۔

یہ مسئلہ شیعہ کا کر دیا اس جین باس نے؟۔ جین نے بڑا سامنے ہلکے ہوئے کہا۔

کیسے؟۔ مادام نے چونک کر پوچھا۔

یہی کہ اب اس آدمی کو اغوا کرنا پڑے گا۔ جین نے جواب دیا۔

اسے ایسی کوئی بات نہیں۔ وہ تو مجھے مل ہی اس لئے رہا ہے کہیں باس کی ملاقات جین باس سے کر دوں۔ چنانچہ میں ملاقات کے بعد باس کی ملاقات جین باس کے آدمیوں سے کرادوں گی اور میرا کام ختم۔ مجھے تو اٹا آسانی ہو گئی ہے۔ اب تو کوئی کو بھی مجھ پر کوئی گلہ نہیں ہو گا۔ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور جین اور چرڈ دونوں بے اختیار جنس پڑے۔ واقعی جین باس نے مشن کو مزید آسان بنا دیا تھا۔

”اچھا اب اس پرنس سے ملنے کی تیاری ہو جی چاہیے۔ ساول تو مجھے امید نہیں ہے کہ وہاں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آئے۔ لیکن پھر بھی ہمیں ہر قسم کے انتظامات کر لینے چاہئیں۔“ چرڈ۔ تم اپنے آدمیوں کو ہوٹل سے باہر تعینات کر دینا تاکہ کسی بھی گورنر کی صورت میں وہ امداد کر سکیں۔ ورنہ دوسری صورت میں مشرقی ساحل تک وہ صرف گمراہی کے فرائض ہی سر انجام دیں گے۔ کسی کام میں مداخلت نہیں کریں گے۔ کیوں کہ میں نہیں چاہتی کہ اس پرنس کو ذرہ برابر بھی شبہ ہو اور جینز تم ہوٹل البانیہ کسی آدمی کو بھیج کر ڈھائی لاکھ ڈالرسنگوا لو۔

اور تم اپنے آدمیوں کو مشرقی ساحل پر دو سے تین گنا بر تعینات کر دو۔ جو مسئلہ ہے جین باس وہاں کوئی گورنر کر کے کی کوشش کرے۔ تو ہمیں پہلے سے اس بات کا علم ہونا چاہیے۔ مادام نے ان دونوں کو تعذیبی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”ٹیکس ہے مادام؟۔“ ان دونوں نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتے گھر سے باہر نکلتے چلے گئے۔

دیا۔ اسی نے شاید کچھ مشرقی شہزادوں کے بارے میں قصے ہی سن رکھے تھے۔ اب اب اس نے پہلی بار مشرقی شہزادے کو پوری سچ دیکھ سے دیکھا تو اس کی ٹھٹھکی پوٹی کی پوٹی رہ گئیں۔

”سنا نہیں ماننے؟“ جتنا نے غصے سے دعا کرتے ہوئے دربان سے کہا اور وہ بے چارے کو مڑا اور پھر تر کی طرح اڑتا ہوا میں گر گئی کھول کر مال میں چلا گیا۔

”یاما آہستہ بوا کر۔۔۔ ابھی بے چارے کا بارٹ نیل ہو جاتا تو اس پر دس بیس کنی دہنی کے پیسے ادا کرنے پڑ جاتے۔۔۔ عمران نے دیکھ لے میں بیا، درجوانا کے پہرے پر سکر امیٹ آگئی۔

اور پھر آگے آگے عمران اور اس کے دائیں بائیں ایک قدم پیچھے جوڑف اور جوناٹا بڑے اکڑے ہوئے انداز میں چل پڑے۔

جوناٹا کے برآمدے اور باہر پارنگ میں موجود لوگ بڑی حیرت بھری نظروں سے سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ یہی گھٹ کے قریب پہنچے ہی جتنا نے آگے بڑھ کر دعا نہ کہو مانجا یا۔۔۔ مگر اسی لمحے دروازہ خود بخود کھل گیا۔ ایک ادھیر عمر آدمی جو اس یاخشتہ انداز میں دکھائی دیا۔ عمران کو دیکھتے ہی وہ رو کر کے بل بھٹکا پڑ گیا۔

”جوناٹا بھیر کی انتظام پر پرنس کو خوش آمدید کہتی ہے؟“

ادھیر عمر آدمی نے جیسے خود بانہ انداز میں کہا۔

”کیا تمہارا نام نظامیہ ہے۔ عجیب سا نام ہے۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں جوناٹا کا بھیر۔۔۔ حضور والا۔۔۔ ادھیر عمر آدمی نے سیدے

عمران کی سیاہ رنگ کی جدید ماڈل کی کار جب جوناٹا میں بیٹھ کر پورچ میں رکی تو گھٹ پر کھڑا ہوا دربان تیزی سے آگے بڑھا وہ شاید دروازہ کھولنا چاہتا تھا۔۔۔ لیکن اس سے پہلے ہی جوڑف اور جوناٹا دونوں آگئی سیٹوں سے باہر آگئے۔ جوناٹا کا دروازہ کھولا گیا تھا جب کہ جوڑف اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ دربان الی دو قوی میلک جیشوں کو دیکھ کر جھجک کر رک گیا۔

”جاؤ اندر۔۔۔“ خیر میرے کہو۔ پرنس آف ڈومینٹ تشریف لائے ہیں۔ ان کا شایان شان استقبال کیا جائے؟“ جوناٹا نے گرفت اور جھکنا شروع میں دربان سے مخاطب ہو کر کہا اور دربان پرنس کا نام سنی کر جھجک کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اسی لمحے جوڑف نے بڑے خود بانہ انداز میں کار کا کچھلا دروازہ کھول دیا۔۔۔ اور عمران بڑے باوقار انداز میں باہر نکل آیا۔ دربان چند لمحوں پہلے ہی انھوں سے عمران کو دیکھتا

ہو کر بڑے مخدبانہ انداز میں جواب دیا۔

سیکرٹری — اسے کہو کہ ہمارے راستے سے ہٹ جائے۔
ہم اپنے راستے میں آنے والی رکاوٹ کو جبراً ہٹا دیتے ہیں؟
عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اوہ۔۔۔ گستاخی ہو گئی، قصود والا۔۔۔ قشر لیں لائے۔“

غیرتے فوراً ایک طرف ہٹے جوئے کہا اور پھر عمران جوزف اور جوآنا سمیت اندر داخل ہو گیا۔ اس کی اپنی سچ و سچی ایسی لٹی کٹے جو دیکھا بس دیکھتا ہی رہ جاتا۔ اور پھر سونے پر سہاگہ اس کے دیو مہکل پاؤں گاڑے۔ یہی وجہ تھی کہ جیسے ہی عمران کال میں داخل ہوا۔ کال میں موجود ہر شخص چونک کر انہیں دیکھنے لگا۔ یوں گستاخا جیسے بڑے کال پر سکتے ظاہری ہو گیا ہو۔

پرنس۔۔۔ اور آجائے۔۔۔ اچانک ایکہ کو لے سے
ٹوٹی نے اٹھ کر کہا۔

سیکرٹری — یہ کون ہے تیز جے۔۔۔ جو ہم سے اس طرح
مخاطب ہونے کی گستاخی کر رہا ہے؟۔۔۔ عمران نے بھاری اور
باوقار آواز میں جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یہ لوگ آپ کی حیثیت نہیں جانتے پرنس۔۔۔ اس لئے قابل
معافی ہیں؟۔۔۔ جوزف نے منہ بانہ بچے میں جواب دیتے ہوئے
کہا۔

”نہیں۔۔۔ ہم گستاخی کرنے والے کو معاف نہیں کر سکتے۔
اسے اس کی گستاخی کی مرزا ملنی چاہیے؟۔۔۔ عمران نے ٹوٹی کی

طرف تہہ پہنچا۔۔۔ ہوئے کہا۔

لے اسس! اختر و سنتے ہی جوزف اور جوآنا نے کھل کی تیزی سے
ہول روموں سے ریلوے کینوں لے کر کال میں موجود ایک عورت کی بے نتیجہ
پتہ چل گئی۔

”میں ہماری دل پرنس۔۔۔ آپ کا دست۔۔۔ ٹوٹی نے
جری طرح ہلکے بڑے بوس میں کہا۔ اور عمران نے ہاتھ اونچا کر کے جوزف
اور جوآنا کو فائرنگ کھلے سے دنگ دیا۔

”اوہ۔۔۔ تم ٹوٹی۔۔۔ یہ ٹیکہ ہے تمہاری دوستی کے دعویدار
ہو دیکھ ہم اپنی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتے؟۔۔۔ عمران
نے تیز انداز میں بچے میں کہا۔

”میں معافی چاہتا ہوں پرنس۔۔۔ آئندہ ایسا نہ ہو گا۔۔۔
ٹوٹی نے باقاعدہ عجب کر آداب بجالاتے ہوئے کہا۔ وہ شاید سمجھ گیا تھا کہ
عمران مادام بریڈی کے سامنے شان و شوکت ظاہر کرنا چاہتا ہے

”ہم نے؟۔۔۔ میں معاف کیا؟۔۔۔ عمران نے بڑے شام انداز میں
کہا اور اس کا یہ فقرہ کہتے ہی جوزف اور جوآنا دونوں نے یلو الود واپس
ہول روموں میں ڈال دیئے۔

”اور کثرت دین لائے پرنس۔۔۔ مادام بریڈی آپ سے ملاقات
کے لئے چوتھے باہ ہیں؟۔۔۔ اس بار ہماری نے بڑے عود بانہ بچے
میں کہا۔

”نہ۔۔۔ ہم مادام بریڈی کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہم
سے ملاقات کھلے یہاں آنے کی رحمت کی؟۔۔۔ عمران نے تیزی سے

بچوں کو نہیں دیکھنے میں ہی مشغول تھا۔

مسند - کیا پیش گوئی ہے؟ - فیخبر نے جو عمر ان کے پیچھے آ رہا تھا، دیر کی سب سے خود آگے بڑھ کر منہ انداز میں پوچھا۔
 آپ کے ہر نکل کا سب سے جہنگ اورد اچھا مشرب دہ کوں ملے ہے عمر فیخبر؟
 عمر ان کی پہلے جو زنت نے خبر سے مخاطب ہو کر کہا۔

کے دس کو ٹکا کر لیا۔ جا رہے ہیں اور اس کا ایک جام ایک ہزار ڈالر کی قیمت لگاسکتا ہے۔

”مستشرقین نے یہ ثابت کیا کہ جو یہودیوں نے ان کی تعلیمات پر جو غلط فہمیاں پھیلانے کی کوشش کی تھی، انہوں نے ان کی اصل شخصیت کو برباد کر دیا۔“

میں نے سنا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری امت کو چھو کر دیکھے اس کا اجر ہے۔

خوشنویس۔۔۔ جرنل کے ہاں میں اس وقت بیٹھے تھے بھی لوگ سوچ رہے تھے کہ پرنس کی طرف سے یہ ایک ایک جام اس جوں کا بیش کیا جائے۔ اور پرنس کے لئے صرف سادہ پانی کا ایک گلاس۔۔۔ جو ذرا تھکے ہوئے شاہانہ انداز میں آڈر دیتے ہوئے کہا اور دام بار پٹی اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ لوگوں کی آنکھیں جی حیرت سے پھٹی چلی گئیں۔۔۔ اتنا ہلکا جام کوئی شخص نہ چینی کی حیرت نہ کر سکتا تھا۔ اور پرنس پورے ہاں کو رس کے جام میں گرہا تھا۔

خیر کہ کو مجھے بچے کاٹوں پر تعین نہ آ رہا تھا۔ اتنا بڑا ڈر تو شاید آج تک

اس میزک طرف مڑ گیا جہرہ روئی نے اشارہ کیا تھا اسی لمحے اس کی نظریں قوی میر پر پڑیں۔ بیٹھے ہوئے ہماری جیمز پر پڑیں۔ — ہماری جیمز جو کہ اسی میک اپ میں تھا جو عمر ان کے خود کیا تھا۔ اس نے عمر ان ایک ہی نظریں اُسے پہچانی کیا تھا۔

عمران کے میز کے قریب بیٹھتے ہی وہاں بیٹھی ہوئی ایک خوب صورت خیر ملی لڑکی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے دوسالہ بھائی اس کے ساتھ ہی کھڑے ہو گئے۔

محفلان سمجھ گیا کہ یہی امام بریلوی ہوگی جس کے تصانیف لڑپاز کے چین باس سے ہیں۔ امام بریلوی کی آنکھوں میں دلچسپی کے ساتھ ساتھ پسندیدگی کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔ — وہی شاہد پہلی بار کسی مشرقی شہزادے کی شان و شوکت دیکھ رہے تھے، اس کے ساتھیوں کو تو جیسے سکتا سا حیرت ہوا تھا۔

تو خوش آمدید پرس۔۔۔ مادم بریڈی نے بڑے لگاوٹ
بھرے لیچ میں معلقے کھائے اور بڑھتے ہوئے کہا۔

آپ کا شکریہ۔۔۔ لیکن ہم محنتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتے یہ جاری ثقافت کے خلاف ہے۔۔۔ حمران نے بے نیازانہ لہجہ میں کہا۔ اور داد اسم بریڈی نے خدمت بھرے انداز میں بدھابو، امانتہ والہ پس منظر

جو زلف نے تیزی سے کرسی سیدھی کی اور عمر بنی تھکے وقار سے
 کرسی پر بیٹھ گیا۔ جو زلف ادا جو نا ادا اس کے اوامیں بائیں طرف سے چوکنے لگا
 میں کھڑے ہو گئے۔ — مثال میں موجود شخص اپنی تمام ضرورت

عمران نے ہنس بے نیازانہ لہجہ میں جواب دیتے ہوئے کہا اور دام کی آنکھوں میں شدید غصہ کے نشانات ابھرتے۔

”کیا آپ کو مزاح ہے پرنس۔۔۔ کیا آپ کتنا بلا سود اگر صبح میں میرے خیال میں یہ سودا گروں ڈالوے بھی بڑا ہانگے گا۔۔۔ دام نے دانتوں سے زہنت کاٹتے ہوئے کہا۔

”فقیر کی بات کے میری توہین نہ کریں دام۔۔۔ میں دس سال تک مل ایڈوائس پر رہ چکا ہوں۔ ہاں اگر آپ اس مسئلے میں اپنا کوئی حصہ دیکنا چاہیں تو بچے کوئی اعتراض نہیں ہے نہ۔۔۔ عمران نے بڑے باوقار لہجہ میں کہا۔

”ایک بات بتا دوں پرنس۔۔۔ پاکیشا کا ایک شخص علی عمران پہلے ہی ایک بہت بڑا سودا ٹوپاز سے کر چکا ہے۔ آپ کا نمبر اس کے بعد لگے گا۔۔۔ دام اسے غور سے ان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ شاید علی عمران کا نام استعمال کر کے عمران کے تاثرات دیکھنا چاہتی تھی۔ وہ عمران اچانک اپنا دام دام کے منہ سے سن کر کہ شش کے باوجود اپنے آپ کو چوکھٹے نہ روک سکا۔

”علی عمران۔۔۔ پاکیشیا میں اس نام کا ایک مسوہ تو ضرور موجود ہے جو کبھی دہائی کی سیرکٹ مرروس کے لئے کام کرتا ہے۔ لیکن وہاں ایسا کوئی آدمی اس نام کا۔۔۔ جو نہیں ہے جو اس وحدہ سے ہیں جو۔ اس لئے آپ کو غلط پورٹ ملی ہے۔۔۔ بہر حال یہ باتیں ٹوپیاز سے ملنے پر ہوجائیں گی؟ عمران نے اپنے چہرے کا جوازیہ پیش کرتے ہوئے کہا۔

”تمہیں کس ہے پرنس۔۔۔ آپ بے فکر ہیں۔۔۔ میں آپ کی

کسی کام کرنے نہ دیا تھا۔ سر میری انداز کے مطابق اس وقت مال میں ایک سو افراد موجود تھے۔ یعنی ایک لاکھ ڈالر کا آرڈر۔۔۔ اور خود اپنے لئے ساواہ پالی کا ایک گلاس۔

”تم نے سنا نہیں۔۔۔ سر فریڈرک۔۔۔ جو زون نے حکم دیا ہے میں کیا۔

”فریڈرک لیس سر۔۔۔ مجھ نے جھکاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے سرگیا اور چند لمحوں بعد میروں نے اس ہنگے تہی مشروب کے جام پونے ڈال میں تقسیم کرنے شروع کر دیئے اور ڈال میں موجود ہر شخص حیرت سے آنکھیں پھاڑے۔ یہ فیاض دیکھ رہا تھا۔

”آپ واقعی حیرت انگیز آدمی ہیں پرنس۔۔۔ دام بریڈی کا بہر بتا رہا تھا کہ وہ بری طرح پرنس سے متاثر ہو چکی ہے۔

”شکر ہے۔۔۔ اور ڈال سر ٹوٹی۔۔۔ ہمارے پاس وقت کم ہے۔۔۔ دام بریڈی نے اس مسئلے میں کیا جواب دیا ہے۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر ٹوٹی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”آپ کے کتنا سودا اگر ناسے پرنس۔۔۔ کچھ پتہ چلے؟

دام بریڈی نے اشتیاق آمیز لہجہ میں کہا۔
دیکھئے دام۔۔۔ میں سودے کی بات براہ راست دو سو سے فرقی سے کرنا چاہتا ہوں کہ وہ جتنا مال بھی بیادری میں زیادہ سے زیادہ بنا سکتے ہیں۔ باقیں دام ایک سال تک ہر مہینے مل جائے۔۔۔ دو سو لاکھوں میں ایک سال کے لئے میں پورا مالی خرید لیڈ چاہتا ہوں۔ اگر وہ چاہیں تو میں ایک سال کے مال کی مکمل رقم ایڈوائس دینے کے لئے تیار ہوں۔

یہ ڈیڑھ لاکھ ڈالری مشرفیہ — ایک لاکھ ڈالری — اور باقی
 چھاس ہزار ڈالری پرنس کی طرف سے بونل کی انتظامیہ کو بخشیش ہے
 جنہوں نے جاب، یاد اور پیرہہ عمران کے ساتھ ہی گیٹ کی طرف ڈاکہ چلا
 گیا۔ خیبر پور سے لوٹوں کی گزریوں کو دیکھ رہا تھا جیسے اسی ان
 گزریوں میں سے کوئی موت چل آئے گا — فوٹ بانگل اصلی تھے۔ اس
 لحاظ سے پچاس ہزار ڈاکہ بخشیش مسکروں معلوم ہو رہا تھا جیسے اس کا
 ذہن مفلوج ہو رہا تھا۔

آئیے۔ میری کار میں آجلیئے۔ — عمر ابن نے باہر نکلتے ہی اپنی کار کی طرف ہستے ہوئے مادام بریڈی سے کہا۔

مخصوص اشارہ کیا اور اس کے ساتھ تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھنے لگے۔

میرے لیے یہ حکم ہے پرسہ۔ — تو نے اس بار سوچا نہ
مجھے میں کہا۔

میران نے کہا: اویڑ کر کاویں سوار ہو گیا۔ جو زف پہلے سی ملو امیر مری

کو کار میں بٹھا چکا تھا۔ اور عمران کے بیٹھے ہی کا ریشمی سے آگے
بھی، اُس لمحے، ہمارے ساتھیوں کی کاروں سے آگے آگئی۔

حاکماتِ ہندوئیں بائیس سے کرا دیتی ہوں۔ میں نے اس سے بات کر لی تھی، میں اس
 اپنے طور پر مطمئن ہونا چاہتی تھی۔ اور میں پوری طرح مطمئن ہوں۔ یہی
 تھے اصلی بات۔ تو چوں کہ میرا یہ عقیدہ نہیں ہے۔ اس لئے مجھے جسے کی
 ضرورت نہیں مجھے آپ کے کسی کام اگر خوشی ہوگی؟۔ مادمم ریڈی
 نے جواب دیا۔

شکرہ مادام۔۔۔ آپ کی اعلیٰ عرفی نے ہمیں دلی مسرت بخشی ہے۔ صحتا ہو جانے پر ہم آپ کو ایک یادگار اور قیمتی جہیز تحفے میں پیش کریں گے۔۔۔ حیران نے سکرانے جو کچھ خواب دیا۔

شکرہ پرس۔ اب دسی بات خلافت کی۔ تو اگر آپ تیل
ہوں تو اسی طے پاتے ہیں۔ یا پھر اگر آپ کوئی وقت مقرر کریں تو
دادا اسنے سسکا کرتے ہوئے کہا۔

میں کام کو ٹالنے کا عادی نہیں ہوں مادام۔۔۔ میں ابھی دو ستر
فریق سے ملنے کے لئے تیار ہوں۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا۔

آؤ تے۔ آپے۔ چڑھتے ہی: — امام نے اٹھتے ہوئے کیا۔

• سیکرٹری — بل اما کر دیا جائے : — عمران نے بھی
 اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے جوڑے سے کہا : اور جوڑے نے اثبات میں
 سر ہلایا اور اپنے گاڑی کی جیسوں سے بڑی ہلکت کے ٹالموں کی
 دو گڑیاں نکال کر جوڑے لا پر ہاء انداز میں میز پر پھینک دیں —
 منیجر جو قریب ہی کھڑا تھا تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے گڑیاں اٹھالیں ۔

حمدے میں شامل کر دیا اور پھر حکومت سے خفیہ طور پر یہ لیبارٹری قائم کی
 گئی۔ لیبارٹری کی تیاری کے لئے ہر قسم کے مابین کو دنیا بھر
 سے اٹھا کر لایا گیا۔ اور جب لیبارٹری تیار ہو گئی تو اسے خفیہ رکھنے کے لئے
 ان صوبہ کو ہلاک کر دیا گیا۔ چوں کہ بہت سے صنعت کار اس لیبارٹری
 کے حصہ دار تھے۔ اس لئے ٹوپانے نے لیبارٹری کی حد تک ایک گورنگ بونڈ
 بنایا تھا۔ جس میں سب صنعت کار شامل تھے۔ اور منافع جو
 دونوں ڈالر سالانہ تھا۔ گورنر نے اس بات کو مدد سے کیا جاتا تھا۔ ٹوپانے اس میں
 آدھے کی حصہ دار تھا۔ اور اس کے علاوہ باقی منگناک سے بونڈ کا کوئی تعلق
 نہ تھا۔ وہ بہت دیر سے ٹوپانے کا کام تھا۔ چیت باس ٹوپانے کا سربراہ
 تھا۔ اور چوں کہ ایک دہائی کی ایجاد بھی اس کے اپنے ذہن کی تخلیق تھی اس
 لئے اسی نے یہ سارے حصہ دار رکھا تھا۔ انصار وہ بھی حکومت کا
 ایک بہت بڑا شیکہ دار تھا اور لیبارٹری کو خفیہ رکھنے کے لئے اس نے
 حکومت سے چھپایا ایکڑ نے کاٹھک لے رکھا تھا۔ اور اس مقصد
 کے لئے ایک کافی اجازت جو کہ انصار پر حکم شدہ کمپنی کی ملکیت تھا اس
 جوہر کے قریب۔ وقت موجود تھا تھا اس اجازت کا مقصد انصار صرف
 چھپایا پکڑنا تھا۔ لیکن دراصل لیبارٹری میں جانے آئے اور مال
 کی تقسیم کے لئے اسی اجازت کو کام میں لایا جاتا تھا اور ہر طرف لائیں اور
 ٹوپانے کوہے ہوئے تھے جو کہ بونڈ میں ایک کمپنی کی ملکیت تھے۔ یہ سب
 لائیں اور ٹوپانے انصار میں چھپنے کے کاروبار سے متعلق تھے لیکن ساتھ ساتھ
 ایکس وائی کی ترسیل بھی انہی کی ذمہ داری کی جاتی تھی۔ یہ سارا انظام
 اتنی خوبی سے چل رہا تھا کہ ان کو ایک ایکسی سرور کو کششوں کے باوجود

چیت باس۔ پہلی بے چینی کے عالم میں لیبارٹری کے مخصوص
 کمرے میں چل رہا تھا۔ خبر تو اور فوراً جاسوسی سے کر سکیوں پریشیے ہوئے
 تھے۔ چیت باس نے اپنا سید کو اور لیبارٹری میں ہی بنایا ہوا تھا
 اور یہ لیبارٹری جو ایکس وائی تیار کرتی تھی مکمل طور پر سمند کے نیچے
 بنائی گئی تھی اور مشرقی ساحل سے جس میل دور بنائی گئی تھی۔ دراصل یہاں
 ایک جزیرہ تھا جو سمندر میں ڈوب گیا تھا۔ لیکن جزیرے کی وجہ سے
 یہاں سمندر کی سطح بختر ڈی گہرائی پر تھی۔ اور ٹوپانے اس لیبارٹری کی
 تیاری پر ادبوں ڈالر خرچ کئے تھے۔ اور پانچ سال تک مسلسل کام کرنے
 کی وجہ سے یہ لیبارٹری تیار ہو گئی تھی۔ ٹوپانے کے مابین نے جب
 ایکس وائی ایجاد کی تو یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس کی بقاعدہ لیبارٹری ہی قائم کی
 جائے۔ لیکن لیبارٹری کی مشینری اور تیار کی گئی اس کے لئے ادبوں ڈالر سرمایہ
 چاہیے تھا۔ اس لئے ٹوپانے نے جسے بڑے صنعت کاروں کو اس

میں لیا ڈری کا سراخ نہ لگا سکی تھی۔

چیت باس جھپٹے بٹلے دک گیا کیوں کہ کمرے میں تیز میٹھی کی آواز گونج
اٹھی تھی یہ آواز مین پر پڑے ہوئے ڈرائسیر سے نکل رہی تھی چیت باس
بھرتی سے آگے بڑھا اور اس سے ڈرائسیر کا کپڑا آن کر دیا۔

”بیلو جیمز — مادام بریڈی گریپ کا رنگ چیت باس اور وہ
بٹنی دبتے ہی مادام بریڈی کے ساتھی جیمز کی آواز کمرے میں گونج اٹھی۔
”ییس چیت باس سپیکنگ اور وہ — چیت باس نے باوقار
لہجے میں کہا۔

”چیت باس — تمہارے مطلوبہ آدمی کو جمع لے کر مشرقی ساحل
پر مقامی چٹان کے پاس پہنچ رہے ہیں اور وہ — جیمز نے اطلاع
دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ — کیا وہ زندہ ہے اور وہ — چیت باس نے شکیانہ
لہجے میں کہا۔

”نہ صرف زندہ ہے بلکہ بالکل ٹھیک ٹھاکہ ہے۔ وہ ایک مشرقی مہاراجے
کے ایک اپ ہیں جے اس کے ساتھ دو قوی ہیکل مسلح پیش ہیں جو بے حد
لڑنے کے اور خطرناک دکھائی دیتے ہیں۔ وہ اس کے ماڈی گارڈ اور
سیکرٹری ہیں وہ ہمراہ آ رہے ہیں اور وہ — جیمز نے جواب
دیا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے خود موت کے منہ میں آجائے۔
اصل صورت حال بتاؤ اور وہ — چیت باس نے چونکے ہوئے
کہا۔

”صورت حال پر اس قسم کی ہے کہ وہ مشرقی مہاراجے کے دوپ میں
ہے۔ اور سنٹرل ایشیا کا خلیات کاہیت بڑا مسگر بنا ہوا ہے مادام
نے اسے ٹرائسیر دیا تو اس نے یہ دوپ دھار لے۔ حاصل اسے
بھی علم ہو گیا تھا کہ واس کے آپ سے تعلقات ہیں۔ اس لئے اس نے
مادام کو استعفا دلانے کا پروگرام بنایا اور ہنگامہ دہا دیا۔ مادام
نے اس سے کہا کہ وہ ٹوپ نہ لگے چیت باس سے مل کر تجسباتی کاہیت
بڑا سودا کرنا چاہتا ہے۔ کمرہ بول ٹال کر اسودا — اصد وہ یہ تمام
رقم اپنے واس سے منہ کے لئے تیار ہے اگر تمہاری طرف سے یہ عداوت
نہ آئی کہ اسے زندہ پہنچایا جائے تو مادام کا پروگرام ٹھاکہ آئے گا
بلکہ ملک کر دیا جاتا — اور اس کی لاش جس حکم کا پہنچا دی جائے گی۔
لیکن چون کہ تم اسے زندہ چاہتے تھے اس لئے مادام نے اتفاق بدل دیا۔
اور چون کہ وہ پرنس خود تم سے محروم کی آڑ میں ملنا چاہتا تھا اس لئے
مادام اسے اپنے منہ لے کر تمہاری مطلوبہ جگہ آ رہی ہے۔ اب تم
جالو اور تمہارا کام — سارا مشن ختم ہو جائے گا اور وہ — جیمز
نے پوری تفصیل بتائے ہوئے کہا۔

”اس بات کا کیا یقین ہے کہ واقعی وہ شخص ہمارا مطلوب آدمی ہے جو
مکتبہ کے وہ کوئی مسگر جو اور ہم سے سودا کرنا چاہتا ہو۔ چیت باس
نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا اس کے ذہن میں کمرہ بول ڈالنا پانچ رہے تھے۔
”ہم اسے تمہارے حوالے کر دیں گے۔ تم اس سے پوچھ گچھ کر
لینا اگر وہ تمہارا مطلوب آدمی نکلا تو ٹھیک — ورنہ ہمیں بتا دینا ہم
پھر اصل آدمی کو تلاش کریں گے اور وہ — جیمز نے جواب دیا۔

جو لگے کہا

نمبر فور۔۔۔ نمبر دہری میں دجو اور بر لحاظ سے جو کنا بننا میں
اور نمبر ٹو جہاز میں چیتے میں تاکہ وہاں مقامی اشتکات کئے جا سکیں ؟
چیف باس نے بزور سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور نمبر فور نے اجازت میں
سہر بلا دیا۔۔۔ اور چیف باس اور نمبر ٹو تیز قدم اٹھاتے کرے
سے باہر نکلتے پلے گئے۔

اس کا کوئی آدمی یادہ سب ساتھ آتا چاہیں تو اس آدمی کے ہمراہ انہیں لے
آتا۔ اور اس آدمی کے ساتھ دس بجے جی میں انہیں بھی ساتھ لے آتا۔ حکم دینے
کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ لیکن اب انہیں لیبارٹری میں لے آنے کی
جگہ تے جہاز میں لے آتا ہے۔ میں دہری میں ہوں گا اور۔۔۔ چیف باس
نے کہا۔

نیکس ہے باس۔۔۔ نئے اشکات کی تعمیل ہوگی اور۔۔۔
نمبر ایون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

تو کسو۔۔۔ جو آدمی آتا ہے۔ اس کے ساتھ تم لوگوں کا رویہ بے
مکرومانہ ہونا چاہیے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ تم سب لے حد محتاط رہو
گے۔ اور جیسے ہی یہ لوگ جہاز پر نہیں تم سب نے اندر گر و پھیل جانا ہے
اور ہر طرف سے مکمل غلامی کرنی ہے۔ کوئی مشکوک آدمی اگلا کھائی دے
تو فوراً غوا کر لیا گیا کر لیا کر لیا اور۔۔۔ چیف باس نے مزید
ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

بہتر باس۔۔۔ ایسا ہی ہوگا۔۔۔ آپ بے فکر ہیں اور۔۔۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔

اور اینڈ آل۔۔۔ چیف باس نے کہا اور ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔
یہ آپ نے اچھا کیا کہ انہیں جہاز تک ہی محدود رکھا۔۔۔ نمبر فور
نے باس سے مخاطب ہو کر کہا۔

میں کسی غیر متعلق آدمی کو لیبارٹری میں کیسے آنے دیتا۔ وہیں جہاز میں
ہی فیصلہ ہو جائے گا۔۔۔ چیف باس نے سکراتے ہوئے کہا۔
بالکل باس۔۔۔ ان دونوں نے بیک آواز جواب دیتے

پھر ٹیکہ دہشتہ انہوں نے ہوٹل کے خیبر کو گھر سے نکال کر بڑی پے پنی کے عالم میں باہر جاتے دیکھا اور چند لمحوں بعد وہ دونوں پوکا پوکے گھٹ پر ایک بے صورت اور وحید لوحان مشرقی لباس میں موجود تھا۔ اس نے گڑھی پر ایک قیمتی ہیرا چمک رہا تھا۔ اور گے میں چمے موتیوں کا سترا حار تھا۔ اس کے گلے وایں یاقین دو دیو جیکل جیشی چل رہے تھے۔ جہوٹانے باؤٹی گاڈ کی پوٹیاں مہر پنی ہوئی تھی۔ اور پلوکوں پر ہولسٹر لکے ہوئے تھے۔ ان کے چہروں سے ہی نظر آ رہا تھا کہ وہ انتہائی خطرناک سونے لٹا کے ہیں۔

بہت خوب صورت شہزادہ ہے۔ کلا رنگ نے متاثر ہوتے ہوئے لہجہ میں کہا۔

تاجان — واقعی۔ جیسے میں منسا آیا ہوں مشرقی شہزادوں کی باتیں ویسا ہی ہے۔ دیکھ اس کے چہرے پر موجود مصومیت دیکھو کون تھوکر کہ سکتا ہے کہ ایسا مصدوم آدمی سنگ مرمر بھی ہو سکتا ہے۔ مہتری جیز نے جواب دیا۔

اگر بائیس سالہ کام میں جاتے تو اب بھی کاہت بڑا کا نام ہو گا۔ اس نے شہزادہ کی رشادہ میں بھی ایک عظیم کارنامہ ہو گا۔ کلاؤک نے کہا۔ اور مہتری جیز نے سر جھکا دیا۔ اور پھر وہ خاموش سب سے شہزادہ اور عالم بریٹن کے درمیان سونے والی باتیں سنتا رہا۔ شہزادے نے واقعی یاس کی اعلیٰ مثال قائم کی تھی جیلا ڈیڑھ لاکھ ڈالروں پر بیٹھ دینا اور خود مرث۔ مادہ پانی کا کلاس دینا ان کے اس خود غرض دور میں خواب کی باتیں ہی دیکھائی دے رہی تھیں۔

ہنری — جیز اور کلاؤک چار بجے سے تھوڑی دیر پہلے ہی ہوٹل میں آئے تھے۔ اور پھر انہوں نے آدھ ایک ایسی میز پر بیٹھالی جو ٹونی اور نام بریڈی کے میز کے قریب تھی۔ ٹونی اور نام بریڈی کو چل کہ وہ اچھی طرح جانتے تھے اس لئے انہیں اس میز پر بیٹھانی نہ اٹھانی پڑی تھی۔ وہ دونوں نے کانوں میں اتریاوریشن لگائے ہوئے تھے۔ بریڈن سو گرنک ہوئے۔ والی آہستہ ترین گفتگو کو بھی طاقتور بنا دیتے تھے۔ اس طرح سو گر کے فاصلے کے اندر معمولی سی آواز بھی انہیں ہلکی سنائی دے رہی تھی۔ جیسے زور زور سے بات کی جا رہی ہو۔ اور چوں کہ ان کی میز ٹونی اور نام بریڈی کی میز سے سو گر کے اندر ہی تھی اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھے۔ ہوٹل کے باہر ہیکل ڈیشن دیگن موجود تھی۔ اسناد پر خزانوں میں نگرائی کرنے والا خصوصی جیلی کا پٹر بھی پھانڈ کر رہا تھا۔ اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھے۔

اور وہ — ہنری جیمز نے کہا۔

"ٹھیک ہے بائس — آپ بے فکر رہیں، اب یہ میری نگاہوں سے دور نہیں ہو سکتیں اور وہ — جیمز نے جواب دیا اور ہنری جیمز نے دوسرا بند آل کہہ کر ہٹا کر دیا، اب وہ مزید مطمئن ہو گیا تھا۔

"بائس — ان کا مشرقی مسائل کی طرف ہے۔" کلاؤک نے ایک موڑ مڑتے ہی کہا۔

"تو سنا ہے — بہر حال جلد ہی پتہ لگ جائے گا۔" ہنری جیمز نے مطمئن لہجہ میں کہا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ واقعی مشرقی مسائل پر پہنچ گئے۔

"اب اس سے آگے جانا ہمارے لئے خطرناک نہایت ہو سکتا ہے، یہاں مسائل بالکل دیرین ہیں، اس لئے ہم چیک کر کے بائیں گے۔" کلاؤک نے دو گین کی رفتار آہستہ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے —" دو گین ایک طرف لگاؤ — ہم یہیں سے بھی انہیں چیک کر سکتے ہیں، پھر جیمز بھی انہیں تباہ کر دیا ہے۔" ہنری جیمز نے کہا۔

اور کلاؤک نے دو گین ایک طرف کھینچی ہوئی کاروں کے درمیان روک دی۔ دو گین پر دونوں کا یہ تیز رفتار سی سے کسان مسائل کی طرف بڑھتی صاف دکھائی دے رہی تھیں، کراچیا تک ہنری جیمز کی نظریں دو اور کاروں پر پڑیں۔

جوان دونوں کاروں سے کافی فاصلے پر ایک دوسرے کے پیچھے جا رہی تھیں۔ اور پھر ان کے پیچھے دو اور کاریں بھی نظر آ گئیں۔

"یہ تو پوسٹا کاروں جا رہا ہے۔" ہنری جیمز نے بڑبڑاتے

جوئے کہا۔

"دراصل یہ سبھی اس لئے کوئی کسی دوسرے پر قبضہ نہیں کرتا، میرا خیال ہے مادام بریوٹی کے آدمی اور اس بائس کے آدمی ایک دوسرے کے تعاقب میں ہیں۔" کلاؤک نے کہا۔

"گھٹا تو ایسے ہی ہے۔" ہنری جیمز نے کہا، اس کی نظریں مکین پر پڑی ہوئی تھیں۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ چونک پڑا کیوں کہ دونوں مطلوبہ کاریں مکین پر آؤ رہی تھیں۔

"اوہ —" وہ ڈانٹ ہو گئی ہیں۔ ہمیں آگے جانا پڑے گا۔" ہنری جیمز نے کہا۔

"آپ جیسی بات کہیں اگر نہیں چیک کر لیا تو مارا مشین غراب ہو جائے گا۔" کلاؤک نے کہا اور ہنری جیمز نے تیزی سے ڈرائی بورڈ پر لگا جو مشین ہاتھ سے ہوتے جیمز کو کال کرنا شروع کر دیا۔

"یہ جیمز کیسے لگ۔" دوڑ — چنانچہ جیمز دوسری طرف سے جیمز کی آواز سنانا دی۔

"یک تم مطلوبہ کاروں کو چیک کر رہے ہو اور وہ —" ہنری جیمز نے تیز لہجہ میں پوچھا۔

"جی ہاں —" وہ میری ریچ میں ہیں اور وہ — جیمز نے جواب دیا۔

"تو ہمیں بتاتے ہو۔" وہ ہمارے ریچ سے باہر ہو گئی ہیں اور وہ — ہنری جیمز نے کہا۔

"دونوں کاریں مافی چان کی طرف بڑھی چلی جا رہی ہیں۔ ان کی رفتار

خاصی تیز محسوس ہو رہی ہے۔ اور اب وہ مکہ ہی میں۔۔۔ پٹان کے پیچھے سے اس مسلح افراد کل کر کاروں کے گرد پھیل گئے ہیں۔ اب کاروں میں سے لوگ نکل رہے ہیں۔ ایک عورت ہے۔ ایک کوئی ایشیائی آدمی ہے۔ اس نے سر پر تاج سا پہنا ہوا ہے۔ دو عورتیں ہیکل عیش میں اودھ دیکر آ رہی ہیں۔ وہ سب گھبرنے والوں سے بات چیت کر رہے ہیں۔ جیسے نے باقاعدہ کنکری کرنی شروع کر دی۔

باس۔۔۔ اب یہ سب لوگ ایک بہت بڑی لاپنج پر سوار ہو رہے ہیں اور۔۔۔ جیسے نے بتایا۔

اور۔۔۔ لاپنج کس کمپنی کی ہے اور۔۔۔ ہنری جیمز نے بڑی طرح جوکے ہوئے کہا۔

”بوتھم اینڈ کمپنی کی۔۔۔ اور۔۔۔ جیسے نے جواب دیا۔

”لاپنج کس طرف جا رہی ہے اور۔۔۔ ہنری جیمز نے پوچھا۔

”باس۔۔۔ میرا خیال ہے اس لاپنج کا رخ چمپلیاں پکڑنے والے

بڑے جہاز کی طرف ہے۔ جو سمندر کے اندر موجود ہے۔ جی ہاں باس

لاپنج اسی جہاز کی طرف جا رہی ہے۔ باس۔۔۔ لاپنج اب جہاز کے

قریب پہنچ گئی ہے۔۔۔ لاپنج میں موجود سب افراد جہاز میں

سوار ہو رہے ہیں اور۔۔۔ جیسے نے کہا۔

”ٹیک ہے۔۔۔ انہیں چیک کرتے رہو۔ میں ابھی دوبارہ بات

کرتا ہوں۔ اور اینٹال۔۔۔ ہنری جیمز نے کہا اور پھر اس نے

بٹن آن کر کے ایک ناب کو تیزی سے گھمانا شروع کر دیا۔ ناب کو چند

لحظے واپس مائیں گھمانے کے بعد اس نے نئی ٹرک کو ٹی سیٹ کی اور ڈرائیور

کوٹھن لگا دیا۔

”ہیلو۔۔۔ ایک باس کا ٹنگہ کرائل اور۔۔۔ ہنری جیمز نے

تیز لپے میں بار بار یہی درد و سپانا شروع کر دیا۔

”کس کرائل سیٹنگ اور۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف

سے کرائل کی آواز سنائی دی۔

”باس۔۔۔ ہوتل میں ایشیائی مسکریٹس اور ماہام بریڈی کی

حالات ہوتی جس میں ڈیڑا اور لیبارٹری کا بھی ذکر آیا، دو کھڑوں ڈاکٹر کے

سعدے کی بھی بات دیت ہوئی۔۔۔ پھر ماہام بریڈی نے پرس کو ٹوپا

کے حین سے طائے کی حامی بھر لی۔ اور وہ دونوں اسی وقت چل پڑے۔

ماہام بریڈی اور اس کے دو ساتھی اور پرس اور اس کے دو ساتھی ساتھی۔

جہان نے انہیں چیک کیا۔۔۔ مشرقی ساحل تک میٹھے وٹرن ونگ کے

ذبیحے اور بعد ازاں مل کا پٹر کے ذبیحے یہ لوگ مشرقی ساحل پر موجود

چٹائی کے قریب پہنچ کر گئے۔ وہاں پہلے سے دس مسلح افراد بیٹھے ہوئے

تھے۔ ان کے میدان بات چیت ہوتی رہی پھر وہ بوتھم اینڈ کمپنی کی

بڑی لاپنج میں جڑ کر۔۔۔ درمیان چلے گئے اور لاپنج سمندر میں مستقل طور پر

بوتھم اینڈ کمپنی کے بڑے جہاز کے پاس جا کر۔۔۔ اور وہ سب لوگ

جہاز میں داخل ہو گئے ہیں اور اس وقت جہاز میں ہیں اور۔

ہنری جیمز نے اٹھیلی پورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”اور۔۔۔ اس کا مطلب ہے بوتھم اینڈ کمپنی کی آڑ میں ٹوپا کا کام کر رہی

ہے۔ اور جہاز میں یقیناً ان کا حین باس میں ہو گا۔ اسی لئے وہ لوگ اُسے

لپے جہاز میں گئے ہیں جیسے پہلے سے اس کمپنی پر شک تھا لیکن کوئی ثبوت

بریدی کے دوسری دوسری کار میں۔ فونی میں گیا۔ تمام بریدی کے
 ساتھیوں کی کار آگے آگے اٹھ کر ان کی کار ان کے پیچھے تھی۔ اور پھر وہ ہوش
 کیا وہ شہر سے باہر نکل کر واپس طرف بڑھتے چلے گئے۔ بنامہ حاصل کر
 صفدر نے بھی اپنی کار پیچھے لگا دی۔ وہ عقب نما آیتے میں اپنے تعاقب
 کو چیک کر رہا تھا۔ لیکن سڑک پر تو کاروں کا ایک صفد رہا تھا۔
 اس لئے وہ پوری طرف ملاحظہ نہ ہو سکا کہ آیا اس کا تعاقب ہو رہا ہے یا
 نہیں۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد جب عمران کی کار ایک ایسی سڑک
 پر چڑھ گئی جہاں ٹریفک بے حد کم تھی۔ تو صفدر نے اندازہ لگایا کہ ایک کار
 ان کے پیچھے آ رہی ہے۔ اسی لمحے ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی۔ اور
 صفدر نے فحش دیا۔

جولیا سیکنگ۔۔۔ تہلدا تعاقب ہو رہا ہے صفدر۔۔۔ پیلے
 رنگ کی کار اور اس کے پیچھے سیاہ رنگ کی کار ہے بعد
 دوسری طرف سے جولیا نے کہا۔

ٹیک ہے۔۔۔ میں سمجھ گیا۔ تم بھی اپنے تعاقب کا خیال رکھنا
 اور۔۔۔ صفدر نے کہا۔

میں نے چیک کر لیا ہے۔ میرا تعاقب نہیں ہو رہا اور۔۔۔ جولیا
 نے جواب دیا۔

او۔۔۔ کے۔۔۔ اور اینڈ آل۔۔۔ صفدر نے کہا اور شن
 آف کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد عمران کی کار سٹاپ پر پہنچ کر ایک دیوانہ جتنے کی

طرف بڑھتی چلی گئی۔ صفدر نے کار اس کے پیچھے لگا دی۔ لیکن یہاں گے جا
 کر ساحل آباد دیا۔ جو گاڑی کا کتاب ان کا چھٹا حال تھا۔۔۔ صفدر نے
 فوری طور پر ایک اور ترکیب سوچی اور اپنی کار ایک طرف کھینچ کر روک
 دی۔

باہر آیا۔۔۔ اور چلتے ہوئے ساحل کی طرف چلے۔۔۔ یوں چھے
 سیر کرنے آئے ہوں۔۔۔ صفدر کے کیپٹن شکیل سے خطاب
 ہو کر کہا اور پھر وہ اذہ کھول کر لبریکل آیا کیپٹن شکیل نے بھی اس کی پیروی
 کی اور پھر دونوں یوں ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے بیٹھے اور
 چلتے ہوئے ساحل کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ پیچھے وہ یہاں آئے ہی صرف
 تقریب کے لئے ہوں۔۔۔ بھی وہ تھوڑی ہی دور آگے بڑھے ہوں گے
 کہ اچانک ایک کار ان کی کار کے قریب آ کر رکی۔ لیکن وہ دونوں بھی دیکھے
 بغیر اسی انداز میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ اور پھر چند لمحوں بعد کار ایک صفی سے
 آتے بڑھتی چلی گئی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ایک اور گاڑی وہاں سے گزر گئی۔
 جب انہوں نے لکھنویوں سے آئے کافی دور جاتے دیکر لیا تو دھڑکی سے
 واپس مڑے اسی لمحے جولیا کی کار ان کی کار کے قریب آ کر رک گئی جولیا
 حیرت سے انہیں آتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ اور پھر صفدر کے کہنے پر
 کیپٹن شکیل اور وہ دونوں جولیا کی گاڑی میں ہی سوار ہو گئے۔
 کیا جوا۔۔۔ جولیا نے حیرت جبر سے بھی پوچھا۔

کچھ نہیں۔۔۔ تم آگے بڑھیں پلو۔۔۔ اگر ہم اور آگے جاتے تو
 یقیناً ہم پر حملہ کر دیا جاتا۔۔۔ صفدر نے کہا اور جولیا نے سر ہلاتے
 ہوئے کار آگے بڑھا دی تھوڑی دور جانے کے بعد اچانک صفدر نے

جولیا کو کاہل کرنے کے لئے کہا اور چرخہ تیزی سے نیچے اتر گیا۔ اس نے کوٹ کی جیب سے ایک چھوٹی سی دودھ میں نکالی جو جسامت کے لحاظ سے قوی ہوئی تھی لیکن اس میں انتہائی طاقت و زور نصیب تھے۔ صند نے کاروبار کے ایک شیلے کے قریب رکوائی تھی اور پھر وہ کاہل سے اتر کر تیزی سے اس شیلے پر چڑھتا ہوا گیا۔ اس نے وہاں لیٹ کر دودھ میں آنکھوں سے لگائی اور پھر اُسے دودھ مائل چرائیک بہت بڑی چٹان نظر آئی۔ یہ چٹان اٹھتے ہوئے عقاب کی طرح تھی عمران اور ملہام بریڈی کی کاروبار میں چٹان کے قریب پہنچ چکی تھی۔ عقاب میں آنے والی کاروبار کافی پیچھے رہ گئی ہوئی تھیں۔ اور پھر چٹان کے عقب سے دو مسلح افراد نکل کر عمران کی کار کے گرد پھیلنے لگے۔ ملہام بریڈی اور اس کے ساتھی ان لوگوں سے بات چیت کرتے رہے۔ اور چند لمحوں بعد ایک بڑی سی لاپنج چٹان کے عقب سے نکلی اور وہ سب اس لاپنج میں جا کر بیٹھے۔

صند نے لاپنج پر کمپنی کا نام پڑھ لیا۔ یہ لاپنج بوٹھم اینڈ کمپنی کی تھی۔ پھر لاپنج تیزی سے صند کے اندر تیرتی چلی گئی۔ صند اس وقت تک اُسے دیکھتا رہا جب تک وہ نظر آئی وہی جیب وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی تو صند نے ایک طویل سانس لی۔ اور دودھ میں جیب میں مثال کر دھری سے نیچے اتر آیا۔

وہ اس گھاٹ پر چلو۔ جلدی۔ ہمیں وہاں سے کوئی لاپنج مائل کرنی ہے۔۔۔ صند نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا نے تیزی سے کار واپس موڑ لی اور پھر صند نے مختصر الفاظ میں چونکہ دیکھا کمپنی تشکیل اور جولیا کو بھی بتا دیا۔ اپنی کار کے قریب پہنچ کر

صند نے کمپنی شیلے کا پی کادھی لے آنے کے لئے کہا اور چرخہ دھری بعد دودھ میں نکالی تھی۔ وہ تیزی سے گھاٹ کی طرف جھپٹتی چلی گئیں۔ گھاٹ سے دور وہ کاریں دیکھ کر دھری نے آگے بڑھنے پر آمادہ نہیں ہو سکتی تھیں۔ واکرایہ بھی چلتی تھیں اور لوگوں کی ذاتی بھی تھیں۔ صند نے ایک ایسی لاپنج کا پتہ کیا جس میں غوطہ خوری کا بھی سامان موجود ہو اور جلد ہی وہ لاپنج کرایہ پر مائل کوٹے میں کامیاب ہو گیا۔ لاپنج ایک بوڑھے آدمی کی تھی۔ اور خاص جلدی قسم کی تھی۔ اس میں غوطہ خوری کا جدید سامان بھی تھا۔ صند نے کرایے کے ساتھ ساتھ ضمانت کے طور پر خاصی بڑی رقم بھی اُسے کو دے دی۔ اور اُسے بتایا کہ وہ صرف غوطہ خوری کی مشق کیلئے صند میں کرنا چاہتے ہیں۔ بوڑھے نے جولیا کو گھر لے دیکھ کر لاپنج کرایہ پر دے دی۔ کیوں کہ اس کے ذہن کے مطابق نوجوان عورت کو ساتھ رکھنے والا کسی غیر قانونی کام میں ملوث نہیں ہو سکتے۔ پھر صند اور کمپنی تشکیل کا اناڑ بھی خاصا شرط تھا۔ اور بوٹھام بھی جانتا تھا کہ وہ لاپنج نے کر میں جاگ نہیں سکتے کیوں کہ لاپنج میں پٹرول آنا تھا کہ وہ چالیں میل کے دائرے میں ہی گھوم سکتے تھے۔

بہر حال لاپنج مائل کرنے کے بعد صند نے لاپنج آگے بڑھا دی۔ اس نے اندازت کے مطابق لاپنج کا رخ اور کر دیا پھر بوٹھم اینڈ کمپنی کی لاپنج گئی تھی۔ لاپنج پر پتہ بھی درج تھا جو اس کے ذہن میں موجود تھے۔ صند میں کان اندازت کے بعد انہوں نے اندر گھر کی ہوئی بوٹھم اینڈ کمپنی کی کہی لاپنج اور ڈریو دیکھے اور پھر انہیں دودھ سے ایک بڑا گھر کی جہاز نظر آنے لگ گیا۔ صند نے دودھ میں آنکھوں سے

عمران سے پورے میں ایک کوٹائی شاہ

یقینی موت

- دنیا کا تیز ترین ذرہ۔ ایسے ہی تیز۔ تیار کرنے والی اس بد شری کی تباہی کے لئے عمران اپنی جان کا کھیل گیا۔ مگر۔۔۔۔۔؟
- کرنل الیڈ۔ ایک ایسی ہیڈ کا چیف اور ملی عمران مل کر ٹوہار کے مقدمے میں اترے مگر انہیں۔۔۔۔۔؟
- گوریل کی بدشری۔ سولہ والا کھیل۔ جس کا انجام یقینی موت کے سوا اور کچھ نہ تھا۔
- عمران کو زخمی کرنے کے باوجود۔ کرنل الیڈ اور گوریل شریک کے پیٹ کا کرپشن کرنا چاہا۔ صرف ایک غنجرے۔ کیوں۔۔۔۔۔؟
- گوریل کی تڑیا بدشری۔ موت کا ہولناک ناچ۔ ناچ کون رہا تھا۔ عمران۔۔۔۔۔؟
- برص۔ تڑیا کا چیف جس۔ جس سے عمران کو اپنے منہ کا سودا ایک لاکھ ڈالر میں کرنا چاہا۔ عمران کو کیا۔۔۔۔۔ مگر کیوں۔۔۔۔۔؟
- ایک ایسی شیر خوار لڑکی کہانی۔ جو اس سے پہلے بھی منہ توڑا منہ نہیں لہوئی۔
- خوبصورت ترین سرفیق • فوٹو آفٹ پرشنگ •

یوسف براورڈ پلٹرز بکلیڈ پاک گیٹ ملتان

گالی اور پیر اس کے کچھ چیک اٹھا اس نے اپنی منبروں والی لاپٹاپ کو اس جہاز سے واپس آتے چیک کر لیا۔ اس بار لاپٹاپ خالی تھی۔ چنانچہ صفد مسیحا کی عمران کو اسی جہاز میں لے جایا گیا ہے۔ اس جہاز کے گرد بہت سی لڑکیاں گھومتی ہوئی نظر آ رہی تھیں اس نے اس کے قریب جانا خطر سے خالی نہ تھا۔ اور پیر عمران نے بھی انہیں صرف گھرائی کا ہی حکم دیا تھا۔ اس لئے صفد نے مناسب سمجھا کہ وہ وہیں رک جاتے ہیں البتہ غوطہ خوری کا لباس پہن لیا جائے۔ تاکہ اگر عمران کی طرف سے ایسے کاشی ملے تو پیر خوری غوطہ بردہ سمندر کی سطح کے نیچے سے ہوتے ہوئے جہاز تک پہنچ سکیں۔ چنانچہ اس نے کیپٹن شکیل اور جولیا کو تمام ضرورت حال بتائی اور مدد بھی اس کی راستے سے متفق ہو گئے۔ چنانچہ انہوں نے لاپٹاپ کا انجن بند کر دیا تاکہ پٹرول خرچ نہ ہو اور پیر خوریل تیزری سے غوطہ خوری کا لباس پہننے میں مصروف ہو گئے۔

خدا شد